



# مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

اللہ نہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے

اداریہ

## ڈاکٹر عاشر سلیم (اردو ایڈیٹر)

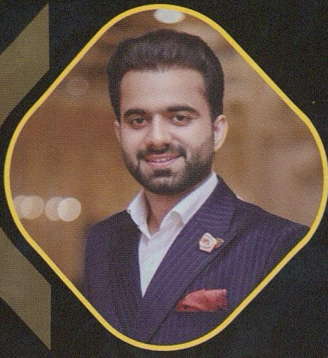
یہاں دولت سے زیادہ خدمت خلق کو اپنی ترجیح بنائیں پھر دیکھیں  
اللہ کی ذات آپ کے لئے رزق کے ایسے وسیلے پیدا کرے گی کہ  
آپ گمان نہیں کر سکتے۔

میں بطور ایگزون اردو ایڈیٹر اور پریزیڈنٹ میوزک سوسائٹی  
اپنے سفر کا اختتام اس خوبصورت شعر پر کروں گا۔

ہمارے بعد اس محفل میں افسانے بیاں ہوں گے  
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

زندگی آسان نہیں ہوتی اسے آسان بنانا پڑتا ہے کچھ صبر کر  
کے کچھ برداشت کر کے اور بہت کچھ نظر انداز کر کے۔ میں نے  
شالامار میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج میں اپنی زندگی کے اہم ترین اور  
یادگار پانچ سال گزارے اور زندگی بھر کے لئے سبق حاصل کیا کہ  
دنیا مقافات عمل ہے۔ دوسروں کے ساتھ کی گئی نیکی ہو یا برائی،  
محبت ہو یا نفرت وہ ہمیشہ لوٹ کر واپس آتی ہے۔ میں تمام طلبہ و  
طالبات کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ آپ جس شعبہ سے منسلک ہیں

# اُردو بورڈ



وہ راستے پہلے ہی بنا دیتا ہے مگر عطا  
صرف بہترین وقت پر کرتا ہے

ڈاکٹر عاشر سلیم، اُردو ایڈیٹر



ہمیشہ وہ راستہ چینیں جس کی گواہی دل دیتا ہو  
باقی رب پر چھوڑ دیں!!

مدنور رحمان، اسٹنٹ اُردو ایڈیٹر



سب ہی کیساتھ دکھنا بھی مگر سب سے جدا رہنا بھی ہے اُسکو  
اُداسی ساتھ بھی رکھنی ہے اور تصویر میں ہنسنا بھی ہے اُسکو

سید محمد عظیم، اُردو سب ایڈیٹر



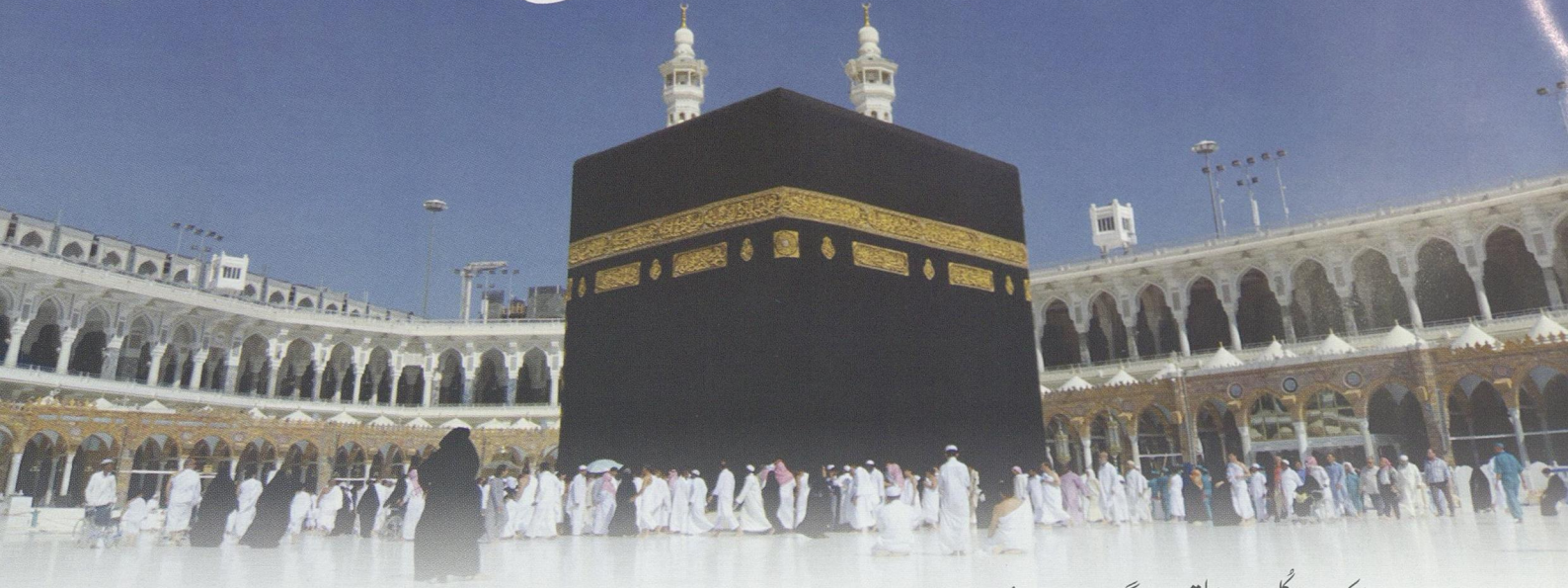
سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات  
تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات

# فہرست

2	حمد باری تعالیٰ
3	نعت رسول مقبول ﷺ
4	صراط مستقیم
5	• الف سے اللہ
6	• خودی کا سفر
8	نقش خیال
9	• میری بیاض سے.....
10	• زندگی اصولوں پر
11	• یادیں
12	• رشتوں کی حقیقت
13	• مکڑی کا جالہ
14	• احساس
15	• شاہین اقبال اور ہم
16	• چمکتے ستارے
18	• ہم کس جانب جا رہے ہیں؟
20	• وطن کا عشق خوں میں ہے
22	• سیاست نہیں، علم کی ضرورت ہے
23	افسانچہ
23	• بت
24	سفر نامے
24	• چلو چلو مہمان آئے ہیں
26	• سفر جنوب
28	انٹرویوز
28	• پرنسپل (پروفیسر ڈاکٹر زاہد بشیر)
29	• ڈاکٹر معاز الحسن
30	• ڈاکٹر قمر الزمان
32	شعر و سخن
45	لاہور لاہور اے
50	طنز و مزاح
51	ضرورت برائے رشتہ



# حمد باری تعالیٰ



اے مالک گل خالق رنگ و بو  
شبنم کے قطرے یہ لالہ کی بو  
رنگین موسم کی بدلی سی خوش  
تیرا ہے یہ جلوہ تو ہی چار سو

آبر میں سحر میں برگ و ثمر میں  
ہواؤں کی نکتگی، نکتک اور تر میں  
سورج کی کرنوں، روشن قمر میں  
خوشبو ہے تیری سارے دہر میں

بلبل نے مدحت یہ تیری سنائی  
قمری بھی دیتی پھرے ہے دہائی  
زمانے کی گردش سے یہ بات پائی  
ہے جانتی تجھ کو ساری خدائی

یہ احسان گل ہے اے پروردگارا  
آدم کی نسلوں کو تو نے سنوارا  
جہالت میں ان کا نہ ہوتا گزارا  
حبیب خدا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا



حافظ بابر علی

جہاں چیز ہے کیا اس کو فنا ہے  
باقی تو نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیا ہے  
باہر کی تجھ سے یہی التجا ہے  
کہ مقصود میرا چمن کی بقا ہے

# نعت

جلدی جا بادِ صبا سوائے حرم  
عرض کرنا یانہی کیجئے کرم

آپ ﷺ کی نسبت ملی ہے ازل سے  
جس نے رکھا ہر جگہ میرا بھرم

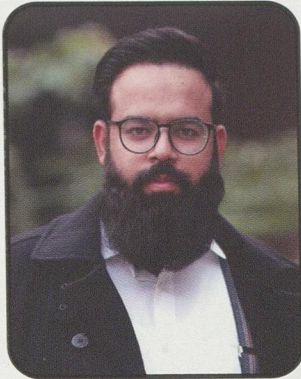
ماسوائے آنسوؤں کے کچھ نہیں  
پیش کرنے کو مجھے آئے شرم

ذره دریا بن گیا قطرہ گوہر  
آپ ﷺ کے چومے ہیں جس نے بھی قدم

دستگیری آپ ﷺ نے کی ہر گھڑی  
ورنہ کچھ نہ تھے بنے سب کچھ ہیں ہم

یہ رکھ کے سرچوکھٹ پہ پھر میری روداد  
آنسوؤں کی بھیڑ میں کرنا ختم

صدقہ حسینؑ جب سے ہے ملا  
اپنی مستی میں ہوں میں رب کی قسم



محمد اسامہ ریاض سندھو

# صراط سے مستقیم

## حضرت علی رض

خليفة چهارم حضرت علیؓ فاتح خیبر کے نام سے جانے جاتے ہیں آپ نے کفر و اسلام کے پہلے معرکے غزوہ بدر میں ستر میں سے ایک چوتھائی کفار کو اکیلے جہنم واصل کیا۔ غزوہ احد میں بھی صف اول میں شامل رہے۔ غزوہ خیبر میں آپ نے معروف یہودی مرحب کو جنگ میں شکست دی۔ آپ کی شجاعت کی داستانِ تاریخ قیامت تک مومنین کے ایمان کو حرارت بخشتی رہے گی۔





# صراطِ مستقیم

## ”الف سے اللہ“



سائرہ خان  
تھرڈ ایئر

کیا یہی اُس کی بڑائی ہے؟ کیا یہی میرا اصل ہے؟ کیا انسان کے پاس اتنی طاقت بھی نہیں ہوتی؟  
”اور تم چاہے بھی نہیں سکتے اگر اللہ نہ چاہے“

”امی آپ کیوں رو رہی ہیں؟ میرے بیٹے نے میری آنکھیں صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ سامنے کھڑکی سے تیز چلتی ہوئی گاڑیوں کا منظر آ رہا تھا۔ وہی رونق، وہی دھوکہ جس میں ڈوب کر میں نے اپنے دل کی آنکھ کو اندھا کر لیا تھا۔ میں نے اپنے بیٹے سے کہا:-

”بیٹا یہ زندگی کی رونق دیکھ رہے ہو۔ اس گہما گہمی سے اس سفید بستر پر زندہ لاش بن کر لیٹنے میں مجھے بس ایک لمحہ لگا۔ میں نے اپنا موقع گنوا دیا ہے۔ میرے پاس سجدہ کرنے کی بھی ہمت نہیں ہے۔ لیکن تم اس موقع سے مستفید ہو جاؤ۔ اپنی جوانی کا ولولہ خدا کو راضی کرنے میں گزار دو۔ اپنی خواہشات اور اپنے نفس کا گلہ گھونٹ دو۔ اپنے حرام تعلقات اور اس نافرمانی کی زندگی سے خود آزاد کر لو۔ اس عارضی دنیا کیلئے اپنے ہمیشہ رہنے والے رب کو ناراض مت کرنا۔ میں تمہیں یہ سبق نہیں سیکھا سکی مجھے معاف کر دو مگر اب اُس عظمتوں والے رب کو چُپن لو۔

بیٹا! ہمیشہ یاد رکھنا انسان کے دو بڑے دشمن ہیں۔ شیطان اور نفس۔ شیطان سے ہر کوئی لڑ سکتا ہے مگر خدا کو وہی پاتا ہے جو اس نفس کی جنگ کا فاتح ہوتا ہے۔ میں آج اس مقام پر کھڑی ہوں جہاں میرے پاس ندامت کے احساس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ میں تو وہ مسافر ہوں جس کو منزل پہ پہنچ کر معلوم ہوا ہے کہ راستہ ہی کوئی اور تھا۔ اللہ کیلئے جینا شائد یہی میرا صدقہ جاریہ بن جائے۔“

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو“ (القرآن)

مجھے اپنے جسم سے اپنی روح رخصت ہوئی محسوس ہو رہی مگر میرے پاس رب کو دینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔

سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مجھے اپنی جوان بیٹی کی موت کا بھی غم نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ مجھے فکر تو اس وقت اس بات کی کہ میرے پاس کیا ہے؟ میرا دامن تو خالی تھا پھر میری مغفرت کیسے ہوگی؟ مجھے یہ معلوم ہے کہ قیامت میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ مگر یہ نفسا نفسی کا عالم میری تو زندگی میں ہی شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ مجھے اپنی بیٹی کی جدائی سے زیادہ اس بات کی فکر ہے کہ میری ساری زندگی اسلام سے بے وفائی میں گزر گئی ہے۔

کیا میری زندگی قیامت بن گئی تھی؟ میری آنکھ میں میری بیٹی کی موت کا ایک آنسو بھی نہیں تھا بس کچھ یاد تھا تو وہ گناہ جو میرے دامن کو جکڑے ہوئے ہیں۔ میری بخشش کیسے ہوگی؟

اگلے لمحے کی گارنٹی تو کوئی بھی نہیں تھی میرے پاس۔ پھر کیوں ڈاکٹر کی گارنٹی نہ دینا مجھے بدل گیا؟

آج تین ماہ سے زندہ لاش بن کر ان سفید دیواروں میں لیٹی ہوں۔ اللہ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں مگر جسم نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ رونا چاہتی ہوں گڑگڑانا چاہتی ہوں لیکن آنکھوں کے پانی نے اپنا راستہ موڑ لیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے معافی کی مہلت مل گئی ہے مگر اتنا بد بخت ہوں کہ سجدہ نہیں کر سکتی۔ اکثر لوگوں کا احساس ندامت کا یہ موقع بھی میسر نہیں آتا۔ میرا رب کتنا مہربان ہے۔ میں نے ساری زندگی اُس کی نافرمانی میں گزار دی۔ اور اُس نے مجھے اس حال میں بھی اکیلا نہیں چھوڑا۔

”تمہاری بیٹی مر چکی ہے عائشہ“ میری بہن کی آواز میرے کانوں کو چیرتے ہوئے میرے دل و دماغ پر سکتے طاری کر گئی۔  
”میری بیٹی؟“

میں اس لمحے ایک جگہ ساکت کھڑی ہوں۔ اور میری ذات ایک سوالیہ نشان بن چکی تھی۔ میں بے ہوش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد ہوش آئی تو میرے ارد گرد ہسپتال کی سفید دیواریں اور میرے اندر کی دنیا میں قیامت برپا تھی۔ نرس کے اُن الفاظ نے میرے اندر ایک جنگ چھیڑ دی تھی۔ وہ جنگ جو ہر انسان کو جوانی کی مدہوشیوں میں کرنی چاہیے۔ ”نفس کی جنگ“ ”بڑے ڈاکٹر کہہ رہے تھے اس کا کینسر لا علاج ہو چکا ہے۔ اس کے تو ایک لمحے کی بھی گارنٹی نہیں ہے“ نرس اپنی دوست نرس کو بتا رہی تھی۔ وہ الفاظ میری زندگی کی گارنٹی، میرے گناہوں میں ڈوبی کشتی، میری غفلت میں ڈوبنا بدل۔۔۔ ایک لمحہ لگا تھا مجھے آسمان سے زمین میں آنے میں۔ سب

قلب روح کا سفر۔ بذریعہ سماعت و بصارت

# ”خودی کا سفر“

روح انسانی کی پاکیزگی اور خالصیت تب داغ دار ہونے لگتی ہے جب انسان اپنے دل کو جانے والے راستوں کی حفاظت نہیں کرتا۔ اب یہ دل کو جانے والے کونسے راستے؟ ”آنکھ“ اور کان“ ہیں۔ یہ دو ایسے آلے medium ہیں جو ہماری روح کی طہارت اور پالیدگی کا تعین کرتے ہیں۔

روح اور قلب کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ قلب مسلسل تغیرات کی لپیٹ میں رہتا ہے۔ اس میں ہونے والے تغیر کا تعین بھی ہماری بصارت اور سماعت پر ہی منحصر ہے۔ لہذا یہ دو ایسے دروازے ہیں جن پر شعوری سطح پر نظر رکھنے سے قلب و روح کی توانائی برقرار رکھی جاسکتی ہے، جب روح کی توانائی برقرار رہے گی تو ”علم“، ”عمل“، ”عمل“ میں ڈھلے گا اور جب علم، عمل میں ڈھل جائے تو پھر ”اقبال“، ”جناح“، ”ایدھی اور رومی جیسے کردار سامنے آتے ہیں۔

لیکن اگر سماعت اور بصارت کا شعوری سطح پر نگران نہ بنا جائے تو علم، عمل کی راہ سے جدا ہی رہتا ہے۔ اور صرف علم کی لائبریریوں کا دماغ میں ہونا باعث ہلاکت ہے۔ قرآن نے ایسے لوگوں کو كَمَثَلِ الْجِمَارِ سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی

اللہ نے عہدِ الست میں یہ ہی تو وعدہ کیا تھا کہ: میں نے تمہیں جو اپنی روح کا حصہ دیا ہے اُس کی حفاظت کرنا اور روز قیامت مجھے اس کی اسی اصلی حالت میں لوٹانا۔

اب چونکہ خالق و مالک کی ذات ایک لامحدود خوبیوں، قوتوں اور توانائیوں کا مجموعہ ہے تو لہذا ہر انسان بھی ایک مقررہ حد تک ان تمام خوبیوں، قوتوں اور توانائیوں کا پیکر ہے۔ یہاں پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اندیشیوں، زوال اور بدگمانیوں کا ”خودی“ والے انسان کے پاس سے گزر ہی نہیں ہوتا کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے پاس ان تمام رکاوٹوں سے نمٹنے کے لئے قوتیں موجود ہیں۔ اور یہ سب تب ہی ممکن ہے جب

ہماری ”خودی“ اپنی اصلی حالت میں موجود ہو۔ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو ”فطرت الہی“ پر آتا ہے مگر انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی ”فطرت الہی“ کی خالصیت میں کشائشیں شامل ہونے لگتی ہیں۔ اور روح الہی جو ہمیں ودیعت کی گئی اپنی اصلی حالت میں نہیں رہتی۔ اس پر دنیا کا رنگ چڑھنے لگتا ہے اور پھر یوں انسان اپنے کینے ہوئے عہد کو بھلا بیٹھتا ہے۔

اقبال کا تصور ”خودی“ کیا ہے؟ خودی؟

ہماری ذات کی وہ خوبی ہے جو اللہ نے ہر انسان کو اپنی ”روح“ کی صورت میں ودیعت کی۔ یعنی اللہ کی روح کا انسانی جسم میں ہونا خودی ہے۔ انسان نے جب عالم ارواح میں ”عہد الست“ کیا تو یہ اسی خودی کی حفاظت کا عہد تھا۔

اب اگر کوئی اپنی خودی کی پہچان چاہتا ہے تو اُس کو پہلے خالق کائنات کی ”روح“ کے اوصاف سے آشنا ہونا پڑے گا۔ یہ کونسے ایسے اوصاف ہیں جو انسان کو ”خودی“ کی منزل کا مسافر بناتے ہیں؟ مثال کے طور پر اگر بات کی جائے تو اللہ کی ذات سب سے ”رحیم ہے“، ”کریم ہے“، ”عظیم ہے“، ”حکیم ہے“، ”قدر ہے“، ”خالق ہے“، ”درگزر کرنے والی ہے“، ”ساتھ بھانے والی ہے“، ”بہترین دوست ہے“، اور کسی کی محتاج نہیں۔

میرا قلم خدائے لم یزل کی مکرّم اور معظم اوصاف اور خوبیوں کو بیان کرنے کا متمم تو نہیں مگر یہ چند اوصاف کا ذکر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی جو بھی خوبی اوصاف ہے، اُس کا کچھ حصہ ہر ذی روح (انسان) کے پاس موجود ہے۔ یعنی ہماری روح اللہ کا عکس ہے۔ اور جو انسان اپنی روح کو سمجھ گیا اور پہچان گیا گویا اُس نے اپنے خالق کو پہچان لیا۔

بوجھ اٹھانے والے گدھے۔“

اب بات آتی ہے کہ کس طرح علم کو عمل میں لایا جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے علم کا ذخیرہ پاس ہو۔ اب علم کا ذخیرہ کیسے آئے گا؟ تو اس کے لئے ہمارے پاس سماعت کا آلہ (medium) موجود ہے۔ سنیں گے تو جانیں گے۔ جانیں گے تو شعور آئے گا۔ شعور آئے گا تو تزکیہ ہوگا، تزکیہ ہوگا تو پھر عمل کی پختگی اور استقامت کا سفر نصیب ہوگا۔

سماعت سے حسن سماعت تک کا سفر اس وقت طے ہو سکتا ہے جب تک ہمارا سماع، حسن سماع نہ ہو۔ یہاں حسن سماع سے مراد وہ سماع ہے جس کو سننے سے شعور، ’شعور‘ کے درجے سے ’عقل سلیم‘ تک کے درجے پر پہنچ جائے۔

اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم وہی سنیں جس کو سننے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ حکم ’قرآن‘ ہے۔ قرآن کی حسین سماعت سے عقل سلیم اور روح کی لطافت و حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس نے اپنی سماعت کو لغویات (فضول گفتگو، چغلی، غیبت اور فسق و فجور) سے محفوظ رکھا۔

لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم ناچاہتے ہوئے بھی اپنی سماعت کو منفی سماع سننے سے محفوظ نہیں رکھ پاتے اور اس کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ جس سے ہمارا نفس جو درجہ امارہ سے درجہ لوامہ کی طرف گامزن ہونے کی کوشش کر رہا تھا واپس اسی درجہ امارہ پر آ جاتا ہے۔ اور اس طرح ہماری سماعت قلب کو نورانیت سے تاریکی کی طرف دھکیل دیتی ہے اور پھر یہ تاریکی انسان کی پوری زندگی کو پلیٹ میں لے لیتی ہے۔

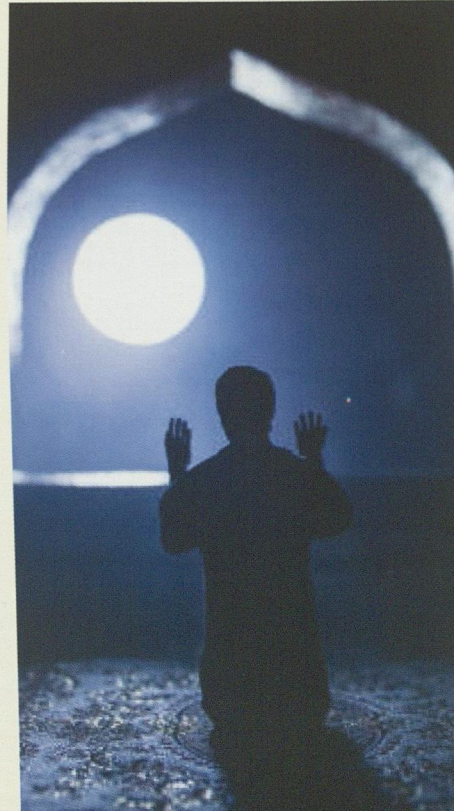
بحیثیت مسلمان ہمیں کسی بھی کمزوری کے آگے بے بس نہیں کیا گیا۔ ہمیں ہر کمزوری سے راہ نجات پانے کا

نسخہ دیا گیا اور وہ نسخہ یہ ہے کہ ہم خالق سماعت سے حفاظت سماعت کے طلبگار ہوں۔

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي

(ترجمہ) اے اللہ میرے کانوں میں عافیت نصیب فرما۔ (ابوداؤد: 5090)

سماعت کے بعد علم کو جاننے اور پانے کے لئے ہمیں جو آلہ medium دیا گیا ہے وہ بصارت ہے۔ آنکھ کا نور ہے۔ اس نور کا قرض تب ہی ادا ہوگا جب ہم اس کو ’علم‘ نافع کے سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے استعمال کریں گے۔ علم نافع وہی علم ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا۔ یہ علم نافع (قرآن و سنت) ہی تو تھا جس نے ’بالے‘ کو ’اقبال‘ اور پھر اقبال کو ’علامہ اقبال‘ بنا دیا۔ یہ علم نافع ہی ہے جو انسان کو عقل سے عقل سلیم اور عقل سلیم سے قلب سلیم کا سفر طے کرواتا ہے۔ انسان کی آخری منزل قلب سلیم ہی تو ہے۔ یہ ہی تو مقصد حیات ہے کہ انسان اس تغیراتی دنیا میں قلب مطمئن کے ساتھ رہے۔ ایسا دل جو ہر طرح کے اندیشہ زوال، خوف و ہراس سے آزاد ہو۔ جس میں ظاہری دنیا میں ہونے والی



تبدیلیاں اور عنایاں اثر انداز نہ ہوں، جو حسد، کینہ، بغض، عناد و دشمنی اور حرص و حوس کے شیطانی قلعوں کو فتح کر چکا ہو۔ جو صرف اور صرف روح الہی کا عکس ہو۔ جس میں ’خودی‘ کا راج ہو۔

لیکن اس دنیا میں آنے کے بعد بصارت کا نور مانند پڑنے لگتا ہے۔ اس کو دنیا کی فانی چکا چوند روشنیاں متاثر کرنے لگتی ہیں اور اس طرح یہ آنکھوں کا نور جو علم نافع کو پانے اور سیکھنے کے لئے دیا گیا تھا وہ بے معنی اور فانی علم میں ضائع ہونے لگتا ہے۔

خالق بصارت نے تخلیق بصارت کے ساتھ ساتھ اسکی حفاظت کا گر بھی بتا دیا۔ اور وہ گر ہے مانگنے کا، طلب کا۔ کہ ہم اس نور کی حفاظت کی دُعا مانگیں اور شعوری طور پر اس کی حفاظت کے لئے تگ و دو کریں۔ ہدایت اور استقامت مانگنے سے ہی ملتی ہے۔

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي

(ترجمہ) اے اللہ میری آنکھوں میں عافیت دے۔ (ابوداؤد: 5090)

اب اگر بصارت اور سماعت کی عافیت نصیب ہو جائے تو اگلے مرحلہ آتا ہے علم نافع کی طلب کا۔ مانگنے کا۔ مانگو گے تو ملے گا۔

اللَّهُمَّ انِي اسلك علما نافعاً

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔

طلب کے بعد جب قبولیت کی سندان جاتی ہے تو پھر علم نافع کے سفر کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جس کا انجام قلب سلیم ہے۔ ’مطمئن دل‘ اور یہ ہی حقیقتاً مقصد حیات ہے۔ یہی خودی ہے، یہی راز ہے، یہ زندگی ہے اور یہی کل ہے۔

☆☆☆

# نقش خیال

## حضرت خالد بن ولید رضی

حضرت خالد بن ولید اسلام کے وہ نامور جرنل ہیں جنہیں اپنی زندگی میں ایک مرتبہ بھی شکست نہیں ہوئی۔ آپ فطرتاً سے سالار تھے۔ غزوہ موتہ میں جب آپ نے خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تو انہیں ’اللہ کی تلوار‘ کا خطاب زبان نبوت سے عطا ہوا۔ آپ نے حیرہ انبار، عین التمر، فراض دومتہ، الجندل، دمشق اور کئی دوسرے شہروں کو فتح کیا۔ زندگی بھر سو سو (125) جنگوں میں حصہ لیا۔ آپ کے جسم کا ایک بالشت بھی حصہ ایسا نہیں تھا جس پر تلوار نیزہ یا تیر کے زخم کا نشان نہ ہو۔ آپ کی حضور اکرم ﷺ سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہر جنگ میں حضور ﷺ کے بال مبارک اپنے عمامے میں رکھتے تھے۔



# میری بیاض سے ---

وہ منظر جب شفق کی سُرخ پھیل رہی ہو  
سورج اپنی کرنیں سمیٹے فلک سے رخصت ہونے کو اپنی منزل کی طرف گامزن ہو  
پرندے قطاروں میں اپنے آشیانوں کی طرف رواں دواں ہوں  
شجر اپنے خاموش پتوں کی اداسی لیے ساکت ہوں  
افق پر رات کا سناٹا چھانے لگے  
ستارے اپنی آغوش سے بیدار ہونے لگیں  
اور چاند اپنی خوبصورتی کا محور بنے آسمان پر نہاں ہو  
اس سکوتِ شام میں ---



عائشہ صدیقہ  
یکٹڈ ایئر

کچھ لوگوں کی حسین یادیں اور اُن کے ساتھ گزرے کچھ پل ہمارے دل کے اُس پار ہمیشہ زندہ  
رہتے ہیں اور حرکتِ قلب کا ذریعہ ہوتے ہیں اور بسا اوقات بچھڑ جانے والوں کا دکھ ہمارے اندر  
تک اداسی کو اُتار دیتا ہے اور کچھ شاموں کے ڈوبنے کے ساتھ ہمارا دل بھی ڈوب جاتا ہے۔۔

## زندگی کیا ہے؟

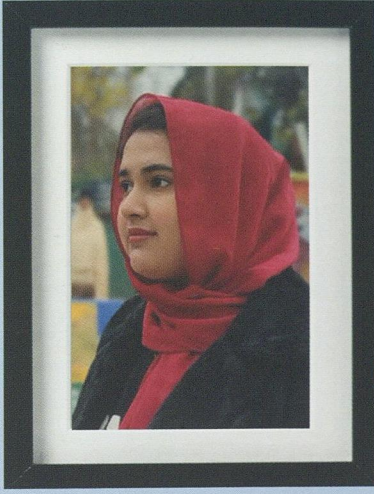
زندگی نام ہے لمحوں کو اپنے انداز سے گنوانے کا  
وقت کے ستم سہتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھل جانے کا  
نا قابلِ تغیر چیزوں سے دستبردار ہو جانے کا  
اُن چند لمحوں کا جس میں آپ کے الفاظ کسی کے لیے سہارا بن جائیں  
کسی کو مایوسی کے اندھیروں سے نکالنے کا  
کسی ڈوبتے کو اُچھالنے کا  
کسی کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کا  
کسی خواب کو تعبیر دینے کا  
محبوتوں کے مان رکھنے کا  
کسی کو یاد رکھنے کا کسی کو بھول جانے کا  
اور سب سے بڑھ کر.....  
”خود کو مالک کی رضا میں راضی کر لینے کا“

سنو!!!

تم دُعا کمانا!

بہت کم لوگ ہیں اس دور میں جو دعا کھاتے ہیں  
کسی کو سرک پار کر دینا  
کسی بے چین انسان کی بات سن لینا  
کسی محنت کش بوڑھے شخص کی مدد کر دینا  
کسی اداس چہرے پر مسکان لے آنا  
کبھی کسی کے لیے بنا کچھ کہے اچھا کر دینا  
ہو سکتا ہے اس سے جو تم کرو  
وہ تمہیں پیسہ نہ دے سکے  
وہ تمہیں نام نہ دے سکے  
لیکن.....  
کسی کے دل میں جگہ ضرور دے گا!





# یادگیری

فرسٹ ایئر

رمشا افضل

والی سہیلیاں ہی اصل اثاثہ تھیں۔ جب میچنگ کا دوپٹہ اور جوئے نہ ملنے پر اپنی ہمسایہ سہیلی کی اتنی ہی یاد آئے گی جتنی کسی بہت ہی اپنے کی۔ قصہ یہاں ختم نہیں ہوگا، جب سب گھروں کو چلے جائیں گے تو ہر لمحہ ہاسٹل والی سہیلیوں کی یاد آئے گی۔ خوشی میں، بیماری میں، دکھ میں، پیپر کی ٹینشن میں، لڑائی میں یونیورسٹی اور کلاس کی چنگلی اور ہر سالگرہ پہ رات بارہ بجے چھوٹے چھوٹے کپ کیک اور بہت سی تالیوں سے جشن کرنے والے، کم وسائل میں زیادہ خوش رہنے والے یاد آئیں گے۔ مگر وہ وقت واپس نہ آئے گا بس پھر سب کامیابیوں کی منازل طے کر رہے ہوں گے جب بھی ہوٹل کے باہر سے گزریں گے تو چار پانچ سال کی زندگی چند سیکنڈ کی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے سے گزر جائے گی مگر تب صرف یہ چند سیکنڈ کی فلم ہوگی۔

وارث شاہ اک دن اسماں وی ٹر جانا  
کنڈے مار کے ایہناں حویلیاں دے

قصہ مختصر ایک ایسے شہر کا جہاں صرف چند ایک گھر ہوں اور سارے گھر والوں کا تعلق کسی مختلف علاقے، زبان و نسل سے ہو مگر ایک ساتھ خوش و خرم رہتے ہوں، ہر گھر والا اپنے پڑوسی کی حقوق تلفی، اونچے قیمتے اور شور و غل سے بلکل ایسے ہی کتراتا ہو جیسے کسی بھی عام شہر میں ہوگا۔ ہر باسی نے چار پانچ سال گزار کر یہاں سے ہجرت کر جانی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ادھر شہر سے مراد ہمارا ہاسٹل اور گھر سے مراد ہمارے کمرے ہیں اور وہ مختلف زبان نسل سے تعلق رکھنے والے ہمارے روم میٹ ہیں، جن کو ہم شروع میں اپنا شریک سمجھتے ہیں اور کنارہ اختیار کرتے ہیں مگر جب دس لوگوں والے کمروں سے چار لوگوں والے کمروں میں شفٹ ہوتے ہیں تو انکی کمی واضح محسوس ہوتی ہے۔ اور جب چار سے دو اور پھر اکیلا رہنا ہو تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لائینٹ بند کرنے والی چار پائی کی جگہ اور برتن دھونے اور سر ہانے پر ضد لگانے والی اور سو روپے ملا کر رکشے پہ سفر کرنے اور ٹھیلوں سے کھانا کھانے

# رشتوں کی حقیقت

آج کے رشتے بڑے عجیب ہیں عجیب اس طرح سے کہ ساتھ ہوں گے تو ایسا لگے گا کہ کبھی جدا ہی نہیں ہوں گے۔ کبھی منہ ہی نہیں پھیریں گے۔ لیکن جب یہ ٹوٹتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ کبھی ان سے جان بچان ہی نہ تھی۔ آج کل کے رشتوں کا ساتھ صرف تب تک ہی اہمیت رکھتا ہے۔ جب تک اسرار کے پردوں میں پوشیدہ اور جب تک متبادل نہ مل جائے۔ متبادل ملتے ہی آج ہمارے رشتوں کا سارا بھرم ایک دم سے ٹوٹ جاتا ہے۔ دوستیاں ایسے ختم ہوتی ہیں جیسے کوئی قصہ، کہانی شروع ہوا اور ختم ہو گیا۔ یہاں پر ٹائم پاس اور وقتی لگاؤ رکھنے والے لوگ جب بھی ان کو کوئی متبادل ملتا ہے تو وہ اپنا رستہ بدل لیتے ہیں نئی زندگی شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن شاید آج بھی ایسے لوگ زندہ ہیں جو محبت اور احساس رکھتے ہیں مگر ان کے حصے میں محبت، احساس اور مان کی ٹوٹی کرچیاں ہی آتی ہیں۔ صرف سسکیاں رہ جاتی ہیں لیکن یاد رکھنا سسکیوں سے پہلے اپنے آنسوؤں تکیے پر بہانے سے پہلے کسی کی غلط بات برداشت کرنے سے پہلے میری باتوں کو یاد رکھنا کہ وہ تمہاری روتی ہوئی آنکھوں کو ایسے ٹھنڈا کر دے گا جیسے اس نے یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا تھا وہ تم تک ہر کھوئی ہوئی چیز اُس سے بہتر حالت میں واپس کر دے گا جیسے کہ اس نے اندھے کنویں سے یوسف علیہ السلام کو نکالا تھا۔ کیا ہو سکتا ہے کیا نہیں ہو سکتا یہ میرا بزنس نہیں ہے یہ سوچنا میرا کام نہیں ہے۔ اور نہ آپ کا کام ہے۔ ہمارا کام کیا ہے؟ ہمارا کام ہے صرف دعا کرنا، صرف التجا کرنا ہے پھر دیکھ آس کے معجزے جو میرے اور آپ کے اور اُس پوری دنیا کے رونگٹے کھڑے کر دیں گے۔

سارا شہر شناسائی کا دعوایدار تو ہے لیکن  
کون ہمارا اپنا ہے وقت ملا تو سوچیں گے



سلیم بزار  
فورٹھ ایئر

# مکڑی کے جالہ



سائرہ خان، تھرڈ ایئر

نہیں۔ ہم یہ سمجھ ہی نہیں پاتے کہ کہانی ہم خود ہیں۔ ہم انسان بھی کتنے بھولے ہوتے ہیں۔ مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور رشتوں پر اپنا چٹان جیسا مضبوط دل قربان کر دیتے ہیں۔ شائد اسی وجہ سے ہم ہر پل تڑپتے اور بکھرتے ہیں۔

مجھے یہ سوچ سوچ کر وحشت ہونے لگ گئی ہے کہ ہم انسانوں کے احساسات دوسروں کے غلام ہیں۔ کیوں ہماری سوچ اور ہمارے دل کی زنجیریں کسی دوسرے انسان کے ہاتھ میں ہوتی ہیں؟ ہم کیوں ایک دوسرے پر حدیں لگائے بیٹھے ہیں؟ کیوں ہم نے خود کو اس قدر الجھا رکھا ہے؟ کیوں ہم خدا کی طرف لوٹ جانے کو ترجیح نہیں دیتے؟

ایک انسان خود ہی ہر وقت ایک دوسرے کے پاس نہیں ہوتا پھر نجانے کیوں ہم نے خود کو ایک دوسرے کا پابند بنا لیا ہے۔ آپ کے ساتھ چلنے کا پابند کوئی نہیں ہے۔ فرق بس اتنا ہوتا ہے کہ کوئی بن کہے منزل تک نبھا جاتا ہے اور کوئی پکار کر بھی نہیں آتا۔

بہت مشکل ہوتا ہے اس بات کو قبول کرنا کہ وہ لوگ جن کو آپ اپنی زندگی سمجھتے ہیں ان کا دل کے باغیچے سے رخصت ہونا یا اس دنیا سے چلے جانا۔ مگر چھوڑ دیں سب چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہار جانا، معاف کر دینا پیچھے ہٹ جانا اور خدا کی طرف لوٹ جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ میں نے اپنی کٹھن زندگی کے مشکل ترین سفر میں سورج کی تیز کرنوں سے یہ موتی چن لئے ہیں۔

کبھی کبھاریوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی کھائی میں ہیں۔ جہاں کوئی نہیں ہوتا آپ کی آواز سننے کے لئے، آپ کا ہاتھ تھامنے کے لئے۔ ایک ایسا گپ اندھیرا جہاں روشنی کی امید تو نہیں ہوتی مگر ہرگزرتے لمحے کے ساتھ زمین بوس ہو جانے کا خوف ضرور ہوتا ہے۔ میں بھی یہی سوچتی تھی کہ دنیا کی اس بھیر میں کوئی مضبوط رشتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی ایسا جو صرف آپ کا ہو۔ جس کا تعلق آپ کی روح سے ہوتا ہو آپ کے ہر بدلتے رنگ کو تھام لے۔ کیا اسے ہی سہارا لینا کہتے ہیں؟ کیا مجھے کسی سہارے کی ضرورت تھی؟

وقت اور حالات بہت رحم دل ہوتے ہیں۔ زندگی کے رازوں کا کڑوا گھونٹ آپ کی روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ مجھ پر جب وہ راز عیاں ہوئے تو مجھے بھی خود کی پہچان مل گئی۔ کئی ٹھوکروں کا نشانات، کانٹوں کا درد اور لہجوں کی تلخیاں سمجھ کر معلوم ہوا میں غلط تھی۔ تو پھر کیا تھی حقیقت؟

بعض اوقات ہم لوگوں کو اپنی زندگی کی کہانی سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کی جگہ محض ایک باب کی ہوتی ہے۔ باب کہانی کا حصہ تو ہو سکتا ہے مگر مکمل کہانی



نادیہ اختر

# احساس

جاننے ہو! وہ اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔ ہر اس پل میں جب تم خود کو پریشانی میں پاتے ہو۔۔ ہر اس پل میں جب تمہیں ضرورت ہوتی ہے کسی کی پر تم خود کو تنہا پاتے ہو۔

رات کی تنہائی میں شام کی خاموشی میں اور صبح کی سرگوشی میں ہر اس پل میں تمہیں اس کے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اس وقت تم محسوس کرتے ہو کہ وہ پاس ہے تمہارے۔ تمہیں سن سکتا ہے۔ تمہارے درد کو سمجھ سکتا ہے۔ تمہاری خواہشات سے واقف ہے کیونکہ تمہاری ہر خواہش اس کے کن کی محتاج ہے۔ یہاں تک کے تمہارے دل کا سکون بھی۔

پھر جب یہ احساس ہوتا ہے تو دل اس سے باتیں کرتا ہے ایک وہی ہے جس کے سامنے یہ دل بغیر کسی خوف ڈر کے روتا ہے کیونکہ یہ جانتا ہے کہ وہ سب جانتا ہے اور سب سنتا ہے۔

اس دل میں جو بھی بات ہوتی ہے وہ سب جانتا ہے میں نہیں جانتی یہ عبادت ہے یا خود غرضی کی انتہا پر محض وہی یاد آتا ہے۔ جب جب میں خود کو تنہا پاتی ہوں اور بے شک کائنات کی ہر شے اس کے ہونے کی گواہی دیتی ہے یہاں تک کہ وہ خود اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے ہر اس لمحے میں جب تم خود کو تنہا پاتے ہو!!

نہیں تیرا نشیمن  
قصرِ سلطانی کے گنبد پر  
تو  
شاہین  
بے بسیرا کر  
پہاڑوں کی چٹانوں پر

# شاہینِ اقبال

ہو۔ اقبال خود ہی فرماتے ہیں۔

تیرے صوفے ہیں افروگی، تیرے قالین ایرانی  
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

تمام پرندوں میں سب سے اونچی اڑان شاہین کی ہوتی ہے۔ اسکی پرواز  
بادلوں سے بھی اونچی ہوتی ہے۔ تو اے مسلم نوجوان! تم کیوں زمین پر رینگنے  
والے کیڑے بنے پڑے ہو۔ اپنی پہچان جانو کہ تمہارا بسیرا بادلوں سے پرے  
ہے۔ تیرے اندر عقاب کی روح ہے۔ جس کی منزل آسمانوں میں ہے۔ تو کیوں  
نہیں سمجھتا کہ کرگس کا جہاں اور ہے اور شاہین کا جہاں اور ہے۔ شاہین کے اندر  
ایک خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ جب تیز آندھی آتی ہے، طوفان آتا ہے تو وہ اس  
طوفان سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ باقی تمام پرندے ڈر کر، طوفان سے بچنے کیلئے  
اپنے اپنے گھونسلوں میں پناہ لیتے ہیں مگر شاہین اتنی اونچی اڑان بھرتا ہے کہ  
بادلوں سے بھی، طوفان سے بھی اور پہنچ جاتا ہے۔ آج کے نوجوان! ذرا سی مشکل  
آنے پر تم ہم کر بیٹھ جاتے ہو مگر اقبال تو کہتے ہیں:-

بھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر بھپٹنا  
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ  
پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں  
کہ شاہین بناتا نہیں آشیانہ



اریبہ بسین  
تھرڈ ایئر

شاہین --- پرندوں کا درویش کہلاتا ہے۔ کیوں؟؟؟ اقبال نے اپنی شاعری  
میں نوجوان معلم کو مخاطب کرتے ہوئے شاہین کا لفظ ہی کیوں استعمال کیا؟ باقی  
پرندوں جیسا کیوں نہیں جیسے طوطا، مینا، بلبل، فاختہ۔۔۔ ذرا اس پر غور کرتے  
ہیں۔ شاہین ایک ایسا پرندہ ہے جس میں خودی جیسی اعلیٰ صفت پائی جاتی  
ہے۔ شاہین کی خوداری یہ گوارہ نہیں کرتی کہ وہ کسی مردار کا شکار کرے بلکہ وہ اپنا  
شکار خود کرتا ہے ورنہ موت کو ترجیح دیتا ہے۔

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا  
تیرے سامنے آسمان اور بھی ہیں

اے مسلم نوجوان! اقبال نے تجھے شاہین سے تشبیہ دی ہے کہ وہ عام پرندوں  
کی طرح درختوں پر اپنا گھونسلہ نہیں بناتا۔ قصرِ سلطانی کے گنبد پر اپنا آشیانہ نہیں  
بناتا بلکہ پہاڑوں کی چٹانوں پر بسیرا کرتا ہے۔ اقبال تو تیرے اندر شاہین جیسی  
صفات دیکھنا چاہتے تھے مگر تم کیوں خوابِ غفلت میں خرگوش جیسے خواب دیکھ رہے

# ”چمکتے ستارے“

آسائشیں تنگ کر کے اُن کے نوجوانوں کی نسل کشی پر آئے ہیں۔ عورتوں کی عزتیں شب و روز غیر محفوظ ہیں اور ان جانوں کا اتنا قصور ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں اور کلمہ حق پر ڈٹے ہیں۔

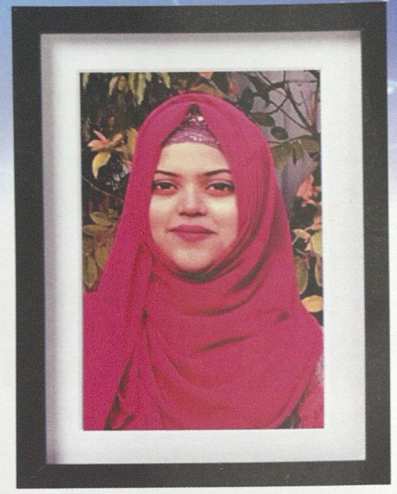
افغان میں موجود مسلمان ظلم و بربریت کا شکار ہو رہے ہیں۔ سیاست اور دین کے درمیان نوجوان اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے تو کوئی ملکی دشمنی کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ مدرسوں میں علم کے حصول میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ کئی مائیں اپنے بچوں کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہی ہیں اور پھر بھی اُن کے دین کی سر بلندی کے جذبے بے مثال ہیں۔

تھوڑی ہی دور جائیں تو روپنکیا میں جو تاریخ لکھی گئی وہ سراسر مذمت کے قابل ہیں جس

بر بریت کا شکار ہو رہے ہیں۔ جابر و طاقت حکمرانوں کے قتل میں دن مہینے اور سالوں کو ناپ تول رہے ہیں اور اسی معصوم آس میں ہیں کہ اُن کے آسودگی میں رہنے والے بھائی اُن کی آہ و فغاں سن کر ان کی مدد کو آئیں گے۔

آج کے جدید ترین دور میں جہاں وقت اور فاصلوں کو قید کرنے کی جستجو ہے وہاں کچھ نرم و ملائم ننھے ہاتھ، چمکتی آنکھیں، کانپتے وجود، آنکھوں میں آزادی کا خواب، کچھ لقمے کھانے اور پینے کو کوئی آب کے منتظر فرشتے زندگی کی کسک کی کھوج میں ہیں۔ اپنے پیاروں کے ساتھ کی گرم جوشی اور زندگی کی ایک سانس کو ترس رہے ہیں یہ بھی اسی جست و احد کا ایک جزو ہے۔

آئیں ذرا غور سے ان پر نظر ڈالتے ہیں۔ کشمیر (جنت کے ایک ٹکڑے) میں رہنے والے مسلمان بھائی اور ننھے فرشتے ایک بہشت میں ٹھہر کر بھی اپنے گھروں میں قید اور محصور ہو کر دنیا سے قطع تعلق ہونے پر مجبور ہیں۔ نوجوان بھائی اپنی بیویوں ماؤں اور بہنوں کی حفاظت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ وقت کے ظالموں نے ان پر دو سانسیں اور ہوا کی کچھ آزادی، زندگی کی کچھ



ماہنور شفیق

’مسلمان ایک جسم کی مانند ہے اگر اس جسم کے ایک حصے میں درد ہو تو پورا جسم ہی تکلیف محسوس کرتا ہے‘

دین اسلام دنیا کا مقبول ترین دین ہے۔ جس کے لوگ مختلف خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور بہت سے علاقوں میں غالب ہیں۔ اس کرہ ارض پر شب و روز نت نئی ترقی کا باعث ہے۔ کئی ملکوں میں مسلمان حکمرانی کر کے آسودگی پھیلا رہے ہیں تو کہیں افق سے چاند تک پہنچنے کی کاوشوں میں سر جوڑ کر بیٹھے ہیں تو کہیں انسانی جسموں کے خیالات کی تہہ تک پہنچ کر ہر صبح کی کرن کے ساتھ کامیابیوں کا سمندر طے کر رہے ہیں۔

اور ایک طرف وہ مسلمان ہیں جو غلاموں کی ان دیکھی زنجیروں میں قید ہے۔ اور شب و روز ظلم و



بقول Ughyar بھائیوں کے جسمانی اعضاء کو بھی نکالا گیا تاکہ اُسے پیسوں کے عوض بیچا جاسکے اور بہت سے دین حق کا نام لینے والے بھائیوں کو بھی کیا گیا۔

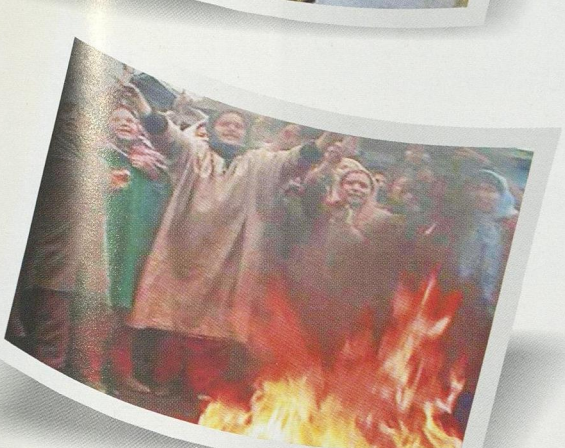
اسی طرح وہ بھائی ہیں جو قدرتی آفات کی بھینٹ چڑھے جن میں Yemen کی قحط سالی، Aleppo crisis عراق کے پانی کا بحران، افریقہ کے جنگلات میں آگ کی وجہ سے قحط سالی سے دوچار بھائی اور ننھے مجاہدین نے بھی بہت صعوبتوں کو سینہ تان کر برداشت کیا۔

بہت سے ایسے ہیں جو دنیاوی آڑ میں دہشت گردی، وطنیت پرستی کی وجہ سے دنیا سے کوچ کر گئے۔

جست واحد کے مطابق یہ ہمارے ہی بھائی ہیں۔ اور ہم ان کے درد میں بھی ساتھ تھے۔ دین اسلام کی سر بلندی کے لیے تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے حوصلہ مند بھائی اور بہنیں قربانیاں دیتے تھے، ہیں اور رہیں گے اور دنیا میں اسلام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان پر فخر محسوس کرنا چاہیے اور اپنے اسلاف کی قربانیاں کو نسلوں میں بھی یاد دہانی کراتے رہنا چاہئے۔

نے تمام جست واحد کو ہلا کر رکھ دیا۔ کلمہ حق پر قائم رہنے کی پاداش میں روپنکیا کے مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ بلکہ ان کی بستیوں کو آگ لگا دی گئی ان پر زندگی بند کر دی گئی۔ بچوں کی نسل کشی اور جلا وطنی نے ہمارے اُن بھائیوں پر زندگی دو بھر کر دی گئی۔ یہی نہیں! ہمارے وہ پیارے بہن اور بھائی جو ہماری سر زمین قبلہ اول مسجد الاقصیٰ کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی سر زمین کی حفاظت میں کوشاں رہے۔ جہاں پوری دنیا کے مسلمان بھائی رمضان کے مقدس مہینے میں عبادت اور خوشیوں کا لطف لے رہے تھے وہیں ہمارے یہ بھائی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر حفاظت اسلام کے لئے کوشاں تھے۔ عید پر جہاں لوگ میٹھے کھانے اور خوشیوں کو سمیٹ رہے تھے وہاں یہی بھائی اپنے پیاروں کی لاشیں سمیٹ رہے تھے اور بات قربانیوں تک ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ بھائی تو دنیا سے سوشل بائیکاٹ بھی کر دیئے گئے اُن پر بمباری کی گئی بچوں کو سکولوں سے محروم کیا گیا اور عورتوں کو گھروں سے نکال کر اُن کو قید کی صعوبتیں دی گئی۔

ہم بات کریں اپنے بھائیوں کی اور اپنے پڑوسی ملک کو بھول جائیں ایسا ممکن نہیں۔ Ughyar کے مسلمان جن کو بیلوں کی طرح زندگی میں جوتا گیا جن پر زندگی تنگ کی گئی۔ اُن کو قتل، نسل کشی کی گئی۔ اُن کو اپنی ہی سر زمین پر جلا وطن کر کے ایسے رہنے پر مجبور کیا گیا کے کوئی سوچ بھی نہ سکے۔ Bloody Harvet نامی آرٹیکل کے



# ہم کس جانب جا رہے ہیں!

نہیں، ہیروز ہیں لیکن پسماندہ ذہنوں کو انہیں ہینڈل کرنا نہیں آ رہا کیونکہ یہ ذہن کم اور ”معدے“ زیادہ ہیں جو عمر و عیار کی زمبیل کی مانند بھرنے میں نہیں آتے۔

جتنا اندر جاتا ہے، یہ اسی حساب سے پھیلتے رہتے ہیں اور بابا ظہیر کا شمیری کی یہ بات بھول جاتے ہیں کہ لوح مزاج دیکھ کے جی دنگ رہ گیا۔ ہر ایک سر کے ساتھ فقط سنگ رہ گیا۔

طرح چوکڑیاں بھرتے ہوئے آئندہ نسلوں یعنی اقبال کے شاہینوں کی تربیت کر رہی ہے سب کے سامنے ہے ”یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی“ اور اگر روشنی نہ بھی ہوئی تو ”اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے“ والا کیس تو سو فیصد پکا سمجھیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے لفظوں کے لائٹری عوام تین لفظ استعمال کرتے ہیں۔

قائدین۔۔۔ رہنما۔۔۔ لیڈرز  
واہ حکومت اور اپوزیشن، دونوں بڑھ چڑھ کر کیسے کیسے قوم کی تربیت نہیں فرما رہے؟ جیسی روہیں ویسے فرشتے، جیسے منہ ویسی چپڑیں، جیسے چیلے ویسے گورو، نجانے کون احمق بات بات پر بیچارے یہود و ہنود کو بیچ مین گھسیٹ کر لاتے ہیں حالانکہ ان جیسوں کی موجودگی میں دشمنوں کی ضرورت کس کو ہے۔ نام ہی کافی ہے۔ جدیدیت مادیت، سائنس ٹیکنالوجی میرے نزدیک ولن



علی اعوان  
فورٹھ ایئر

ملکی ترقی چند چیزوں پر انحصار کرتی ہے جس میں سیاست، مذہبی ہم آہنگی، ماحول، تمدن ٹیکنالوجی شامل ہیں۔ پاکستان میں عدم استحکام ہر جانب نظر آتا ہے۔ حکمرانوں میں طبقات ہیں، کچھ تو اپنی انا کی خاطر اچھے لوگوں کی تعریف نہیں کر پاتے۔ اور جو بظاہر نظر آتے ہیں ان کے مفادات سے عالم لاعلم ہوتا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کی ٹانگیں کھینچ رہا ہے۔  
اگر اقتصادیات، اخلاقیات کو دیکھیں تو اس میں ہمارے دیوالیہ پن و کنگالی سے کون واقف نہیں؟ نجاسیات ال معروف سیاسیات بھی جس

اپنی بات کریں تو ہم اپنے آپ کو ماڈرن بنانے کی خاطر مغرب کو اپنانے کی ناکام کوشش میں اپنی تہذیب بھی کھو چکے ہیں۔ اب نہ گھوڑے ہیں نہ گدھے۔۔۔

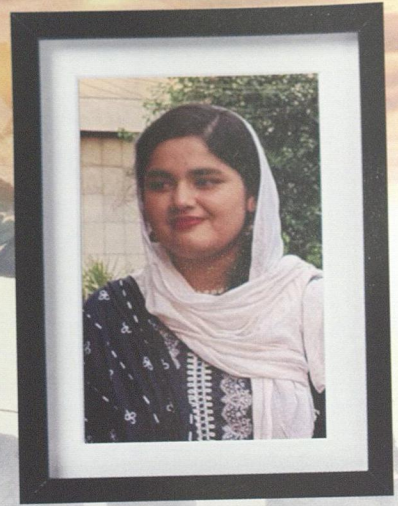
ہم ذہنی طور پر اپنے آپ کو کامل سائنسدان تسلیم کر چکے ہیں۔

جبکہ درحقیقت جہاز بنانے کی بجائے خود ”جہاز“ بنے ہوئے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم ساتھ والے سے نہ تو کچھ سیکھتے ہیں، نہ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

ہم لوگ بھی خواجواہ کے تجربہ نگار ہیں، کسی بھی بات کا کمال نتیجہ نکال لیتے ہیں جبکہ اصل بات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ آج کی سیاسی گہما گہمی کے دور میں ہم بالکل ایک دوسرے کی بات کو اہمیت نہیں دیتے بلکہ اہمیت تو دور کی بات ہے اپنے مخالف سوچ کے حامی شخص سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں۔ ہم یہ ایک نہایت غلط روش اختیار کر رہے ہیں، کیونکہ معاشرے میں دشمنی کی ایک نئی فضا قائم ہو رہی ہے جس میں ہم کسی سے علمی اختلاف رکھنے کی بجائے فقط

بغض کی بنا پر دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ کسی کو کچھ کہنے سے پہلے جب ہم اپنے آپ کا احتساب کریں گے تو لازم ہے کہ ہم بطور شاندار قوم ابھریں گے۔ جب ہم دوسروں کو تسلیم کرنا اور اچھے کام پر انہیں سراہنا شروع کر دیں گے تو یقیناً کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ لازمی ہمیں ہر چیز کو پھیلانے سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے۔ اور ہمیں باری تعالیٰ پر توکل رکھ کر محنت کرنی چاہئے تاکہ اپنے ساتھ ساتھ ملک و قوم کی ترقی میں بھی کردار ادا کر سکیں۔۔۔





ملک تحریم عزیز  
سیکندریز

# ”وطن کا عشق خوں میں ہے“

ہوئی باہر نکلی۔ خون کا فوارہ چھوٹ گیا مگر اس وقت خون بند کرنے کا ہوش کسے ہے۔ یہ تو وقت شہادت ہے۔ کیپٹن کی پیش قدمی اور تیز ہو گئی۔ ساتھی ان کے پاس آنے لگے پر انہیں حکم ملا جو انو! آگے بڑھو۔ کامیابی تمہاری منتظر ہے۔ کیپٹن اہنی باڑ کاٹنے میں مصروف تھے کہ دشمن کی ایک گولی سینے میں لگی اور کیپٹن راجہ محمد سرور شہید کو شہادت کے رتبے پر فائز کر گئی۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے ثابت کیا کہ ہاں!

ہم ہیں وہ جن کے دل کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں

ہم ہیں وہ، جو اس چمن کے پھولوں کو اپنے خون سے سیراب کرتے ہیں

ہم ہیں وہ، جنہیں اپنے وطن کی مٹی سے عشق ہے

ہم ہیں وہ، جو اپنی دھرتی کے دشمنوں کو زیر کرنا جانتے ہیں

ساحر علی بگا کی آواز ابھی بھی فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی:

رگوں میں ہے جنوں میں ہے

وطن کا عشق خوں میں ہے

جو بیٹے ہیں وطن تیرے

وطن ان کے لہو میں ہے

میری سوچ کا دھارا اب پاک فوج کے آئی ایس آئی کے جوانوں کی طرف بہ رہا تھا ان گمنام جوانوں کے لہو میں مٹی کا عشق ہی تو ہے جو جنوں کی صورت اختیار کئے ہوئے

ساحر علی بگا کی آواز، ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے، میرے دل میں ایک جوش پیدا کر رہی تھی۔

نہ جن کو خوف آتا ہو، وہ دل مشکل سے ملتے ہیں  
جہاں گرتا ہو خوں ان کا، وہاں یہ پھول کھلتے ہیں  
نہ جن کو عشق ہو مٹی سے، وہ تو غیر ہوتے ہیں  
ہوں دشمن جو بھی دھرتی کے، انہیں سے بیر ہوتے ہیں

اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں فلم کی طرح بہت سے خیالات چلنے لگے۔ 27 جولائی 1948ء صبح طلوع ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے کیپٹن نے اپنے ساتھیوں کو پیش قدمی کرنے کا حکم دیا لیکن جو نہی پاکستان کے مٹھی بھر مجاہدوں نے پیش قدمی شروع کی، پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی توپوں نے گولے اگلتا شروع کر دیئے۔ ادھر سے بھی جوانی فائرنگ شروع ہوئی اور پیش قدمی جاری رہی۔

دشمن کو یہ فائدہ ہے کہ ”وہ“ بلندی پر مضبوط و مستحکم مورچے میں محفوظ ہیں۔ مگر ”یہاں“ فوجیوں کے پاس ایمان کی طاقت ہے جس کے بل پر وہ خطرناک چڑھائی کر رہے ہیں۔

کیپٹن تن تنہا اپنے ساتھیوں سے آگے نکل کر اس باڑ کے قریب پہنچے جو ان کے ساتھیوں اور دشمن کے درمیان دیوار ثابت ہو سکتی تھی۔ تمام خطرات سے بے نیاز کیپٹن آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اچانک دشمن کی ایک گولی کیپٹن کے بائیں شانے کو چھیدتی



ہے۔ اسی لئے تو تھرڈ ڈگری نارچر سپنہ کے باوجود اپنی مٹی سے، اپنے وطن سے وفا نبھاتے ہیں اور اس کے راز اپنے سینوں میں مخفی رکھتے ہیں غداری نہیں کرتے۔ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ موت کے بعد شاید ان کا وطن، ان کی ایجنسی (حفاظتی اقدامات کے تحفظ) انہیں اپنانے سے انکار کر دیں گے اور انہیں لاوارثوں کی طرح دفن دیا جائے گا ان کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہ ایک گمنام موت مارا جائے گا اس جوان کے والدین جن کا اسے بڑھاپے کا سہارا بننا تھا، بہن جو اس کی لاڈلی تھی اور بھائی جس کا وہ دوست تھا، اپنی ساری زندگی اور زندگی کے ہر لمحے، اس کا انتظار کریں گے۔

یہ عشق ہی تو ہے جس کی وجہ سے سپاہی مقبول حسین نے ”پاکستان زندہ باد“ کہتے کہتے اپنی زبان کٹوا لی مگر اپنے وطن کے وقار کے خلاف کوئی بات نہ کی۔

یہ عشق کی انتہا ہی تو ہے کہ ”سید سلیم عباس“ (ایک پاکستانی جاسوس) کو جب بھارت میں گرفتار کر لیا گیا تو ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ انہیں پہلے پتی ہوئی ریت پر پھر برف پر پھر ریت پر لٹانے کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ راڈ کو بگلوں کے درمیان سے گزار کر، کلائیوں کو راڈ سے باندھ کر ہنٹر مارے گئے اور اگر اس دوران منہ سے ”اللہ“ نکلتا تو اور زیادہ مارا جاتا گیا۔ ان کے ساتھ نفرت آمیز سلوک کیا گیا بدکلامی کی گئی، کرنٹ کے جھٹکے دیئے گئے۔ ٹھوڑی اور سر کی ہڈی تک توڑ دی گئی۔ پہلے زخم ٹھیک نہ ہوئے تھے کہ دوبارہ ضربیں لگائی جاتیں اور اس طرح پہلے زخم بھی ادھر جاتے روٹی میں کالج پیس کے کھلایا گیا۔

انہوں نے تھرڈ ڈگری نارچر سپاہیوں کی کوئی اہم معلومات نہ دیں۔

کیونکہ،

وطن کا عشق خوں میں ہے۔۔۔!!!

وطن ان کے لہوں میں ہے۔۔۔!!!

ساحر علی بگا کی پُرسوز آواز سُر بکھیر رہی تھی۔

مہک آئے جو گلشن سے، یہ ان زخموں کی خوشبو ہے  
ہیں دل کھلتے وفا سے جو یہ ان جذبوں کی خوشبو ہے  
یہ ہاریں گے اجل سے بھی، یہ ہوگی بھول دشمن کی  
گزر جائیں جہاں سے یہ، اڑے پھر دھول دشمن کی  
اسکے ساتھ ہی بہت سی تصاویر میری نظروں کے سامنے سے گزریں۔

میجر طفیل محمد شہید، راجہ عزیز بھٹی، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید، سوار محمد حسین شہید، برہان وانی شہید اور وہ گمنام سپاہی جو دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھے۔ یہ ایسے جوان ہیں جنہیں موت بھی نہیں ہرا سکتی۔ ان کے قدم جہاں ایک دفعہ

پڑ جائیں، وہاں اللہ اکبر کے نعرے گونج اٹھتے ہیں۔

یہ صرف نام ہی نہیں۔ داستانیں ہیں، عشق کی ہٹی کے عشق کی۔ وطن کے عشق کی۔ جنہیں سن کر اور پڑھ کر دل ان جیالوں کو سلام پیش کرتا ہے۔ ہمیں اپنے وطن کے ان جیالوں پر فخر ہے۔ ہمیں اپنی پاک فوج پر فخر ہے۔

اب یہ ملی نغمہ فضا میں گونج رہا تھا:  
مٹی کی محبت بھولے نہیں  
رہے گرم لہو یہ شام و سحر  
ابھی کرنا ہے ہمیں آگے سفر  
ماضی کی مسافت بھولے نہیں  
ہم کوئی شہادت بھولے نہیں  
مٹی کی محبت بھولے نہیں  
ہم کوئی شہادت بھولے نہیں

☆☆☆

# ”سیاست نہیں، علم کی ضرورت ہے۔“

سیاست ایک ایسا لفظ ہے جس کا قبضہ پاکستان کے ہر ذہن، ہر خبر، ہر موقع اور ہر تہوار پر ہے۔ یہ پاکستانیوں کے ذہن میں رچ بس گیا ہے۔ اُن کی زندگی میں ذاتی مسائل سے زیادہ سیاست نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ لوگ سیاسی بحث و مباحثے میں اپنا قیمتی وقت گزار دیتے ہیں۔ میڈیا دن بدن مختلف خبروں کو رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے۔ سیاستدان اپنے فائدے کے لیے لوگوں کا ذہن استعمال کرتے ہیں اور وہ لوگ زندگی کا اصل مقصد بھول کر سیاست میں اپنا وقت گنوا دیتے ہیں۔

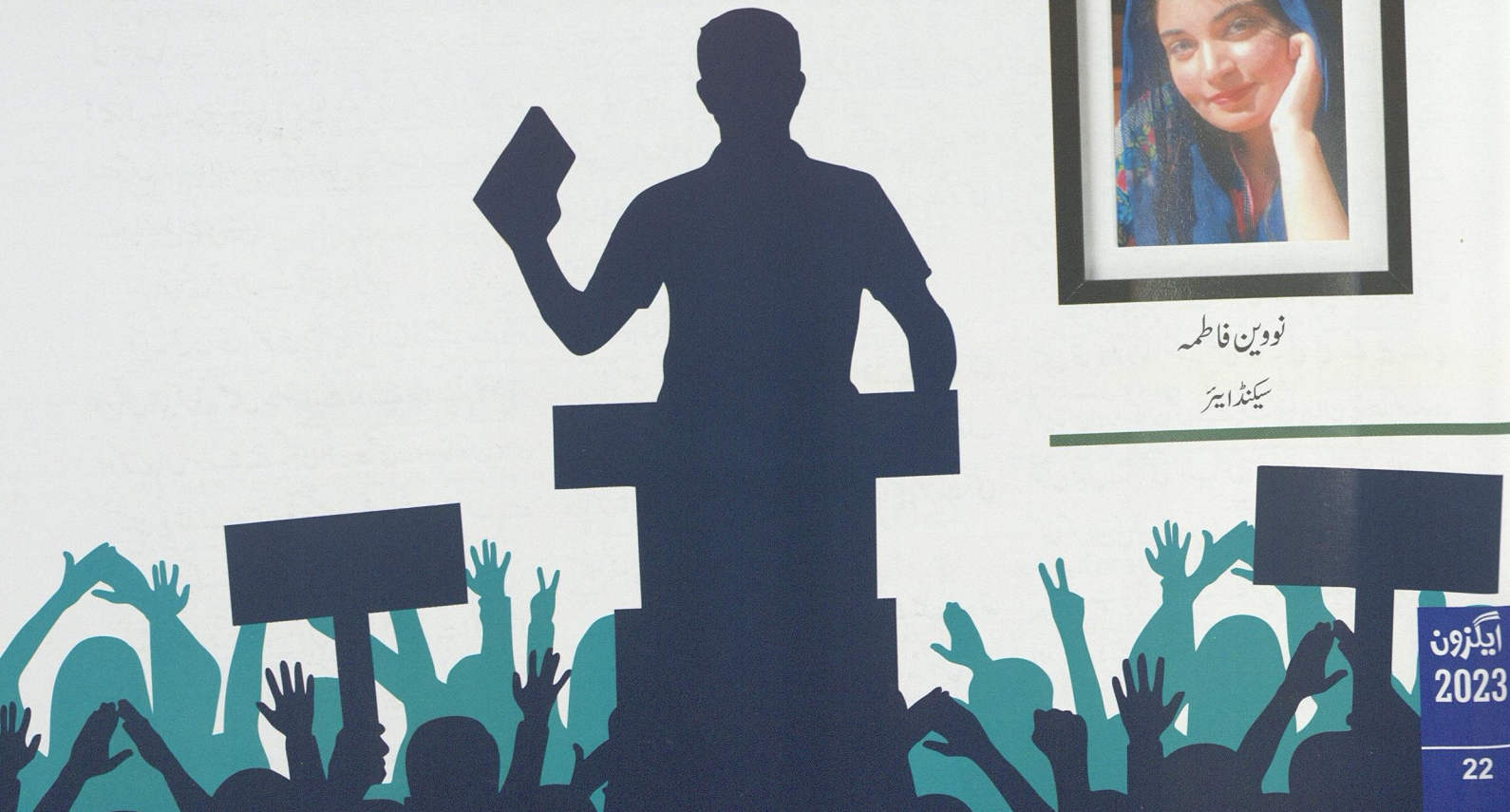
پاکستان کو ترقی کے لیے سیاست نہیں علم کی ضرورت ہے۔ وہ علم انسان کو باشعور بناتا ہے۔ علم جس کو حاصل کر کے انسان نہ صرف اپنے ارد گرد کے لوگوں کو فائدہ دے سکتا ہے بلکہ آنے والی تمام نسلوں کو سنوار سکتا ہے۔ علم جو انسان کو حکمت کے درجے پر فائز کر دیتا ہے۔

درست اور غلط میں تفریق کر کے ہم اپنے معاملات بہتر بنا سکتے ہیں۔ پاکستان کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر شعبے میں زیادہ سے زیادہ قواعد بنائے جائیں۔ جس سے قوم کا ہر ایک فرد ترقی حاصل کر سکے۔ عوام ہونے کے ناطے ہمیں اپنے حقوق کا احساس ہونا چاہئے تاکہ ہم ذہنی غلامی چھوڑ کے آگے بڑھ سکیں۔



نوورین فاطمہ

سیکنڈ ایئر



”ایک دن تو یہ بت ساتھ چھوڑ دے گا بی بی جی“  
میں نے تسلی دینا چاہی۔

(اسی امید، یقین کے ساتھ تو یہاں آتی ہوں۔ قبرستان  
ن کی خاموشی۔ پرندوں کی چہک ، خاتون کا ملبوس  
، درختوں میں راز و نیاز ہونے لگے )  
میں نے کہا:-

”بی بی جی آپ بہت پیاری ہیں۔  
وہ مجھے اپنائیت سے دیکھنے لگی۔

تم خوش نصیب ہو تمہیں خوبصورت بت دیکھنے کو ملا  
ایک میں ہوں خوبصورتی کی تلاش میں قریوں سے  
قبرستان تک پہنچی۔ بتوں کے اس جنگل میں انسانوں کی  
بہت تلاش کی مگر ہر سو جسم ہی جسم تھے۔ کہیں بھی جسم کے  
جنگل میں انسان کی کٹیا نہیں ملی کسی کٹیا میں چراغ نہیں  
ملا۔ کہیں چراغ میں لو نہیں ملی۔“

”آپ نے اس لو کا کیا کرنا ہے؟ آپ کو ڈر نہیں لگتا  
یہاں؟“

ڈر؟ ڈر کس چیز کا؟ ڈر بھی یہاں ٹھو کریں کھاتا پھرتا  
ہے۔ باہر جسموں کی مہک بہت تیز ہے دل متلا جاتا ہے  
اس لئے یہاں چلی آتی ہوں۔ وہ ”جھلی“ کونان چنے  
کھاتے دیکھنے لگی۔ وہ آرام سے کھانے کے بعد کپڑے  
جھاڑ کر چلی جاتی۔

ایک صبح بی بی آگئیں مگر ان کے تن پہ خوشبودار لباس  
نہیں تھا کافور ملا سفید کفن تھا۔ بی بی کے چہرے پر  
اطمینان اور مسکان تھی جیسے بت کا بلیدان چڑھا کر بہت  
خوش ہوں۔ ”جھلی“ اب بھی آتی ہے، ویسے ہی نان چنے  
کھا کر ان کی قبر کے سر ہانے بیٹھ کر کپڑے جھاڑ کر چلی  
جاتی ہے۔ میں (بت کے سر) قبر کے پاس کھڑا ایک  
اور بت دیکھے جاتا ہوں۔

☆☆☆

## افسانہ

چاول ایک دن میرا دل چاہا میں انکی تعریف کروں۔ میں  
نے ڈرتے ڈرتے کہا، بی بی آپ بہت خوبصورت ہیں  
کھلکھلا کے ہنس دیں اور بولی  
”تمہیں اچھا لگتا ہے“  
”جی!“  
”تم لے لو میرا بت۔“

”جی؟“ میری آنکھیں پھٹ گئیں کیسی باتیں کرتی  
ہیں بی بی جی تو بہ تو بہ!

”جب کوئی میری تعریف کرے تو میرا دل چاہتا ہے  
یہ بت اسے دے دوں“

”ہیں جی!“ میں وہاں سے بھاگنے لگا تو مجھے بلا کے  
بولیں ”کہاں بھاگ رہے ہو؟“ تمہیں اچھا لگتا ہوا  
میری بات سن کر؟ مجھے اگر اختیار ہوتا تو میں اس بت کو کسی  
دیوی کے بلیدان پر ملی چڑھا کر فارغ ہو چکی ہوتی۔“

عجیب بی بی ہے۔ میں نے سوچا۔  
”تمہیں کیا علم کے اس بت کو اٹھائے پھرنا کتنا  
مشکل ہے اسے گرمی بھی لگتی ہے۔ سردی بھی، بھوک  
، پیاس ناجانے کتنے تقاضے ہیں۔ سوائے کہ اسکی عزت بھی  
سنجھانی پڑتی ہے ایک اضافی بوجھ۔“

جانے مجھے سمجھ آئی یا نہیں پر انکے لہجے میں درد تھا  
۔ مجھے لگا انھوں نے کوئی درد والی بات کہی۔ ”اس بت  
نے مجھے ستایا ہے۔“

# بت

سائرہ خان

تھر ڈائیز

اس قبرستان کی قبروں کا خیال رکھنا میرا جسبی نسبی پیشہ  
تھا۔ طرح طرح کے لوگ یہاں آتے۔ پیاروں کو  
دفنانے کچھ باقاعدہ کچھ کبھی کبھار چکر لگاتے کبھی گلابوں  
کی پتیوں سے محبت کا اظہار کرتے کبھی حسرت سے  
ڈھیری کے سرہانے کو ہاتھ لگاتے کبھی ہاتھ کی انگلیوں  
سے مس کرتے اور اس لمحے میں اپنے محبت کرنے والوں  
کے ساتھ زندگی جیتے۔

میں تو انہی قبروں کے بیچ پلا بڑا تھا۔

ایک بی بی جی اکثر ہی شام کا سورج ڈھلنے سے کچھ  
دیر قبل آیا کرتی تھیں سنا تھا انکے دو بچے حادثے کا شکار  
ہو کر یہاں سوئے تھے۔ کیسی اذیت تھی۔ وہ خاتون بڑی  
حسین پوشاک پہنا کرتی تھیں مجھے انکی پوشاک سے  
اٹھنے والی مہک بہت بھاتی تھی۔

میں نے دیکھا کچھ دنوں میں ”جھلی“ سے انکی دوستی  
ہو گئی تھی وہ ”جھلی“ سے بہت پیار سے پیش آتی  
تھیں۔ کبھی اس کے لیے دودھ لاتی۔ کبھی چنے والے

# سفر نامے

## چلو چلو سہماں آئے ہیں

مدیرِ بحری  
فائل ایئر

19 مئی 2022 کا خوشگوار دن تھا ہم اسکر دو سے دیوسائی، کیلئے روانہ ہو رہے تھے۔ سفر کیلئے iprados آچکی تھیں اور یہ ہمارا اسکر دو میں پانچواں دن تھا۔ اس جگہ کی خوبصورتی اور حسن سے کافی حد تک لطف اندوز ہو چکے تھے۔ اب ہم دنیا کے اونچے مقام دیوسائی، کی طرف روانہ ہو رہے تھے جو کہ اسکر دو اور استور کی وادیوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ جگہ اپنے بے مثال حسن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

سفر کا آغاز ہوا ہم ایک Prado میں سات لوگ بیٹھے۔ ہم حسب عادت music کی دھن اور حسین نظاروں کے سحر میں اپنی زندگی کا سب

سے حسین اور یادگار سفر کر رہے تھے۔ راستے میں بے شمار دلکش مقامات آئے جن میں سے ایک satpara lake بھی تھی۔ اس کی خوبصورتی کا یہ عالم تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے گھرا ہوا سبز مائل شفاف پانی، سر پر نیلگوں آسمان اور آسمان اور پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان سے جھاٹکتے سفید بادل (سبحان اللہ) یہ نظارہ کائنات کی خوبصورتی کا بے مثال نمونہ تھا۔

کچھ دیر رکنے کے بعد ہم اپنی منزل کی جانب دوبارہ روانہ ہوئے۔ قدرت کے بے پناہ حسن کو اپنی آنکھوں میں سموائے ہوئے ہم دیوسائی پہنچے۔ تقریباً دوپہر کا وقت تھا، پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ برف دیکھ کر ہمارے اندر جوش آ گیا ہم نے برف کے گولے بنا کر اپنے ساتھیوں پر پھینکے اور ”دیوسائی نیشنل پارک“ میں قیام کیا، وہاں نظارہ کچھ اس طرح تھا کہ آنکھ ایک

جگہ ٹھہرتی نہ تھی۔ چاروں طرف برف سے ڈھکی چوٹیوں سے ملتا ہوا آسمان اور نیلے آسمان پر روئی کی طرح نرم، سفید بادل، ہوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہم بادلوں کے درمیان کھڑے ہیں۔ اس جگہ کی بے پناہ اور بے نظیر خوبصورتی ہمیں اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھی۔ ہم چونکہ لاہور جیسے گرم علاقے سے گئے تھے۔ اس لیے ہمیں برف باری دیکھنے کا بہت شوق تھا اور دیوسائی اپنے غیر متوقع موسم کی وجہ سے مشہور ہے۔ چنانچہ ہم نے دعائیں کیں کہ برف باری ہو جائے ہم ابھی نیشنل پارک سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ دیکھتے دیکھتے نیلے آسمان پر بادل کے ٹکڑوں نے پورے آسمان کو ڈھک دیا اور برف باری کے چھوٹے چھوٹے گولے ہماری طرف آنے لگے۔ ہم رک کر گاڑی سے اترے اور برف باری سے لطف اندوز ہوئے اور اس حسین منظر کو تصویروں میں قید کرنے لگے۔

اسی دوران ہمیں ڈرائیور نے بتایا کہ یہاں 10 منٹ بھی برف باری ہو جائے تو نکلنا مشکل ہو جاتا ہے ہم جلدی جلدی گاڑی میں بیٹھے اور دوبارہ سفر پر گامزن ہو گئے راستے میں برف باری کی وجہ سے راستہ پھسلنے والا ہو گیا تھا بار بار ہماری گاڑی پھسل رہی تھی۔ اسی دوران ہماری زیادہ تر ساتھی گاڑیاں ہم سے آگے نکل گئیں صرف دو گاڑیاں ہمارے پیچھے تھیں۔ ہم راستے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گانے گاتے جا رہے تھے کہ ہماری گاڑی پھنس گئی۔ ڈرائیور گاڑی back کر کے نکالنے میں لگا تھا اور ہم برف باری کا slo.mo بنا رہے تھے کہ چانک کسی لڑکی کی آواز آئی۔

”چلو چلو مہمان آئے ہیں“

ہم نے آواز سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ آواز ہم میں کسی کی نہ تھی۔ ہمیں لگا کہ وہ آواز ہمارے سے پیچھے موجود گاڑی میں سے کسی ساتھی کی ہے۔ آواز کی تصدیق کرنے کے لیے جب ہم نے پیچھے دیکھا تو ہماری جان نکل گئی کیونکہ ہمارے پیچھے گاڑی تو کیا دور دور تک کسی انسان یا جانور کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ہماری ساتھی گاڑیاں کب ہم سے آگے نکلیں ہمیں احساس تک نہ ہوا۔ اب ہم نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ کیا تمہیں آواز آئی؟ تو سب نے ہاں میں جواب دیا۔ اب تو ہمارا ڈر کے مارے بُرا حال ہو گیا اور بچپن میں جتنے بھی جن اور بھوتوں کے قصے پڑھ رکھے تھے یاد آنے لگے۔ اسی دوران ڈرائیور نکلنے کہا کہ گاڑی بُری طرح پھنس چکی ہے اتر کر دھکا لگاؤ

یہ سن کر ایک دوسرے کی ڈری سہمی شکلیں دیکھنے لگے کوئی بھی اُٹھنے کو تیار نہ تھا۔

خیر ڈرائیور کے پُر زور اسرار پر ہم ڈرتے ڈرتے اترے اور گاڑی کو دھکا لگایا اور پیچھے دیکھے بغیر بھاگنے لگے گویا پیچھے دیکھیں گے تو پتھر کے ہو جائیں گے تیز برف باری میں دیوسائی کی وسیع چوٹی پر جان ہتھیلی پر لیے ہم بھاگے چلے جا رہے تھے۔ آگے جا کر ہم گاڑی میں بیٹھے اور جس کو جو دعا آتی تھی وہ پڑھنے لگا۔ ڈرائیور سے کہا کہ گانے بند کرو اور ہم سب مل کر نعت پڑھنے لگے اور دعائیں کرنے لگے۔ ڈرائیور سب دیکھ رہا تھا لیکن

سے ملیں جہاں متعدد بار دھیان سے دیکھ چکے تھے۔

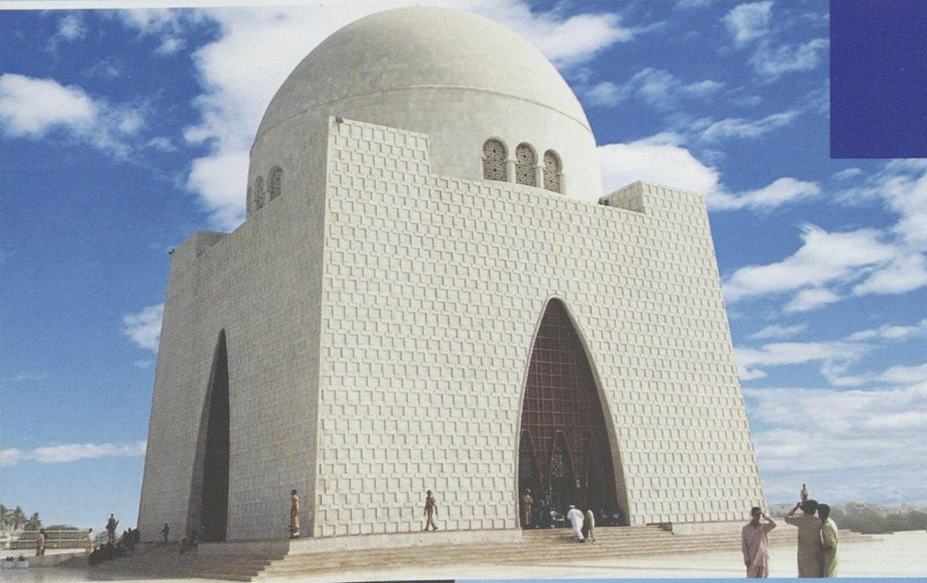
اب برف باری رک چکی تھی اور سورج کی دھیمی دھیمی روشنی پہاڑوں کی چوٹیوں کو چھو رہی تھی اور ان کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔ تھوڑا آگے جا کر ہمیں اپنے ساتھیوں کے آثار نظر آنا شروع ہو گئے۔ انہیں دیکھتے ہی ہم نے ”بے وفا، بے وفا“ کے نعرے بلند کیے اور sheosar lake پر قیام کیا۔ کچھ دیر قیام کے بعد ہم استور کی جانب روانہ ہوئے۔ اب ہم پرسکون ہو چکے تھے اور دوبارہ ہنستے گاتے ہم نے واپسی کے سفر کا آغاز



بولا کچھ نہیں اس دوران ہماری گاڑی میں چیزیں غائب ہونا شروع ہو گئیں اور باوجود بھرپور کوشش کے مل نہیں رہی تھیں۔ اس وقت نہ تو ہمارے پاس کوئی اور گاڑی تھی اور نہ ہی کسی چرند پرند کا نام و نشان تھا۔ اس حسین اور ویران جگہ پر بس ہم اکیلے ہی جا رہے تھے تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد چیزیں اپنے آپ ملنا شروع ہو گئیں اور وہاں

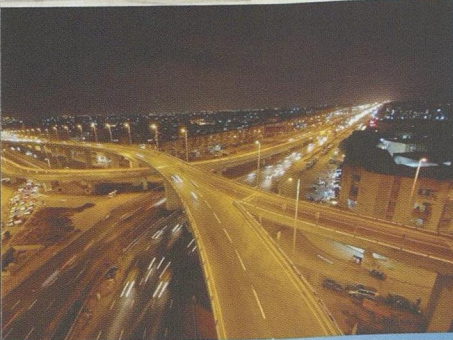
کیا۔ اب ڈرائیور نے ہمیں بتایا کہ یہ جگہ جن بھوتوں کیلئے مشہور ہے کیونکہ یہ سب سے اونچائی پر واقع غیر آباد علاقہ ہے۔ اب ہم نے غور کیا تو اس جگہ کا مطلب سمجھ آیا یو۔ سائے یعنی دیو کے رہنے کی جگہ۔ خیر ہم نے اس جگہ سے صبح سلامت نکلنے پر شکر ادا کیا۔

# سفرِ جنوب



علی اعوان  
نور تھاپیر

سیر و سیاحت ایک ایسا نشہ ہے کہ جس کی ایک دفعہ لت لگ جائے تو نجات تقریباً ناممکن ہے۔ سیر کے لیے اس دفعہ ہمارا انتخاب تھا صوبہ بلوچستان کا ایک خوبصورت اور جزیرائی شہر گوادر! ہم چند دوست تیار ہوئے، وقت کم تھا۔ لہذا کراچی تک ہوائی سفر کیا وہاں جا کر گاڑی لی جو کہ ہم پہلے ہی بک کر واپس آئے۔ رخت سفر ایک دن کے قلیل نوٹس پر باندھا اور چل دیئے۔ رات کراچی پہنچے، تھکاوٹ تھی مگر یہ سوچ کر نیند ہی نہ آئے کہ کل کا سفر کتنا حسین ہونے والا تھا۔ میرے لیے یہ ایک بالکل مختلف سفر تھا کیونکہ اس سے قبل میں اپنے تمام سفر شمال پاکستان کی طرف کیئے ہیں جہاں بلند و بالا پہاڑ، سبزہ، آبشاریں، ندیاں اور دریا تھے مگر یہاں صرف سمندر اور سمندر ہی ہونے والا تھا۔



گوادر جنوبی بلوچستان کے ساحل پر موجود ایک خوبصورت شہر ہے۔ یہ پاکستان کا مستقبل قریب کا ایک اہم کاروباری مرکز ہوگا۔ اس شہر کا پاکستان سے الحاق 1958ء میں ہوا۔ جو کہ پہلے عمان کا حصہ تھا۔ چین کا پاکستان کے ساتھ cpec کا منصوبہ اس شہر تک پہنچتا ہے۔ گوادر اپنے قدرتی مناظر، سمندری، دلکش نظاروں، اپنے جغرافیائی وقوع کے سبب سیاحتی اور معاشی نقطہ نظر سے ایک ناقابل فراموش علاقہ ہے۔ مگر ان کی ساحلی پٹی پاکستان کو عمان، ایران، انڈیا اور خطے کے دیگر ممالک سے ملانے والے اہم گیٹ وے ہے۔ تین اطراف سے سمندر سے گھرا یہ جزیرہ نما

شہر اسی وجہ سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔

اگلے روز کراچی سے صبح ناشتے سے فوراً بعد نکلے۔ مکران ہائے وے پاکستان کے چند اور مشہور سڑکوں میں سے ایک ہے۔ اُس بیابان جگہ کو چیرتی ہوئی وہ خوبصورت سڑک ایک شاندار منظر پیش کرتی ہے۔ مکران کوشل ہائی وے پر جب ”حب چوکی“ کراس کر کے آئیں تو ساساں ہی بدل جاتا ہے ہر 20 سے 30 کلومیٹر کے بعد نقشہ ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ کبھی سمندر مٹی کے پہاڑ، کبھی میدان، کبھی ساحل تو کبھی صحرا ہمارا گھیراؤ کرتے تھے۔

راستے میں ہمارا قیام ساحل اور مارہ پر ہوا۔ کیا خوبصورت نیلا اور شفاف پہلا اور ہر شفاف پانی تھا، جس کی لہریں ساحل کے ساتھ روڈ کی آغوش تک آن پہنچتی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ دور تک اوپر بھی سمندر ہے، نیچے بھی۔ اس ساحل سمندر کی سحر انگیزی اور خوبصورتی آگے بڑھنے ہی نہ دے رہی تھی مگر مجبوری تھی اور اصل منزل کی چاہت بھی!۔ مکران کوشل ہائی وے پر ہنگول نیشنل پارک سے بھی گزرتے ہیں جو کہ 190 کلومیٹر طویل ہے۔ ہنگول نیشنل پارک میں ہی ایک مقام princess of hope پر ایک قلیل قیام ہوا (اس کا نام 2002 میں پاکستان آئی UNO کی خیر سگالی کی سفیر انجلینا جولی نے رکھا)۔ یہ ایک قدرتی شاہکار ہے جس کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مٹی سے بنی پہاڑ کی چوٹی پر ایک عورت کا مجسمہ ہو۔ یہ جگہ گواہی دیتی ہے کہ بے شک اللہ ہی سب سے بڑا مصور ہے۔

تھوڑا تھوڑا قیام کرتے ہوئے قریباً 10 گھنٹے میں گوادری پہنچے۔ رات ٹھکاوٹ سے سرچوڑ سو گئے۔ صبح ناشتے کے بعد گوادری گھومنے نکل پڑے، ہم تمام لوگ ہی پُر جوش تھے۔ نہایت خوبصورت گوادری اسٹیڈیم دیکھا، بندرگا ہیں دیکھیں، سمندر کے کنارے مچھیروں کا رش دیکھا۔ وہاں

کے لوگ غریب ضرور ہیں مگر عوام دوست ہیں۔ ہمیں اس علاقے سے بہت تحفظات تھے کیونکہ عام طور پر ایک تاثر تھا کہ یہاں کے لوگ پنجابیوں کے خلاف ہیں مگر حقیقت اس کے برعکس تھی۔

کوہ باطل سے شہر اور سمندر کا نظارہ ناقابل بیان ہے۔ دور دور تک سمندر میں پھیلیں ماہیگیری کی کشتیاں ایک عجیب منظر پیش کرتی ہیں۔ مچھیروں کا شکار اور ان کا بیچنا ہی ان لوگوں کا ذریعہ معاش ہے۔ یہاں کئی سرکاری منصوبے جاری ہیں جو کہ اس شہر کے خدو خال کو یکسر تبدیل کر رہے ہیں اور اس کی ترقی کی مشعل ہیں۔

گوادری شہر کا سب سے حسین منظر غروب آفتاب کا ہوتا ہے ہم نے اس کا نظارہ گولڈن ساحل پر کیا۔ یہ نظارہ قابل دید اور دلنشین تھا۔ یہ نظارہ ذہن پر نقش چھوڑ جانے میں کسی بھی نظارے پر فوقیت رکھتا ہے۔ یہ دیدہ زیب مقامات پاکستان کے عالمی تاثر کو پرکشش بنانے کے لئے اہم ہوں گے۔ گوادری میں رات بہت حسین تھی اندھیرا ڈھلتے ہی ہم میرین ڈرائیو پر پیدل چلے، وہ سفر اتنا حسین تھا کہ وہاں لگی روڈ لائٹس کی روشنی میں پانی کی ساحل سے نکراتی لہریں اور عجیب کیفیت والی خوشی اور سکون دیتی ہیں چلتے چلتے کوئی دو گھنٹے گزر گئے مگر تھکاوٹ ہونے کی بجائے تھکان اتر رہی تھی۔

گوادری کے مقامی کھانوں میں جو مشہور جو ہیں ان میں نمایاں مچھلی ہے اُس کے بعد مچھلی اور پھر مچھلی! اُس کے علاوہ دیسی کھانوں میں کچھ اتنا خاص نہیں۔

اگلی رات گوادری شہر سے واپسی پر ہم نے ساحل سمندر پر کمپ لگانا تھا۔ چنانچہ وہ سوج ہی بہت خوشگوار تھی۔ ہم اپنی لوکیشن پر پہنچے کمپ لگوائے، شام ڈھل رہی تھی، چنانچہ کھا نا کھایا اور بعد میں bonfire کا انتظام کیا تھا۔ اُس نظارے کا تصور اتنا حسین ہو ہی نہیں سکتا جتنا وہ دراصل

تھا۔ خود سوچیں آپ کے سامنے چاند کی روشنی میں چمکتا بیجرہ عرب کا پانی، اُس کا بھر پور شور تگ کرنے کی بجائے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔

صبح اس سے بھی زیادہ حسین تھی، یوں لگتا تھا کہ وہ سامنے دور سورج، سمندر کی تہہ سے نکل رہا ہو۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ڈھوپ اس ریت کو تپا رہی تھی۔ چنانچہ ہم نے اپنے ساز و سامان باندھے، اس حسین رات کو من میں سمائے، بھاری دل سے رخصت ہوئے۔ آج ہماری لاہور واپسی کی فلائٹ تھی اسی لیے کراچی جا رہے تھے۔ مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

buzi pass کے قریب ایک ٹرلر اٹھا ہوا تھا، جسے فوجی جوان راستے سے ہٹانے میں مصروف تھے مگر دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت وقت لینے والا تھا۔ وہاں ہمارے 9 گھنٹے کا طویل قیام ہوا جس کا ہمیں فائدہ یہ ہوا کہ وہاں کے کافی مقامی لوگوں سے ہماری بات چیت ہوئی اور وہاں تعینات فوجی جوانوں سے بھی گپ شپ ہوئی مگر ہمیں ایک بہت بڑا نقصان بھی ہوا کہ ہماری فلائٹ چھوٹ گئی وقت اور پیسے دونوں ضائع ہوئے!

لیکن وہ اضافی رات جو ہمارا وہاں قیام تھا ہم کراچی کی مشہور فوڈ سٹریٹ گئے اور وہاں کے کھانے کھا کر فلائٹ چھوٹنے کے غم کو ہلکا کرنے کی ناکام سے کوشش کرتے رہے۔ ہمارا یہ سفر یقیناً کچھ مشکلات سے مزین تھا۔ مگر آپ نے اتنا لطف لیا ہو وہاں اس طرح کی چھوٹی چیزیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ یقیناً یہ تمام نظارے جو دید میں محفوظ ہیں وہ الفاظ میں پرونا اتنا آسان نہیں۔ سفر و سیاحت آپ کو کئی نئی چیزوں سے روشناس کرواتا ہے۔ سفر انسان کا نظریہ بدل دیتا ہے۔ گوادری سفر بھی ایسا ہی تھا۔ بہت کچھ زندگی میں پہلی بار دیکھا، پہلی دفعہ محسوس کیا۔ یہ ایک

خوبصورت احساس تھا، ایک تنہائی خوبصورت احساس

# انٹرویوز

## طارق بن زیاد

یہ موسیٰ بن نصیر کے لشکر کے ایک نامور بہادر کمانڈر تھے۔ جن کی قیادت میں سپین پر لشکر کشی کی گئی جولائی 711ء میں انہوں نے بارہ ہزار (12,000) کے قلیل لشکر سے راڈرک کی ایک لاکھ (1,00,000) فوج کو شکست دی اور پھر دو سال کے عرصے میں پورے سپین پر مسلمانوں کا تسلط ہو گیا اور سپین تقریباً (800) آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت میں رہا۔





## ڈاکٹر زاہد بشیر

میری پیدائش ۱۹۶۳ میں فیصل آباد میں ہوئی اور ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ اسکولنگ کے دوران ۳ سال امریکہ میں بھی گزارے اور G.C.U لاہور سے FSC کی King Edward میڈیکل کالج سے MBBS کیا۔ وہاں پڑھائی بہت سخت تھی۔ سارا شغل DH میں لگتا تھا۔ ہاؤس جاب سرجری میں کی تھی۔ اور Forensic میں آنا اپنا فیصلہ نہیں تھا۔ وہ بس حالات ایسے بن گئے کہ میرے ابو اور بھائی ملک سے باہر تھے اور مجھے ہی گھر (لاہور) رہنا تھا۔ اس وقت اتفاقاً Mayo hospital کی forensic کی سیٹ ملی۔ میو میں دیوٹی کے دوران مزیدار واقعہ پیش آیا جب ایک مرتبہ میری رات کی ڈیوٹی تھی۔ ایک باڈی کے لواحقین باڈی لینے آئے، سارا کاغذاتی کام کر کے ان کو باڈی دے دی ہم نے وہ کچھ دیر بعد واپس آگئے کیونکہ انہیں راستے میں احساس ہوا وہ غلط باڈی لے گئے تھے۔

زندگی کا بہترین حصہ وہیں G.C.U میں گزرا۔ پبلک sector میں حالات کچھ ایسے ہو گئے کہ میں نے چھوڑ کر پرائیویٹ سیکٹر میں آنے کا فیصلہ کیا۔ آغا خان کراچی چلا گیا۔ وہاں میں کام کر رہا تھا پرنسپل بڑے ہور ہے تھے اور ان کو لاہور شفٹ کر چکا تھا اس لئے خود بھی لاہور ہی آنا چاہتا تھا۔ شمالی مار میں Professor of Forensic Medicine کے طور پر آیا۔ چند ماہ بعد پرنسپل چھوڑ گئے تو بورڈ آف ٹرسٹیز (Board of Trustees) نے خود ہی مجھے یہ آفر دے دی میں نے پرنسپل کی پوسٹ کے لئے اپلائی نہیں کیا تھا۔ پرنسپل بن کر شروع شروع میں دل بھی تیز تیز دھڑکتا تھا اور سر میں بھی درد رہتا تھا۔

90/60 کی پالیسی کے بارے میں پوچھا گیا تو سر کا کہنا تھا کہ وہ 75 فیصد والی پالیسی سے متفق نہیں ہیں۔ آغا خان میں ایک بھی کلینکل سیشن نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ اور UHS کے افسروں کے پاس بھی اس پالیسی کیلئے کوئی دلیل نہیں تھی۔ ہم ان کی اگلی نسل ہیں اور ان سے ایک قدم آگے ہی ہونا چاہئے۔ دنیا کے ساتھ چلنے کے لئے اور کامیاب رہنے کے لئے نئی

پالیسیاں بنانا پڑتی ہیں۔ شمالی مار کے ٹرسٹیز اس کو مستقبل میں دنیا کا بہترین ادارہ اور اگلے پانچ سال میں پاکستان کے ٹاپ تین (Top 3) اداروں میں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

میرا ماننا ہے کہ زندگی میں جس کو آپ صحیح یا غلط سمجھتے ہیں بالکل واضح ہونا چاہئے اور جس کو صحیح سمجھتے ہیں اس کی تنگ و دو میں لگ جائیں۔ میرے mentor نے مجھے تین چیزیں سکھائی تھیں۔ اول یہ کہ کبھی academecian کی انا کو ٹھیس نہیں پہنچانی۔ دوم یہ کہا گر کوئی کام اچھا ہے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی۔ تیسرا یہ کہ کبھی کسی کی مدد کا موقع ملے تو کر دینا۔

آخر میں کہنا چاہوں گا کہ سب مسلمانوں کے ایک ہی راہبر ہیں نبی کریم ﷺ۔ ترقی اور رزق اللہ دیتا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ بس رزق کو صحیح طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ باقی سب اللہ پر چھوڑ دیں۔ ہاؤس آفیسرز کو پیغام ہے کہ ہاؤس جاب کام سیکھنے کا بہترین وقت ہے اس دوران آپ کو موقع ملتا ہے کہ theory کو practice میں تبدیل کر لیں۔



## ڈاکٹر معاذ الحسن



Brown کے ساتھ کام کیا جو اس فیلڈ کا بڑا نام ہے۔  
میں کئی سال بعد پاکستان لوٹا تو درحقیقت صرف  
چھٹی لے کر آیا تھا۔ یہاں مستقل قیام کا نہیں سوچا تھا  
۔ جب آیا تو 2014 میں شمال مار ہسپتال جو ان کیا  
۔ مجھے سب نے کہا آپ کے پاس یہاں کون آئے گا  
۔ میرے آتے ہی مجھے پہلا کیس ایسا مل گیا کہ میں  
میڈیا میں آ گیا۔

پاکستان میں میرا کیس BARDET  
BEADLE کا تھا اس کا علاج صرف سرجری ہے پر  
اس مشکل سرجری میں کوئی ہاتھ نہیں ڈالتا تھا پر میں نے  
صرف ۲ گھنٹے میں اُس کا آپریشن کر دیا اور اللہ کے حکم  
سے اُس بچے کو شفا ہوئی۔ اس کے بعد کئی ایسے کیس  
آئے۔ ان میں چند اہم شہرت یافتہ کیس درج ذیل  
ہیں: عدنان ”گو جرانوالہ کا بر شیر“ جو کہ آپریشن سے  
پہلے ۳۲۰ کلو وزنی تھا آج 130 کلو کا ہے اور کامیاب  
زندگی گزار رہا ہے۔ دنیا کا سب سے موٹا بچہ جو صرف  
۱۰ سال کی عمر میں 200 کلو کا تھا آج 100 سے کم کلو  
کا ہے اور یہ Guinness World میں شامل ہے  
۔ اس کی سٹوری New York Times میں بھی شائع  
ہوئی۔ اور Daily Mail, London میں بھی کالم  
چھپا۔ Winchester Syndrome کا آج  
تک ایک ہی کیس ٹریٹ ہوا ہے اور وہ اللہ نے میرے  
ہاتھ سے کرایا۔

میں نے SASI آپریشن جو کہ اُس کے موجد نے  
۲۰۰۰ کیے ہیں ۲۵۰ کر کے ریکارڈ اپنے نام کیا۔ اس کے  
علاوہ شمال مار کی کانفرنس میں ہر بار لائیو گیسٹرک بائی  
پاس کرتا ہوں۔

ان تمام کاموں کے بعد آج میں متحرک ہوں اور  
اپنی پوری کوشش کر کے وہاں سرجری کا ہسپتال  
بنانا چاہتا ہوں۔ وہاں غریب کا مفت علاج کروانا  
چاہتا ہوں۔

طلبہ کو میرا ایک ہی پیغام ہے کہ ماں باپ کی دعا  
لیں۔ میری والدہ کی خاص دعائیں جب تک وہ حیات  
تھیں اور میرے والد صاحب جو ہمیشہ کہتے تھے کہ اللہ  
تمہیں نیک نامی دے مجھے یہ تمام دعائیں بخوبی لگیں  
۔ اس کے ساتھ طلبہ رزق کے متعلق پریشان نہ ہوں  
۔ یقین رکھیں کہ جو آپ اللہ کی راہ میں مخلوق خدا پر خرچ  
کریں گے اللہ اُس سے کئی گنا زیادہ آپ کو دے گا  
کیونکہ اللہ کسی کا قرض نہیں رکھتا اور بہترین رزق دینے  
والا ہے۔

ایف ایم ایچ میں کام کیا۔ شروع میں ویسکولر  
(vascular) سرجری میں کام کیا۔ پھر سعودیہ میں  
مجھے ٹریننگ مل گئی۔ وہاں قسمت کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ  
میرے جاتے ہی (bariatric) میں ایک سیٹ خالی  
ہوئی اور میں نے وہاں جوائن کر لیا۔ میں ہمیشہ سوچتا تھا  
کہ موٹا یا تمام امراض کی جڑ ہے اس کا خاتمہ ہو جائے تو  
ساری بیماریوں سے نجات ممکن ہے اور مجھے میرے  
خواب کی تعبیر مل گئی تھی۔

اس کے بعد چھ سال میں نے وہاں بڑے سے  
بڑے کیس دیکھے اور کیے۔ ٹریننگ بہت سخت تھی۔ اس  
کے بعد فوراً میرے اُستاد نے مجھے France بھجو دیا  
اور اس کے بعد بیجیم سے ایک سال کی  
fellowship کی۔ وہاں میں نے Dalman

میرا تعلق وہاڑی کے ایک گاؤں سے ہے۔  
میرے ماموں شمیم احمد خاں جو صدر سرجن ایسوسی ایشن  
پاکستان رہے ہیں اُن سے متاثر ہو کر اور والدہ کی  
خواہش پوری کرنے کیلئے اس پیشے کا انتخاب کیا۔  
ابتدائی تعلیم وہاڑی سے کرنے کے دوبارہ کبھی مڑ  
کر نہ لوٹا اور باقی ساری تعلیم ہاسٹل میں رہ کر پوری  
کی۔ میٹرک ملتان سے کیا اور ایف ایس ایف سی ایف سی  
کالج لاہور سے کی۔ اس کے بعد بہاولپور سے  
قائد اعظم میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا۔ ایک  
انسوس جو تمام عمر رہے گا وہ یہ کہ میری والدہ میرے  
داخلے سے کچھ ماہ پہلے ہی رحلت فرما گئیں اور سفید  
کوٹ جس میں دیکھنا اُن کا خواب تھا نہ دیکھ سکیں۔  
ٹریننگ میو ہسپتال سے کرنے کے بعد کچھ عرصہ

ریڑھی پر ساتھ MBBS کی کتابیں بھی موجود  
ہوتیں اور وہ ساتھ ساتھ پڑھ رہا ہوتا۔ اس کی محنت اور  
لگن آج یہ رنگ لائی کہ وہ ایک میڈیکل کالج میں  
پروفیسر ہیں۔

میرے Paeds کے شعبہ میں شمولیت کی وجہ یہ  
تھی کہ میرے گاؤں میں بچوں کی صحت کے مسائل  
بہت زیادہ تھے اور وہاں ان کے لئے طبی سہولیات کا  
فقدان تھا۔ اس کی محسوس کرتے ہوئے میں نے طبی  
شعبہ میں Paeds میں جانے کا فیصلہ کیا اور دوسری  
وجہ یہ تھی کہ ایک بچہ جو مہلک بیماری میں مبتلا ہے اس کی  
صحت اور زندگی کو تحفظ دینا بہت ناگزیر ہے کیونکہ اس  
کی پوری زندگی کا انحصار اس کے بچپن کی نشوونما پر ہوتا  
ہے۔

میں اپنے اساتذہ کے پڑھانے کے طریقہ سے

## ڈاکٹر قمر الزمان

بہت متاثر ہوتا تھا وہ ہمیں کالج ٹائم کے علاوہ اضافی  
وقت نکال کر پڑھاتے تھے اور یوں میں انہیں اپنا ہیرو  
مانتا ہوں۔ شمالا مار میں طلبہ کے ساتھ میرا بہت اچھا  
وقت گزرا اور بچوں میں محنت کرنے کا جذبہ دیکھ کر بھی  
مجھے حوصلہ افزائی ملتی رہی۔ میں تمام طلبہ و طالبات کو یہ  
پیغام دینا چاہوں گا کہ طب ایک عمدہ شعبہ ہے اور اس  
میں وقت کے ساتھ دولت، عزت اور شہرت مل جاتی  
ہے۔ ڈاکٹروں کی بے روزگاری کی وجہ سے پریشان  
نہ ہوں اور بس سچے جذبے سے مریضوں کی خدمت  
کریں اور اپنی دنیا اور آخرت سنواریں۔

طالب علمی سے ہی دوسروں کی مدد کرنے کا شوق اور  
جذبہ تھا۔ میڈیکل کالج کے یادگار واقعات میں بھی جو  
سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے وہ یہ کہ ہمارا ایک  
دوست کالج فیس نہ ہونے کی وجہ سے میڈیکل کالج  
شروع نہ کر سکا تو ہم سب دوستوں نے مل کر اس کی  
فیس ادا کی اور اس طرح اس نے اپنی پڑھائی جاری  
رکھی۔

دوران MBBS گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ  
اپنے والد کے ساتھ گاؤں میں سبزی فروٹ کی ریڑھی  
لگاتا تھا۔ ہم کئی مرتبہ جب اس سے ملنے گئے تو اسی

میں نے MBBS بہاولپور میڈیکل کالج سے  
کیا۔ اس کے بعد DCH کی ڈگری IJPGMI لاہور  
سے کی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک کچھ وقت کمین  
رہا۔ جس دوران تین مختلف اداروں سے MRCP  
کی ڈگری حاصل کی۔ اس میں انگلستان، گلاسکو اور  
آئرلینڈ شامل ہیں۔ مجھے بچپن سے ہی سماجی  
سرگرمیوں میں حصہ لینے اور دوسروں کی مدد کرنے کا  
شوق تھا۔ دادا اور امی کی بیماریوں کے دنوں میں جن  
ڈاکٹروں نے علاج معالج میں مدد کی ان سے بہت  
متاثر ہوا اور یوں ڈاکٹر بننے کا شوق پیدا ہوا۔ دور



# شعر و سخن

## موسیٰ بن نصیر

دنیا کے عظیم فاتحین میں سے نامور نام موسیٰ بن نصیر کا ہے۔ ان کو ”فاتح اندلس“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں امن و امان قائم کرنے کے بعد اس نے سپین پر حملہ کیا۔ انہوں نے اچھے اخلاق کے ذریعے افریقہ کی بربر قوم کو حلقہ اسلام میں داخل کیا۔ ان کے انتظام سے دشمنان اسلام مجاہدین اسلام بن گئے۔ انہوں نے چالیس سال کی جنگوں میں ایک دفعہ بھی شکست نہیں کھائی۔



# غزل

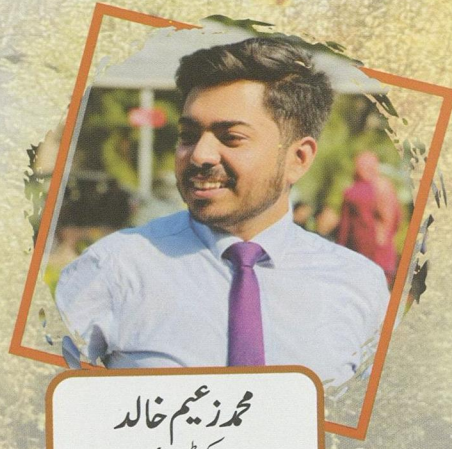


نادیہ اختر  
فورتھ ایئر

دل کے اضطراب نے روح کو سکون بخشا  
اسے دل کا اضطراب کہوں یا پھر تیری عنایتیں  
غم نے سکھا دیا وہ جو خوشی کبھی سکھا نہ سکی  
اسے غم کہوں زندگی کا یا پھر تیری عنایتیں  
ہار میں وہ سب ملا جو جیت میں کبھی مل نہ سکا  
اسے ہار کہوں اپنی یا پھر تیری عنایتیں  
اندھیرے نے وہ راہ دکھائی جو خوشی کبھی دکھا نہ سکی  
اسے اندھیرا کہوں زندگی کا یا پھر تیری عنایتیں  
کہ تیری حکمتوں کو سمجھنا کہاں میرے بس میں تھا  
اسی لیے تو کبھی سمجھی نہ میں تیری عنایتیں  
سوچتی ہوں تیری عنایتیں بھی مجھے غم لگیں  
کہاں قابل میں تیری آزمائشوں کے!!

# غزل

سب قتل ہو کر تیرے مقابل سے آئے ہیں  
یہ جو محنوں ہیں ضرور تیری محفل سے آئے ہیں  
دل رُبا ، دل فریب، حسینہ، حُسن پری  
یہ سب القاب تیرے لیے میرے دل سے آئے ہیں  
یہ جو زیورات تو نے زیب تن کیے ہوئے ہیں  
ان کی چمک بتاتی ہے کسی محل سے آئے ہیں  
میری اس ناتواں زندگی کا ایک ہی سرمایہ ہے  
وہ رُقعے جو مجھے اُس قاتل سے آئے ہیں  
یک طرفہ محبت کے انجام سے ڈر زعیم  
بہت کم لوگ ہیں جو واپس اس منزل سے آئے ہیں



محمد زعیم خالد  
سیکنڈ ایئر

# غزل

میں سخاوت میں مار ڈالا گیا  
اپنی غفلت میں مار ڈالا گیا  
اس کو الفت تو صرف نام کی تھی  
میں محبت میں مار ڈالا گیا  
مجھ کو کوئی محبت گلہ تو نہیں  
میں تو چاہت میں مار ڈالا گیا  
دہر کی نفسا نفسی سمجھے تم  
میں شرافت میں مار ڈالا گیا  
جب کہ ذاتیں ہیں فرقہ بندی ہے  
میں مروت میں مار ڈالا گیا  
اپنے لہجے میں جی حضوری تھی  
اس اطاعت میں مار ڈالا گیا



عبدلایز دمجت  
سیکنڈ ایئر

# غزل



ملک تحریم عزیز  
سیکنڈ ایئر

وہ ہم رہے نہ غم رہے نہ زمانے کو خبر ہوئی  
درد رہے نہ اشک رہے، نہ جانِ جاں کو خبر ہوئی  
وہ جو عشق تھا، وبالِ جان ہی بن گیا  
وہ عشق رہا نہ جستجو، نہ دلِ دشمنان کو خبر ہوئی  
وہ جو بچپنا تھا گزر گیا، دوست سارے بچھڑ گئے  
وقت کا دھارا ایسا بہا، پتہ چلا نہ خبر ہوئی  
وہ جو قافلہ میرے ساتھ تھا، نہ جانے کہاں گدراہ ہوا  
وہ محفلیں رہیں نہ وہ شوخیاں، نہ کسی آشنا کو خبر ہوئی  
وہ جو فرستوں کی بھیک تھی، اسکے پاؤں کی فقط دھول تھی  
وہ ضرورتیں جب ختم ہوئیں، وہ رہا نہ اسکی خبر ہوئی

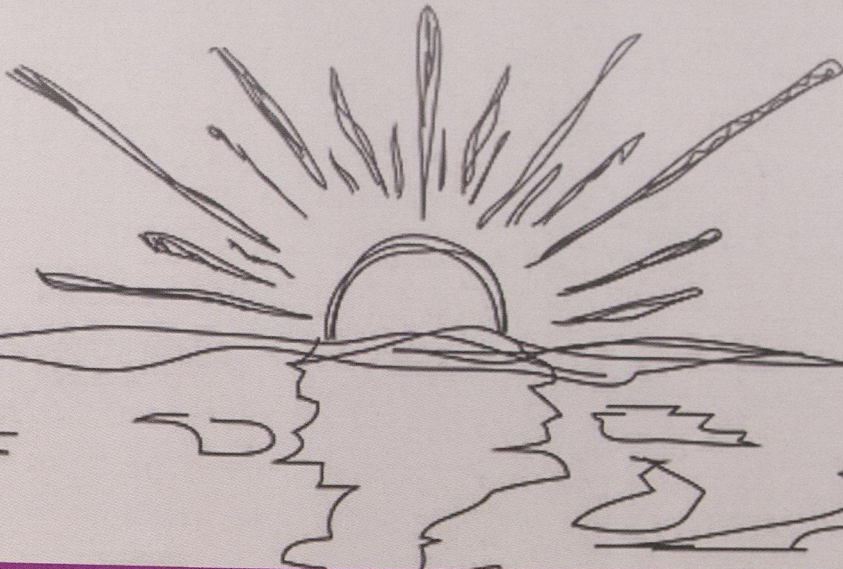


# غزل

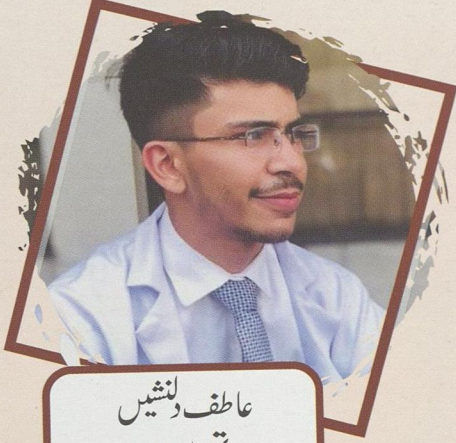
کبھی یوں بھی ہوگا  
تم جواب ڈھونڈو گے اور  
سوال بڑھتے جائیں گے  
جب لگے کہ اور کیا بگڑ سکتا ہے  
تب ہی سارے حالات، مزید  
بگڑتے جائیں گے  
احساس جو حقیقت سمجھتے  
وہ خیال بنتے جائیں گے  
زندگی بانٹی تھی جن کے ساتھ وہ لوگ  
سراب بنتے جائیں گے  
محبت، وہ جذبات، وہ پیار  
کبھی یوں بھی ہوگا کہ  
خواب بنتے جائیں گے



فارقلیط فہیم  
تھرڈ ایئر



# غزل

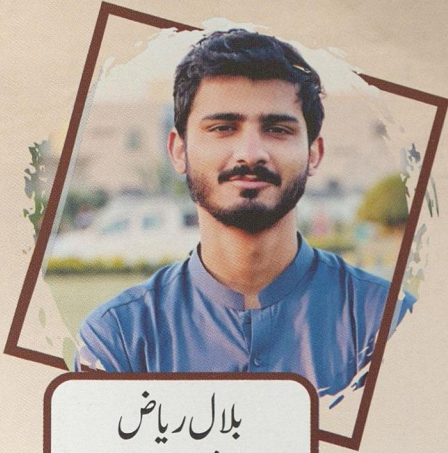


عاطف دانشین  
تھرڈ ایئر

بزمِ جہاں میں جو نظروں کو جھکائے  
اپنی آنکھوں میں وہ حیا عثمانی پیدا کر  
جو کافر کی صفوں میں کھلبلی مچائے  
اپنے وجود میں وہ غیرت ایمانی پیدا کر  
جو ظلم کے سمندروں میں طوفاں لائے  
اپنی رگوں میں وہ جذبہ حسینی پیدا کر  
جو باطل کے سامنے علم حق اٹھائے  
اپنی زباں پہ وہ صداقت صدیقی پیدا کر  
جو تیرے لبوں پہ ہمہ وقت درود لائے  
اپنے دل میں وہ حب محمدی پیدا کر  
جو تیری پیشانی کو سجدوں میں ڈبائے  
اپنے ذہنوں میں وہ خوف الہی پیدا کر

# غزل

غمِ حیات کو جلایا کرتے تھے  
کبھی ہم بھی عید منایا کرتے تھے  
وقت کی نزاکت کو دیکھ کر  
دو بولِ محبت کے سجایا کرتے تھے  
یوں نہیں ہے کہ فقط میں ہی اسے چاہتا تھا  
کبھی ہم دونوں ہی ٹوٹ کر چاہا کرتے تھے  
زندگی کی سختیوں نے تلخ کر دیا  
ورنہ ہم بھی کبھی مسکرایا کرتے تھے  
بزمِ جاناں میں بے بس دیکھ  
ہم اپنے ہی حال پر ترس کھایا کرتے تھے  
دیکھ کر میری دیوانگی میرے احباب  
بزمِ جاناں سے اجتناب کرایا کرتے تھے  
وہ اچانک سامنے آئے تو ہم نے منہ پھیر لیا  
بولے تم تو وہی ہو نہ جو جان لٹایا کرتے تھے  
تیری بانہوں میں سونا کب نصیب ہوا ہمیں  
ہم تو گلیوں میں ہی بستر بچھایا کرتے تھے  
گیا ہے جب سے تو ہماری محفل سے بلال  
ہم تیری نشست پہ چاند بٹھایا کرتے تھے



بلال ریاض  
فرسٹ ایئر

# اقرارِ گناہ

بندہ میں تیرا گناہ گار ہوں  
رحمت کا تیری طلب گار ہوں  
دل کے زخموں کو سینے میں سجا کر لایا ہوں  
جو دکھ دیئے زمانے نے وہ تجھ کو دکھانے لایا ہوں  
اُمید کے چراغ بجھ گئے شام ہونے کو ہے  
آنکھ کھلی تو دیکھا کتنا تنہا میں ہوں  
دل کی اندھیرنگری میں تنہا کھڑا  
فقط تیری نظرِ کرم کا منتظر ہوں  
تیری رحمت کے قابل تو نہیں لیکن  
دامن پھیلائے تیری چوکھٹ پر آیا ہوں

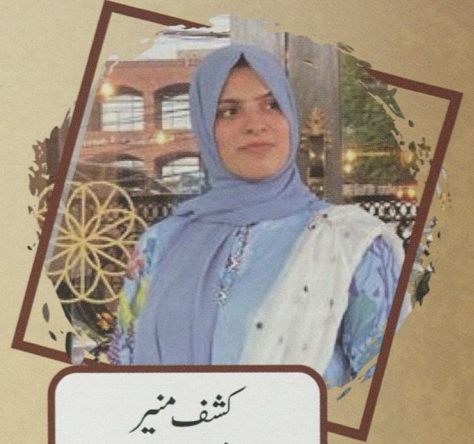


زینت فاطمہ  
فرسٹ ایئر



# غزل

تم جو کہتے ہو وہی کام کیوں کریں؟  
تم ہی بتاؤ تم پہ اعتبار کیوں کریں؟  
فقط درد ہی تو دیتے ہو ہر پل ہم کو  
تیری خاطر کسی کے خلوص سے انکار کیوں کریں؟  
تم جو کرتے ہو نظر انداز ہم کو،  
دید کے واسطے تیرے کوچے پہ انتظار کیوں کریں؟  
دل کی دنیا میں تم ہی بستے ہو  
تیری موجودگی کا انکار کیوں کریں؟  
ہاتھ خالی ہیں، آنکھیں نم ہیں  
دل کو آباد، آنکھوں کو صاف کیوں کریں؟  
تم کو دیکھیں اور ٹھہر جائیں  
اب یہ آنکھیں اس خلوص کا اظہار کیوں کریں؟

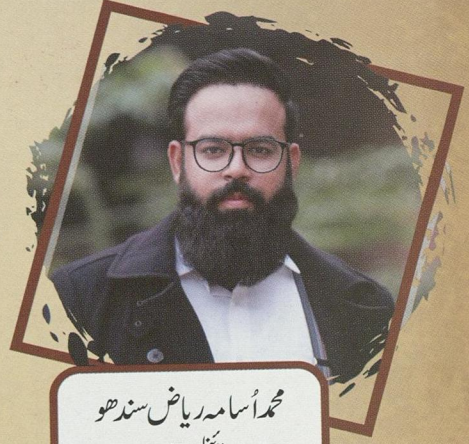


کشف منیر  
فرسٹ ایئر



# غزل

خواب آنکھوں میں مر نہ جائے کہیں  
تیرا کاجل بکھر نہ جائے کہیں  
وہ تجھے اپنی جان کہتی ہے  
دیکھ لینا مگر نہ جائے کہیں  
اسکے ”آنسو“ پلا دو اندھوں کو  
عمر بھر پھر نظر نہ جائے کہیں  
یوں نہ چھت پر اکیلی جایا کرو  
چاند چھت پر اتر نہ جائے کہیں  
ہم بھی اترے ہوئے ہیں جنت سے  
تو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں

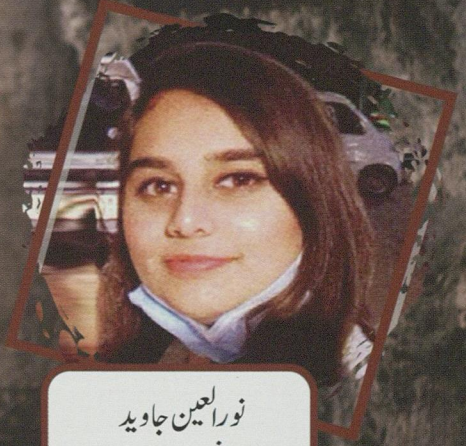


محمد اسامہ ریاض سندھو  
فائل ایئر



# غزل

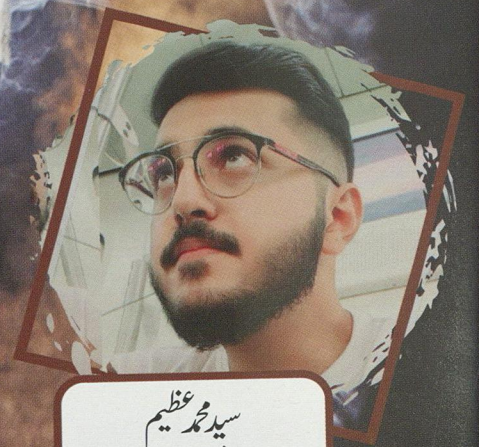
داستان ایک لکھتا ہوں زخم سو ہرے کرتا ہوں  
میں نے سیکھا ہے زندگی سے یہ اک الگ ہنر  
وہ دلکش آج بھی بند ہے میری آنکھوں کے تہہ خانے میں  
میں نے سیکھا ہے قید خانوں میں جرم محبت کا اک الگ ہنر  
بات تو کچھ نہ تھی مگر وہ تعلق توڑ ہی گیا  
سیکھ لیا میں نے بھی بے وفائی کا اک الگ ہنر  
اب کہیں ملتا بھی ہے تو بہت اجنبیوں کی طرح  
میں نے بھی سیکھا ہے بے پروائی کا اک الگ ہنر  
مجھے چھوڑ کے وہ خوش ہے تو خدایا! وہ شاد رہے  
سیکھ لیا میں نے بھی جھوٹی مسکراہٹ کا اک الگ ہنر



نور العین جاوید  
فرسٹ ایئر

# غزل

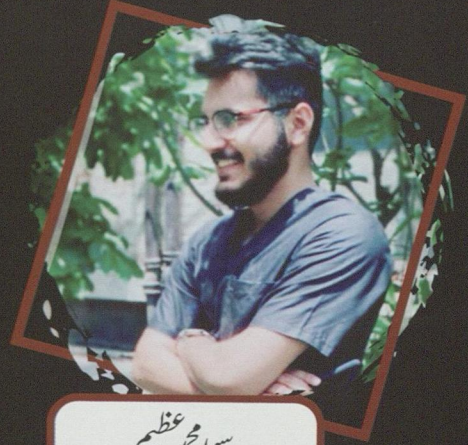
آج ملے تو نظریں پُراتے ہوئے  
گئے دنوں کی ریت دوہراتے ہوئے  
ترے بعد شہر ویران ہوئے  
اور گھروں میں گھرے سناٹے ہوئے  
بٹوے میں تیری تصویر ہے  
ذرا سی دیکھ لیتا ہوں دل بہلاتے ہوئے  
وہ کمرہ آج بھی ویسا ہے  
جیسا چھوڑا تھا تم نے جاتے ہوئے  
یہ اداکاری بھی کسی کام تو آئی  
اُسے الوداع کہا مُسکراتے ہوئے  
میں تیری رگ رگ سے واقف تھا  
تو ہاتھ مڑوڑتا ہے سچ چھپاتے ہوئے  
دیکھ تیرے بعد بھی باحجاب رہے  
تجھے زعم تھا بہت آزماتے ہوئے



سید محمد عظیم  
فورٹھ ایئر

# نظم (کوفی)

میری تلخیاں نہ سمجھے ساتھ کیا بن جائے گی  
مصائب کا بوجھ ہے بھاری کہاں تک اٹھاؤ گے  
حسینی محبت اور ایمان کے دھوئے!  
محض بزدلوں کے ہاتھوں بیتے آؤ گے  
صبر اور ہمت سے ہے ہر روز بنتا  
تم کیا میدان میں سر کٹاؤ گے  
ریا کار ہو تم نہیں انسان سے محبت  
تم عبادت کر کے بھی خدا کو جتاؤ گے  
کشمیر کی بیٹی ہے آج بھی منتظر  
اے محمد بن قاسم! تم کب آؤ گے؟

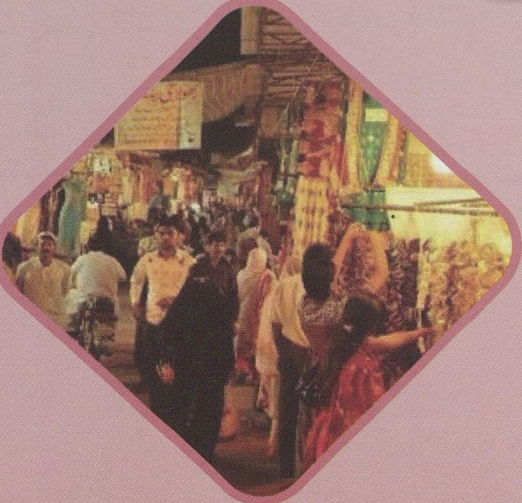


سید محمد عظیم  
فوتھائیر





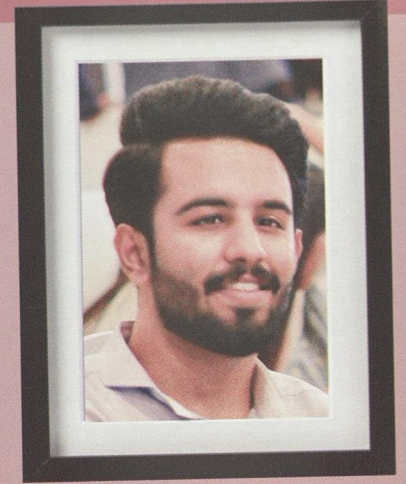
## لاہور لاہور اے



مصروفیت کا تاثر دے گا۔ اسی طرح کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی دنیا آج تک قدیم روم کی علم و حکمت کی معترف ہے۔

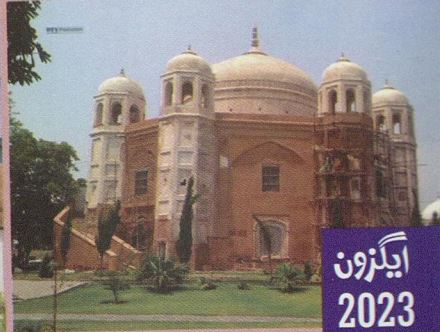
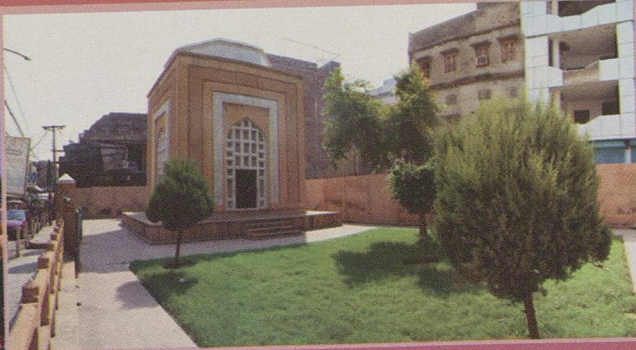
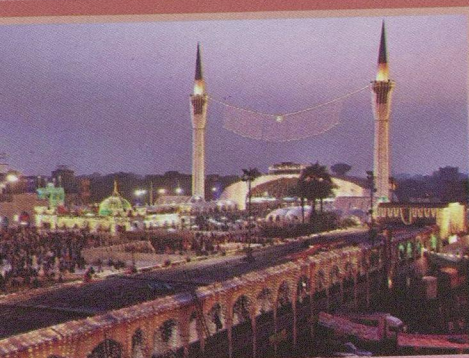
اب بات کرتے ہیں پاکستان کے مشہور شہر ”لاہور“ کی جسے پاکستان کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ آج کا لاہور پرانے لاہور سے قدرے مختلف ہے۔ لیکن پھر بھی اُپ پرانے لاہور کا دورہ کریں تو آپ کو وہاں موجود خستہ مکان اور تنگ گلیاں کئی ادوار کی عکاسی کرتی ہیں۔ جنہوں نے وقت کے طوفان کا بڑی جواں مردی سے مقابلہ کیا۔

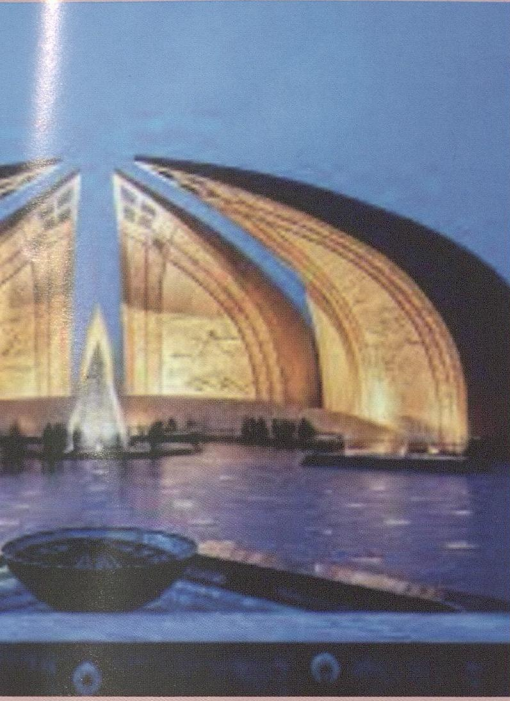
لاہور کے اندرون کی گلیاں قبرستان ہیں: تاریخ کا قبرستان، تہذیب کا قبرستان، معاشرت کا قبرستان، زبان کا قبرستان، مذاہب کا قبرستان اور بادشاہوں کے غرور کا قبرستان۔ آپ کو اپنے راستے میں دنیا کی بے ثباتی، اقتدار اور اختیار کی بے وفائی، دستور کی مفاد پرستی اور وقت کی بے مہری کی



رانا اسکندر  
فرسٹ ایئر

لوگ شہر آباد کرتے ہیں اور شہر کسی ملک کی علاقائی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ دنیا کے ہر شہر کا الگ تاثر اور جاذبیت ہوتی ہے۔ آپ یورپ کے کسی شہر کا دورہ کر لیں آپ کو وہ جدت اور ترقی کا محور نظر آئے گا۔ آپ بیئرس جائیں آپ کو وہ شہر کلچر، آرٹ، اور سلیقے کی فیلڈنگ دے گا۔ آپ لندن چلے جائیں آپ کو وہ شہر مادہ پرستی اور





بھی لوگ دور انداز کے سے لاہور کے کھانوں کو چکھنے آتے ہیں۔

اُن فضاؤں سے ہے مجھے نسبت خاص  
شہر لاہور پہ سب شہر لٹا بیٹھا ہوں  
لاہور لاہور کیوں ہے آپ کو اس کا جواب تب  
تک نہیں مل جاتا جب تک آپ اندرون لاہور میں  
چند گھنٹے نہیں گزار لیتے۔ میں تو تحریر کا اختتام اسی  
نقطے پر کرنا چاہوں گا لاہور لاہور اے اور پاکستان کا  
کوئی شہر اس جیسا نہیں۔

☆☆☆

سراجم دیے۔ برصغیر کے سب سے پرانے میڈیکل کالج کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سے لیکر سڑکوں کی تعمیر تک اہم سنگ میں عبور کئے لاہور میں انگریزوں کے نام کی 21 سڑکیں باقی ہیں۔ آپ کو اگر کبھی رنگ محل کے سامنے سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہو تو سن لیجئے یہ محل کبھی 2 کلو میٹر طویل اور عریض ہوتا تھا۔ آج اس کا صرف دس فیصد حصہ ہی باقی ہے۔ غرض لاہور میں تہذیبوں، معاشرتوں اور مذاہب کے ہزاروں قافلے اترے اور تاریخ میں اپنا حصہ محفوظ کرتے گئے۔

کھاہوں کی بات کی جائے تو لاہور کے کھانوں کا ذائقہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ لذیذ اور مرغین ناشتے سے دن کا آغاز کرنے کے بعد شام کو نہاری اور رات کی چائے تک ہر لمحے سے لطف اندوز ہونگے آج کے لاہور کی بات کریں تو انارکلی میں موجود نوڈسٹریٹ کمال کی جگہ ہے۔ گلی میں ٹائلیں لگادی گئی ہیں، سوسال پرانی عمارتوں پر رنگ کر دیا گیا ہے۔ دائیں، بائیں کی گلیوں میں موجود کھانے کے مشہور برانڈ کو یہاں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ آج

کوئی نہ کوئی لاش ملے گی۔ یہ تمام چیزیں آپ کو بیک وقت ماضی کی یادوں سے لطف اندوز ہونے اور حقیقت پسندی کی طرف راغب کرنے کے لئے کافی ہیں۔

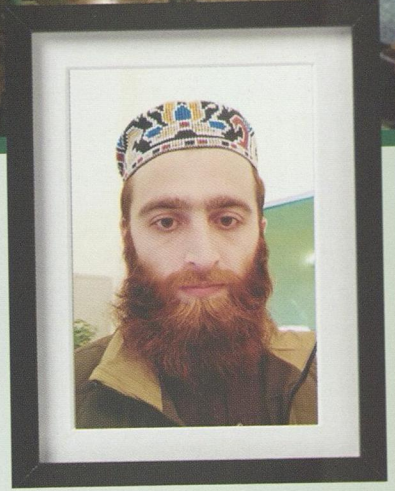
لاہور شہر میں ہزار کے قریب ٹمپل، مندر اور دھرم شالے تھے۔ ان میں سے چند ہی اب باقی ہیں۔ یہ شہر سکھ مت کا قبلہ اور واحد راج دھانی تھا۔ شہر میں سکھوں کے اقتدار کی ایک واضح نشانی موجود رہی اور وہ ہے راجہ رنجیت سنگھ کی سادھی۔ خاندان غلاماں کے مشہور بادشاہ قطب الدین ایک کا قطب مینار دلی رہ گیا اور قبر لاہور میں بس گئی۔ اقتدار اکبری کی لاش آپ کو شہر کے ہر گلی و کوچے پر ملے گی۔ جہانگیر کی پہلی محبت انارکلی لاہور آئی دیوار میں قبر بنا دی گئی۔ جہانگیر لاہور کی محبت کا شاہکار ہوا، قبر بن کر لاہور میں رہ گیا۔ نور جہاں، وزیر خاں بھی اسی طرح آئے اور تاریخ کا حصہ بن گئے۔ جو بچا وہ تھا مسجد حمام اور بارہ دری۔ چلے تھوڑا ذکر انگریزوں کا بھی کر لیتے ہیں۔ جنھوں نے لاہور کی جدت میں اہم کام

# انارکلی فوڈ اسٹریٹ

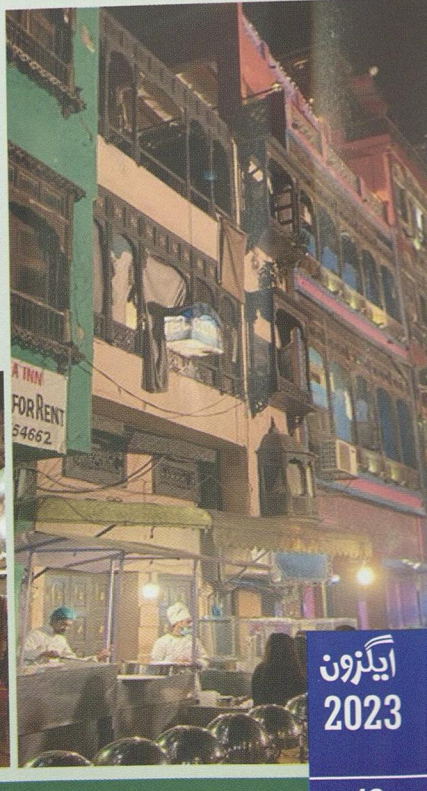
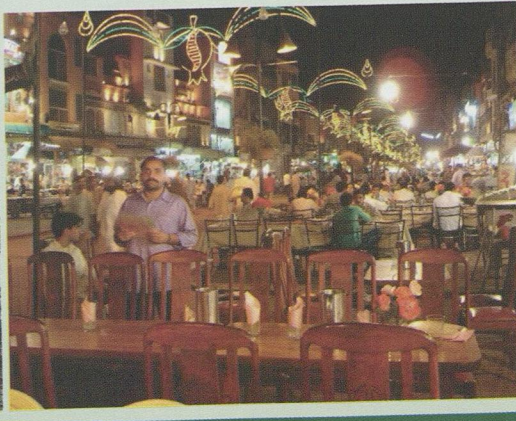
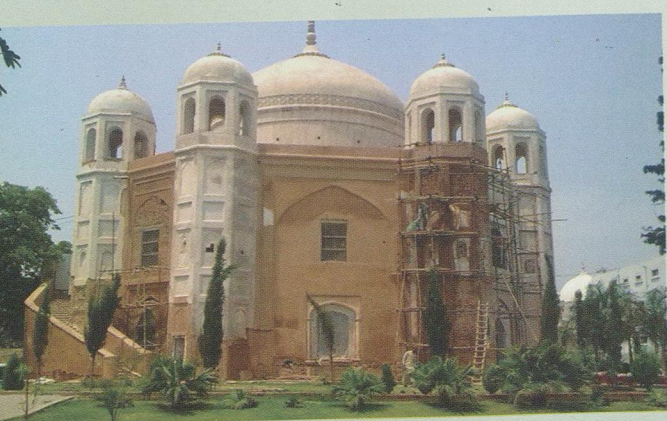
انارکلی بازار لاہور میں ایک حصے میں سڑک کے دونوں طرف رنگارنگ لذیذ کھانوں کی دکانیں ہیں۔ جی ہاں! آپ بالکل ٹھیک سمجھے یہ لاہور کی مشہور و معروف انارکلی فوڈ اسٹریٹ ہے۔ اس جگہ کو دیکھے بغیر آپ کالاہور کو دیکھنے کا خواب ادھورا ہے۔

اس جگہ کا نام مغلیہ سلطنت کے ایک اہم کردار سے جڑا ہوا ہے۔ انارکلی جس کا اصل نام نادرہ بیگم یا شرف النساء بیگم تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ محل کی داشتہ تھی جس سے شہزادی سلیم المعروف مغل بادشاہ جہانگیر عشق کر بیٹھا تو اس وقت برسراقتدار مغل بادشاہ اکبر نے شہزادہ سلیم کی محبت انارکلی کو زندہ دیوار میں چنوا دیا۔

دوسری روایت یہ بھی ہے کہ یہ خاتون بادشاہ جہانگیر کی بیوی تھی جس کی قبر پر بادشاہ نے مقرب بنایا۔ پاکستان میں ہر علاقے کے روایتی کچھر کو آپ لذیذ کھانوں سے الگ نہیں کر سکتے۔ انارکلی فوڈ اسٹریٹ میں بھی صبح کو اتنی چہل پہل نہیں ہوتی۔ لیکن شام ہوتے ہی کھانوں کو لذت اور ذائقے سے بھر دینے والے ہاتھ لئے ہوئے لوگ آسمانوں سے اتر آتے ہیں۔ یوسف فالودے والا خان پراٹھا ہاؤس، گوگانان چنے والا پاک ٹی ہاؤس یا سبروسٹ، کونٹہ ذائقہ چائے اور بارکھوئے والے مرغ چنے وہاں کے چند مشہور کھابے ہیں۔ اگر آپ بھی لاہور کو دیکھنا چاہیں تو انارکلی فوڈ اسٹریٹ ضرور آئیے۔



حافظ بار علی  
فورٹھ ایئر

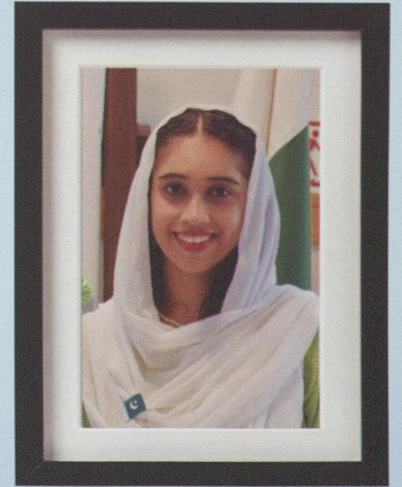




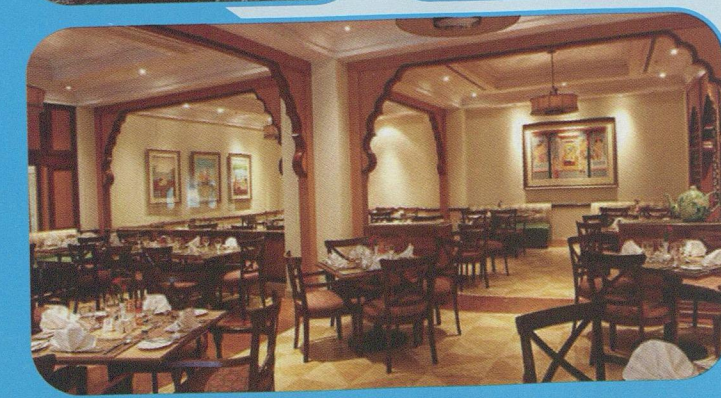
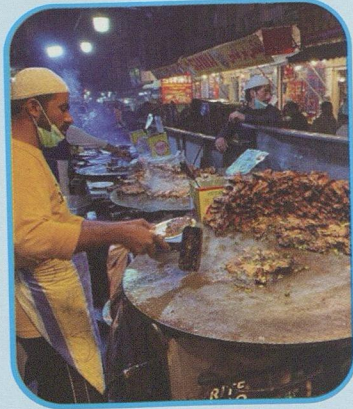
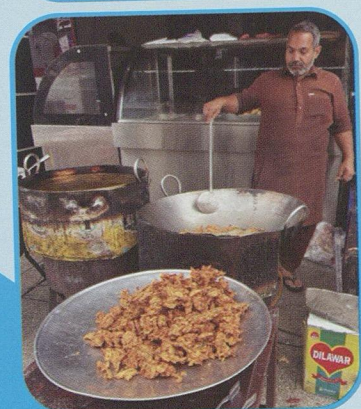
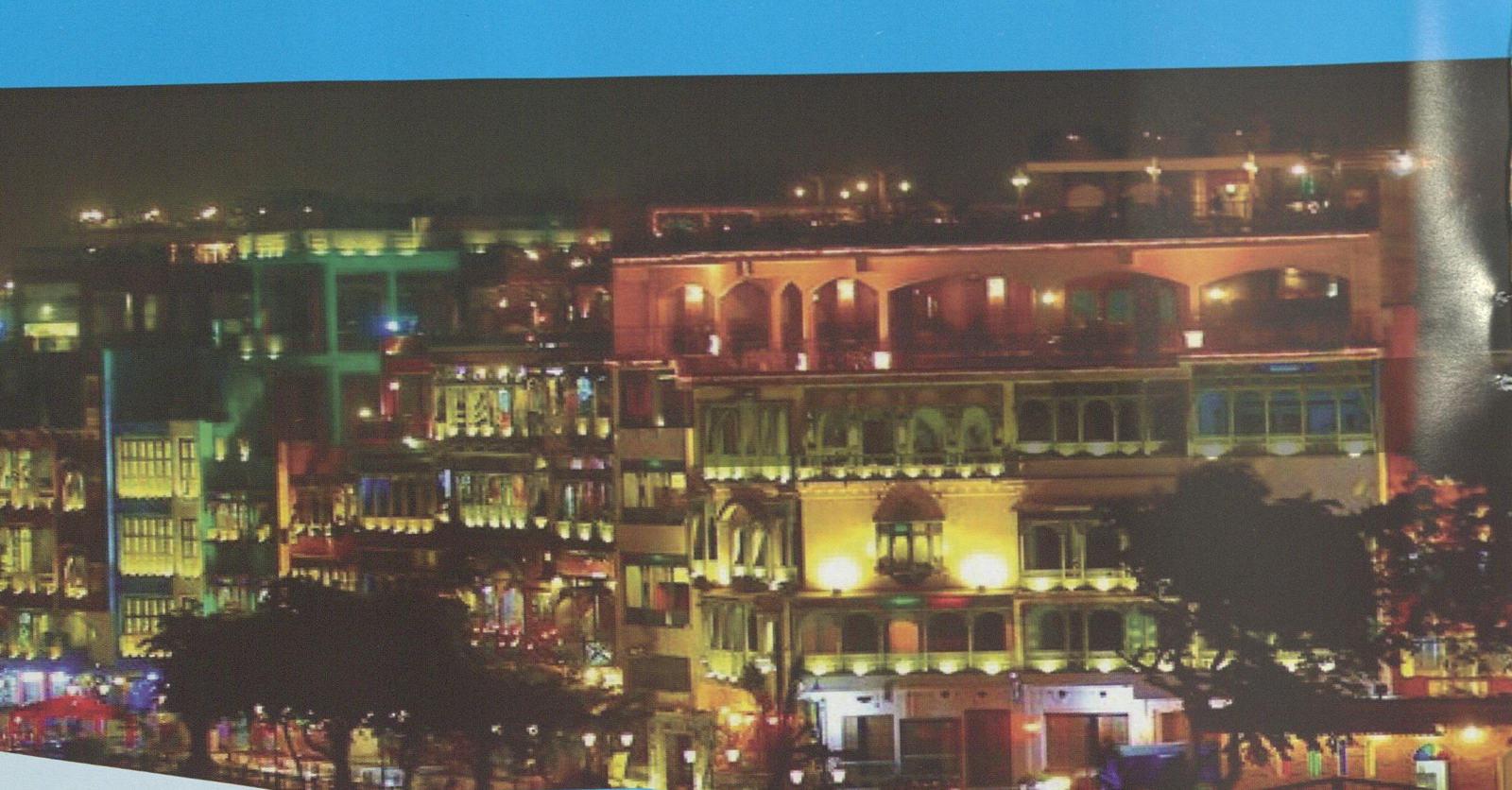
# ایم ایم عالم روڈ لاہور

لاہور کی فوڈ اسٹریٹ کا ذکر ایم ایم عالم روڈ کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔ آسان الفاظ میں اسے ’امیروں کی فوڈ سٹریٹ‘ کہا جاسکتا ہے۔ ایم ایم عالم روڈ کی وجہ مقبولیت کھانا اور شاپنگ دونوں ہیں پر یہاں ہم کھانے کا زیادہ ذکر کریں گے۔ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو اس روڈ پر دیسی کھانا تو کم ہی ملے گا مگر اطالوی، فرانسیسی اور دیگر ہر قسم کی Cuisine دستیاب ہے۔ رنگارنگ بین الاقوامی برینڈز اور طرز جدید کے کیفےز سے بھرے اس روڈ پر چہل قدمی کا اپنا ہی مزہ ہے۔ چلتے چلتے اگر آپ تھک جائیں تو سڑک کنارے سوپ بارز اور دیگر چھوٹے چھوٹے اسٹالز آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔

ایم ایم عالم روڈ ایئر کا موڈر محمد محمود عالم Ali Commodore Muhammad Mehmood Alam کے نام پر بنائی گئی ہے جن کے پاس 1965ء کی جنگ میں 1 منٹ کے اندر اندر دشمن کے پانچ طیارے گرا دینے کا اعزازی ریکارڈ ہے۔ ان پانچ میں سے پہلے چار ہندوستانی طیارے صرف تیس سیکنڈ (30 Second) میں گر چکے تھے۔ کا موڈر محمد محمود عالم کی 1965ء میں ستارہ جرات سے نوازا



مہ نور رحمن  
فوتھائیر



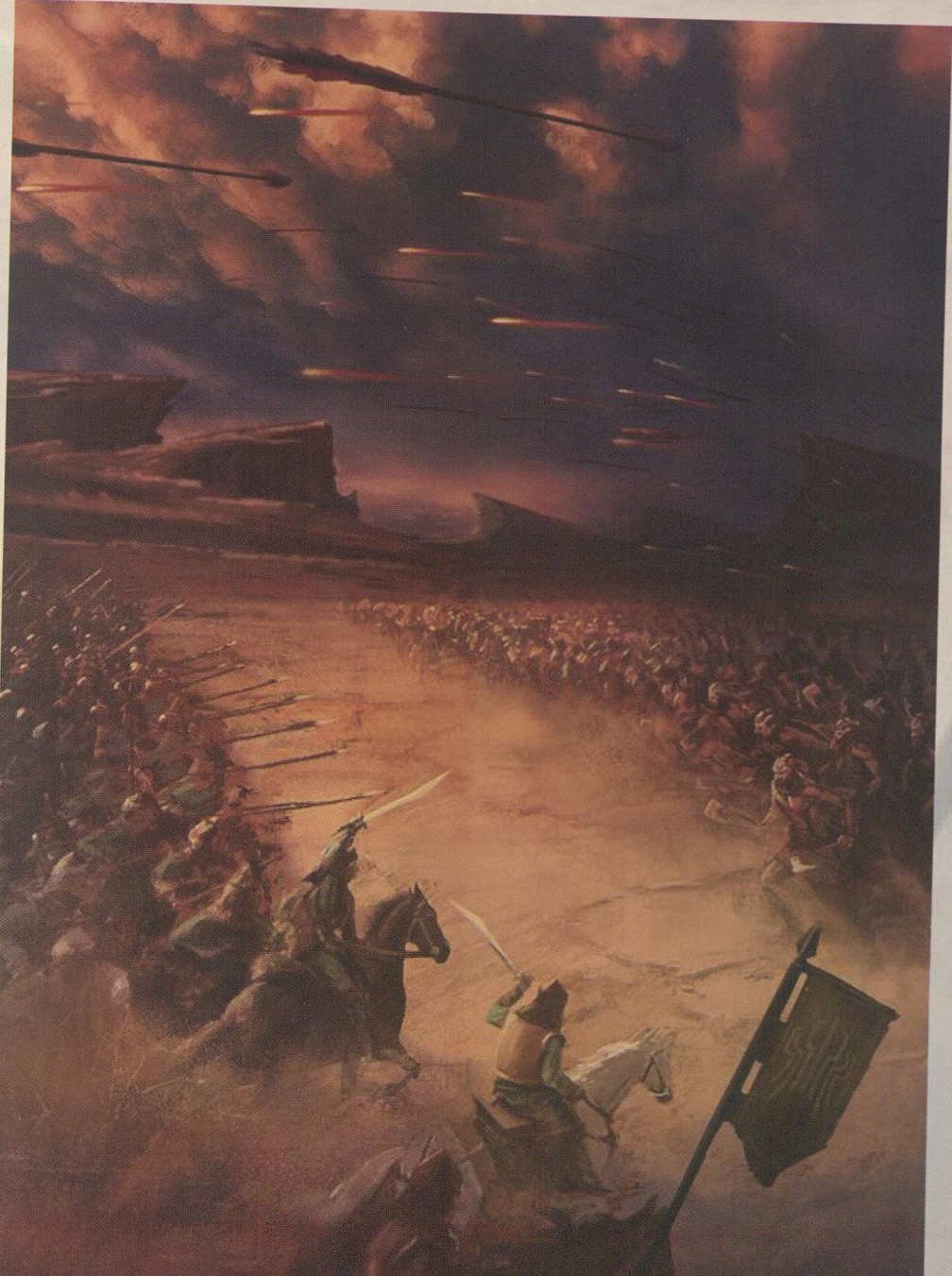
گیا۔ 2011ء میں ایم ایم عالم روڈ کو دوبارہ تیار کیا گیا۔ 2012 اور 2013ء میں اسے چوڑا کیا گیا اور رہائشی آبادی پرائیویٹ اسکولز، ریستوران، فیشن بوتیکز پارلز اور ڈیکوریشن میں تبدیل ہوئی۔ یہ روڈ گلبرگ میں موجود ہے اور گلبرگ مین مارکیٹ سے فردوس مارکیٹ تک پھیلا ہوا ہے۔ 15 سال پہلے خاموش منظر پیش کرتی یہ سڑک آج سیاحوں اور گاڑیوں سے بھرپور ہے اور کھانے کے ساتھ ساتھ شاپنگ کے ملاپ کا بہترین نقش کھینچتی ہے۔

سڑک کے ایک کونے پر کیفے ذوق سے لے کر دوسرے کونے پر فریڈیز (Freddy's) تک آپ کو ہر قسم کا کھانا میسر ہے۔ کچھ باقی ناموں میں سالٹ اینڈ پیپر (Salt'n Pepper)، ضیافت (Ziafat)، کیفے ایڈوانس اور نسا سلطان ہیں۔ فاسٹ فوڈ کے دیوانوں کو پیزا ہٹ (Pizza Hut) کے ایف سی (KFC) اور برگر لیب (Burger Lab) بھی میسر ہیں۔ مزید ازاں آج کل کے دور کی مشہور زمانہ بیکری لیسرز (Layer's) بھی اس سڑک کو رونق بخشتی ہے۔

# طنز و مزاح

## محمد بن قاسم

نامور نوجوان سپہ سالار اپنی بہادری اور دانشمندی کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ راجہ داہرنے ایک مسلم قافلے پر حملہ کروایا تو سترہ سالہ کم سن سپہ سالار محمد بن قاسم اپنی ساری فوج کو لے کر قندپور اور رماٹیل کو فتح کرتے ہوئے 711ء میں دہیل (موجودہ کراچی) کا محاصرہ کرنے پہنچ گیا۔ دہیل کی فتح کے بعد اس نے حیدرآباد، سہون، سرون، برہمن آباد اور دؤالکنندہ ملتان اور کئی شہر فتح کئے۔ انہیں آج بھی فاتح سندھ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔



# کچھ باتیں

## ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی

### کی

ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی میں پانچ سال گزارنے کے بعد میں اسے محض ایک تعلیمی ادارے کا نام نہیں دے سکتا۔ ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی خاص طور پر ہاسٹل پزیر لڑکوں کے لئے ایک تعلیمی ادارے سے کہیں بڑھ کر ایک دوسرے گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک ایسا گھر جہاں نہ صرف آپ اپنی نیند پوری کرنے لائبریری آسکتے ہیں بلکہ جب کبھی آپ کا دل مغل پورہ کی بے رنگ گلیاں اور گردوغبار دیکھ کر اکتا جائے تو یہ ادارہ گویا ایسے میں ہوٹل کے طلباء کو پناہ فراہم کرتا ہے۔

ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی کا سرسبز باغ ایک ایسا تفریحی مقام ہے جہاں آپ گھنٹوں بیٹھ سستاسکتے ہیں۔ یہاں انگنت اقسام کے پھول اور پودے اگائے ہیں جو Horticulture Society کی محنت کا ثبوت ہیں۔

گر میوں کی پیش میں جب کبھی بجلی چلی جائے اور آپ کا غریب ہوٹل یو۔ پی۔ ایس نہ لگوسکا ہو تو ایسے میں لائبریری کے کھنڈے بننے میں آ کر کرسیوں میں بیٹھے بیٹھے سونے کا جومزہ آتا ہے وہ بیان کرنے کے قابل نہیں۔ اکثر لڑکے منہ کھول کر جسم ڈھیلا چھوڑ کر گہری نیند میں سورہے ہوتے ہیں کہ شاید سارا دن مزدوری کر کے تھک کر چور ہونے والا انسان بھی اتنی گہری نیند میں نہ سوتا ہو جو شمال مار کے آئیڈیل ماحول میں طلباء کرتے ہیں۔

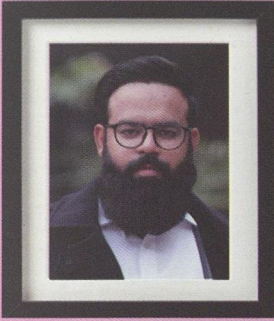
لائبریری کی بات چل پڑی تو آپ کو اس میں بسنے والے غنڈوں سے متعارف کروانا چلوں۔ یہ انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہ چھینک آنے پر زور کا چھینک کر لائبریری کا سکوت خراب کر کے بڑے پھنے خاں بنے ہوتے ہیں۔ جو نیز بھی بلاوجہ متاثر ہو ہو کر دیکھتے کہ کیسے یہ اونچی آواز میں لائبریری میں بول اٹھے۔ یہ لوگ زیادہ تر فائنل ایئر کے بزرگ ہی ہوتے ہیں۔ جن کے بالوں پر سفیدی آتی دیکھ کر اور بالوں کی اشک کی سے ترس کھا کر

ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی کو بیٹھمنٹ ستارہ امتیاز نہیں ”نشان حیدر“ کے لئے تجویز کرنا چاہئے۔ روزانہ کا خواب میں کوئی الہام ہوتا اور اگلے دن کارڈز معصوم طلباء پر ہلا بول دیتے۔ ”ماسک لگائیں“ اور آل کہاں ہیں ”کارڈ دکھائیں“ ”جنس بتائیں اپنی“! یہ بخار کچھ روز رہتا پھر وہی عام دنوں کی طرح طلباء چپیل اور ٹراورز میں کالج داخل ہو رہے ہوتے۔ ایک عجیب بات جو آج تک میرے لئے معمر ہے کہ کالج سے ہاسٹل جانے والا پچھلا دروازہ جانے کے لئے کھلا ہے مگر وہاں سے واپسی کی اجازت نہیں۔ گویا ایک بار آپ گزر گئے تو واپسی کا کوئی سین نہیں۔ گارڈ کے آپ پاؤں پکڑ جائیں۔ اسے پرنسپل کو سر کی قسمیں دے دیں اس نے اس سے مس نہیں ہونا۔ ان پانچ سالوں میں شمالا مار میں واقعات تو بہت ہوئے جو کہ نہایت انوکھے ہیں۔ مگر جگہ کی کمی کے سبب میں یہی اپنا قلم روکتا چاہوں گا۔ بحر حال ایک تو ہر طالب علم یہاں کا ضرور مانے گا کہ شمالا مار نے اس کو کندن بنایا۔ یہاں آ کر ہر طالب علم نے اپنی پہچان حاصل کی۔ یہ شناخت کا ملنا اسی کالج کے مرحون منت ہے۔

لائبریری ان کو کچھ نہیں کہتا۔ ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی میں ایک عدد سومنگ پول (Swimming Pool) کی سہولت بھی موجود ہے۔ اس بات سے بہت کم لوگ آگاہ ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ برسات کو موسم میں ہمارا کالج پانی میں تیر رہا ہوتا ہے کہ لوگ اکثر گھر میں سے نکلتے ہوئے یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ آیا آج گاڑی میں چلیے یا پھر ایک عدد کشتی میں سوار ہو جائیے۔ لیکن مجال ہے کہ یہ پانی کبھی کبھی استاد کی چھٹی کا سبب بنا ہو۔ بزرگ سے بزرگ اساتذہ بھی اس سمندر کو پار کر کے لیکچر ہال میں نمودار ہو جاتے۔

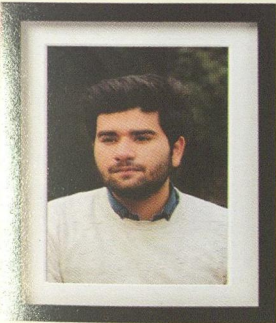
کچھ لڑکوں کو غلط فہمی ہے کہ اگر مخصوص اساتذہ کی جگتوں (ہنسی مذاق) پر زور کا نہیں گے تو ان کا پراف پاس ہو جائے گا۔ میں ابھی سے یہ بتانا چاہتا ہوں ان کو کہ ایسا ایس۔ ایم۔ ڈی۔ سی کچھ نہیں ہے۔ صرف محنت کے بلباتے پر نمبر آتے۔ اگرچہ یہ بات آپ شاید ایک سال بعد پڑھیں گے۔ لیکن خبر دیر آید درست آید۔ آئندہ خیال رکھنا۔

# ضرورت برائے رشتہ



محمد آسامہ ریاض سندھو  
(فائنل ایئر)

شاعرانہ طبیعت کے مالک ہیں آنکھیں پڑھ کر دل کا حال بتانے میں خاصہ مہارت رکھتے ہیں، کسی ایسی دو شیزہ کی تلاش میں ہیں جو ان کے ساتھ بلوچستان کے پسماندہ علاقوں میں خدمت انسانیت کے فرائض سرانجام دے سکے۔



محمد طلحہ علی خان  
(فائنل ایئر)

ماڈل بننے چاہتے تھے حالات نے ڈاکٹر بنا دیا۔ بڑی پراسرار اور خوش طبع کے مالک ہیں، سلجھی لڑکیوں میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں، کھانے پینے کے شوقین ہیں لہذا بیوی بھی بٹ طبیعت کی مالک چاہتے ہیں۔



فہد عباس  
(فائنل ایئر)

یاروں کے یار ہیں اور زندہ دل کے مالک ہیں۔ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جس کو رشتہ ازواج میں لائیں گے اُس کو اپنے ہاتھ سے ساگ اور مٹی کی روٹی کھلائیں گے۔



سیڈھ مستجاب  
فورٹھ ایئر

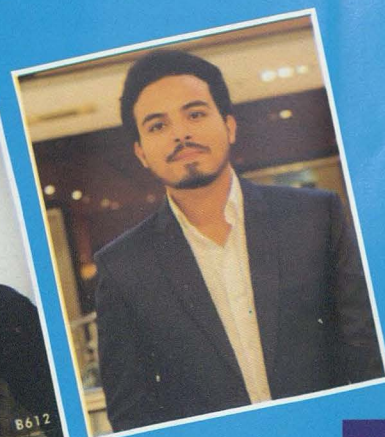
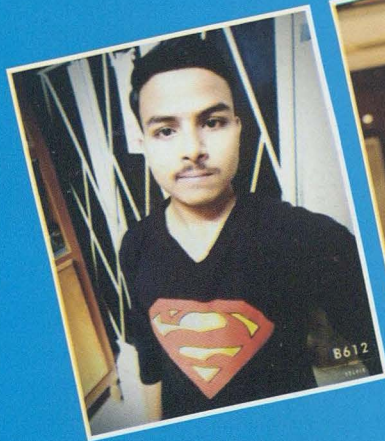
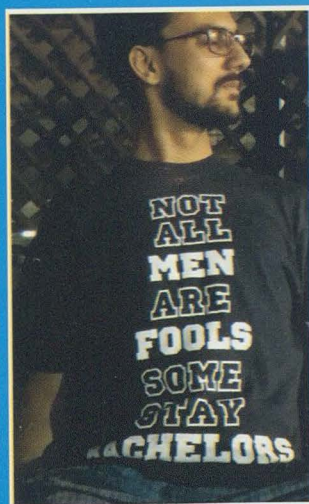
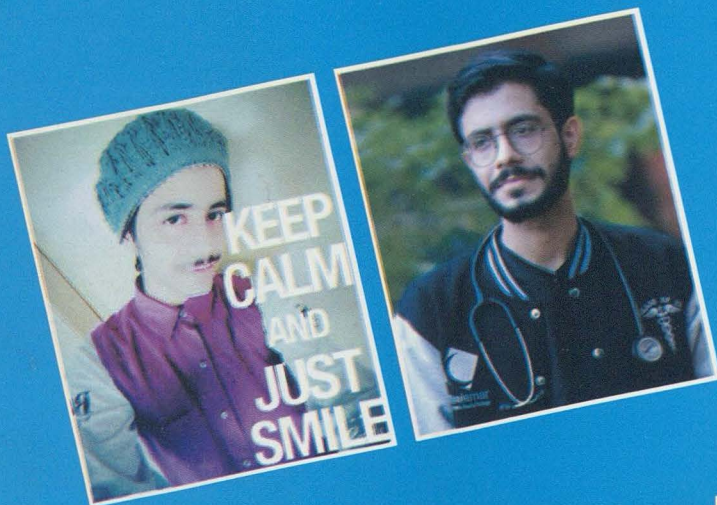
خوش مزاجی، فراخ دلی اور خوش خوراکی ان کا خاصہ ہے۔ عورتوں کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔  
اس لئے ابھی سے Gynae میں P.G Ship ڈھونڈ رہے ہیں۔



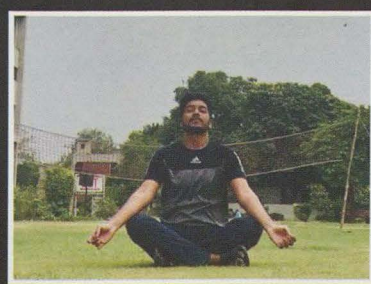
شاہ ذیب سلیم  
(فائنل ایئر)

انتہائی صاف دل کے مالک ہیں۔ سرائیکی اور اردو کے ساتھ ساتھ دل کی زبان بھی خوب جانتے ہیں۔  
بیگم کی نبض دبا کر ان کے آن کہے گلے جاننے اور بن کہے انہیں دور کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔

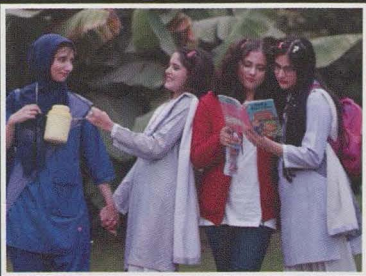
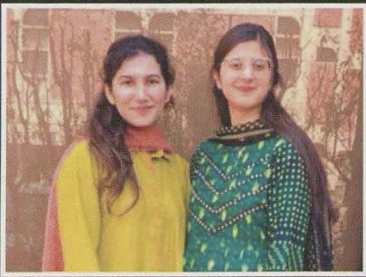
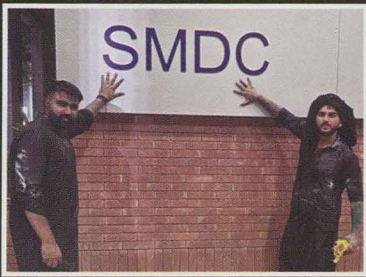
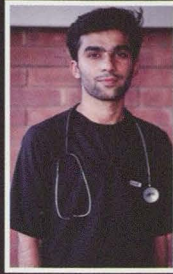
# 5 Year CHALLENGE

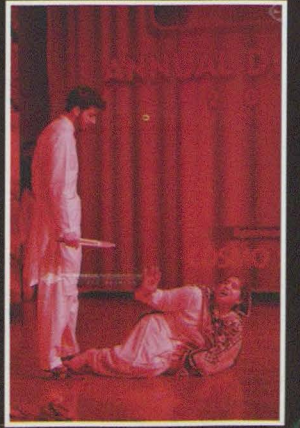
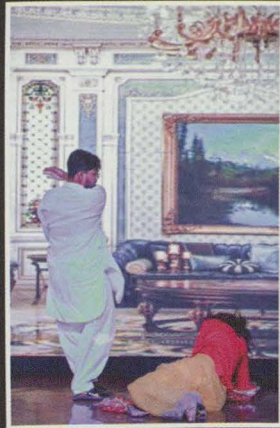
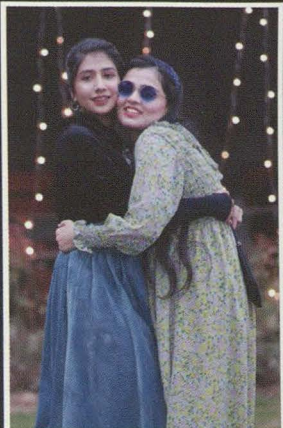
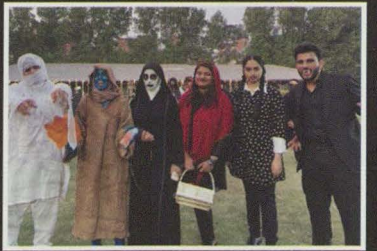
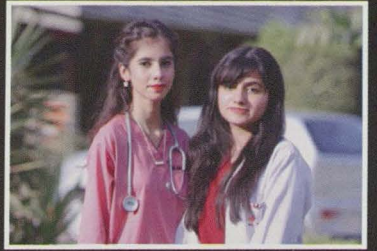
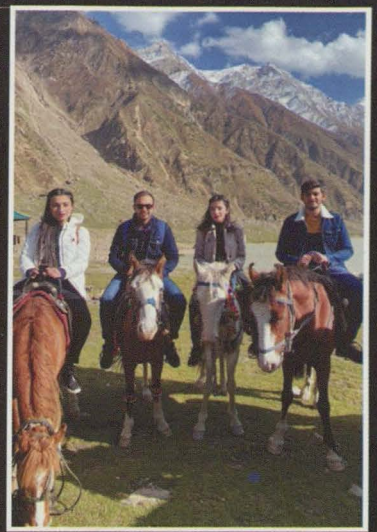


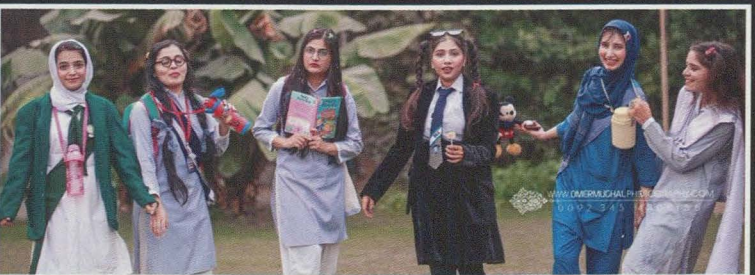
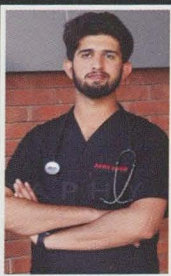
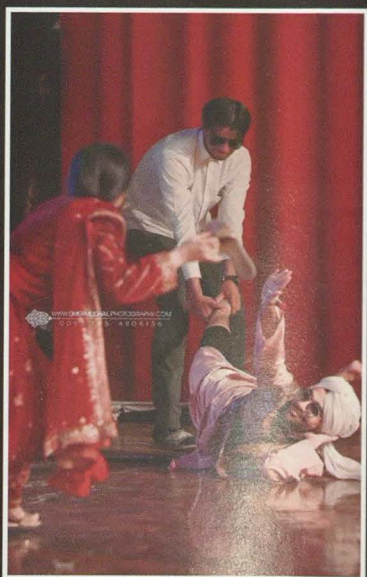
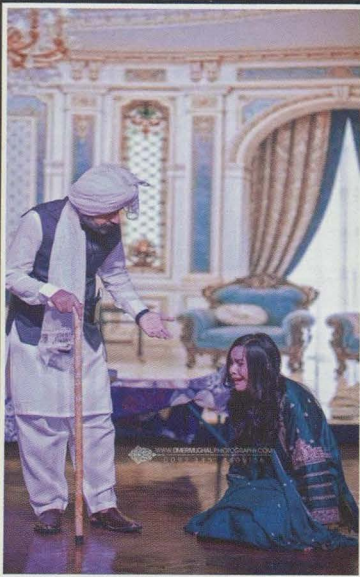


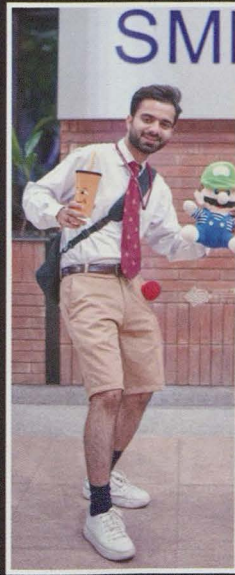
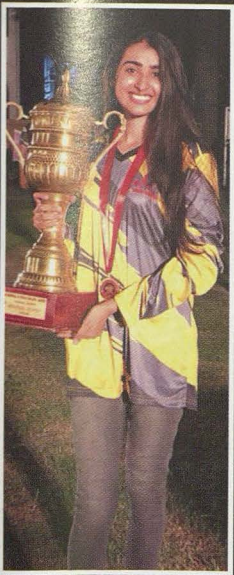
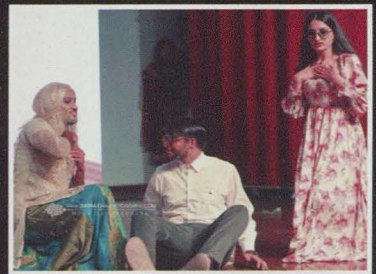
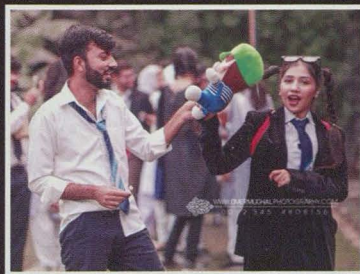
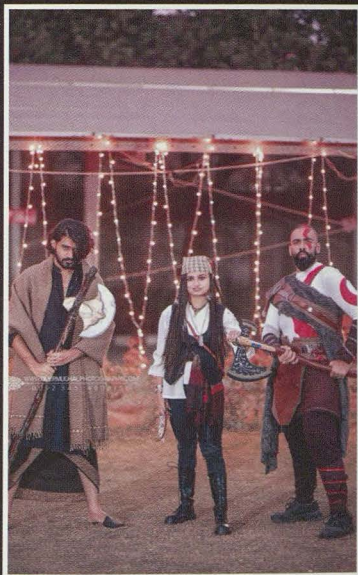


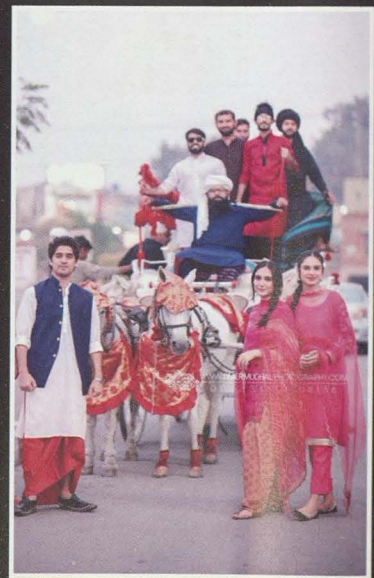
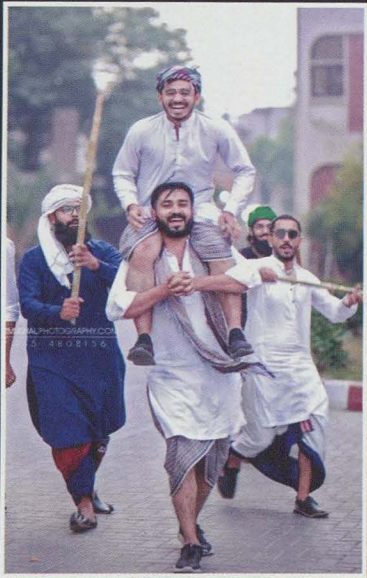


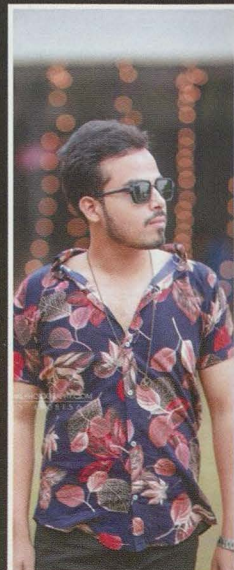
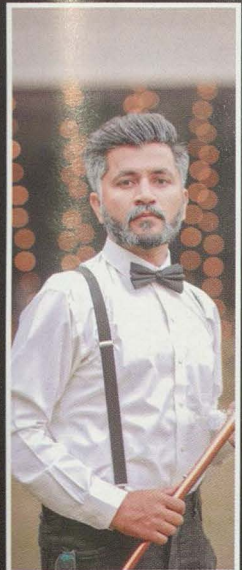
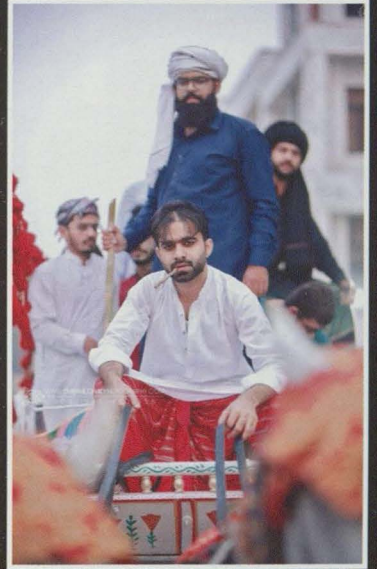
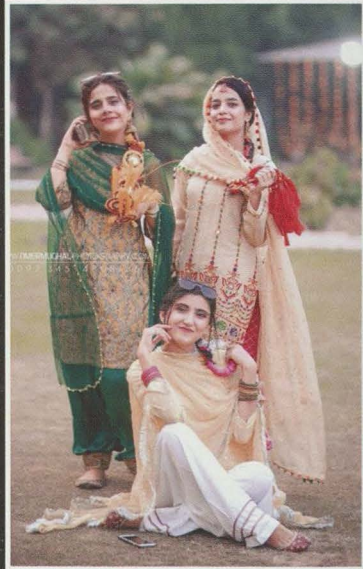
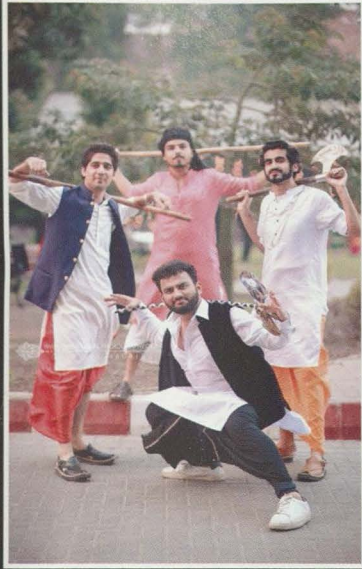


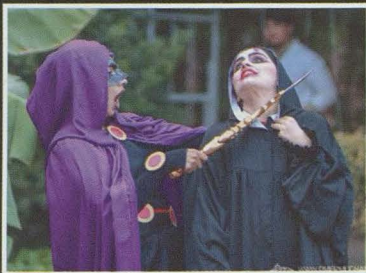
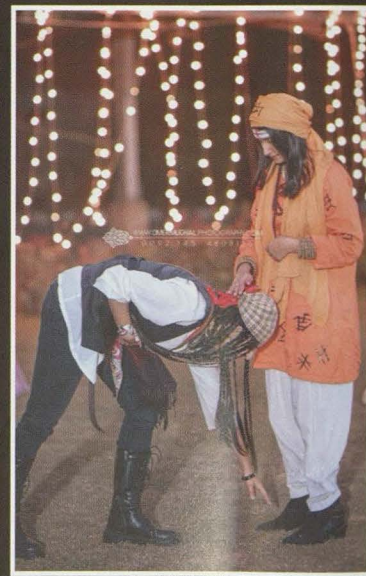
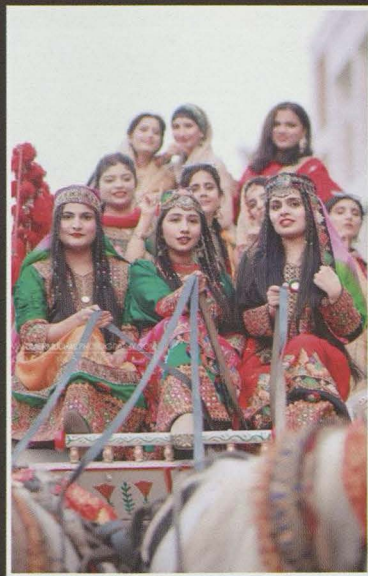
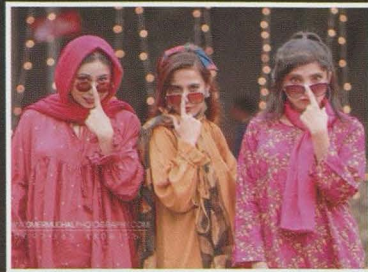
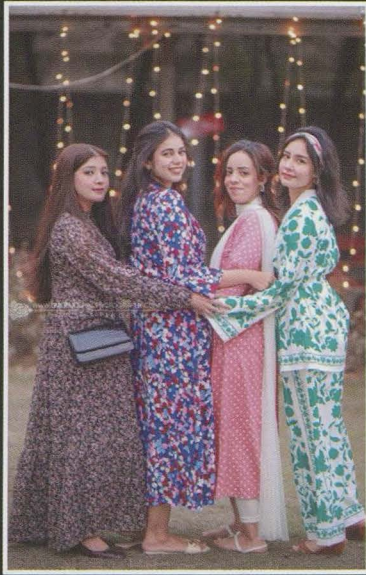


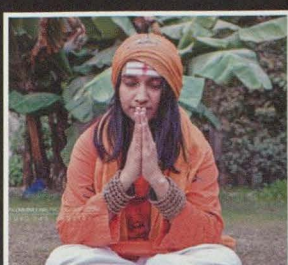
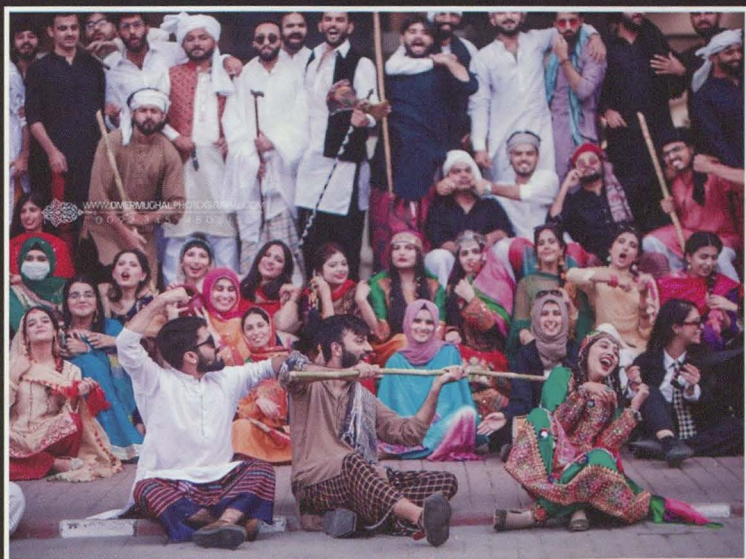
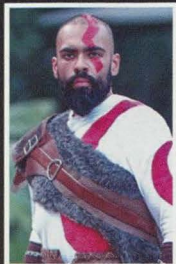




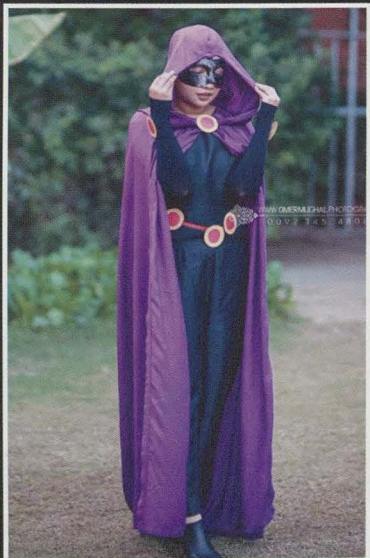
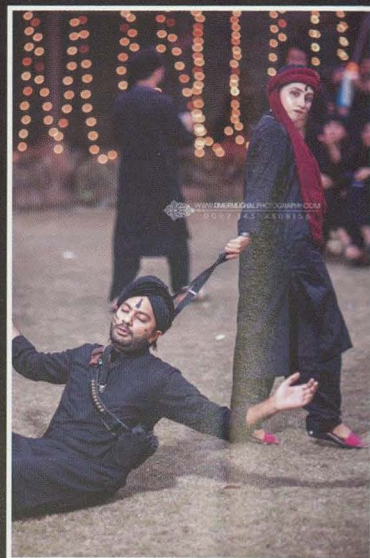


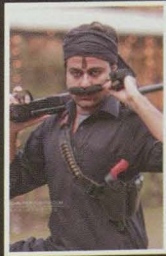
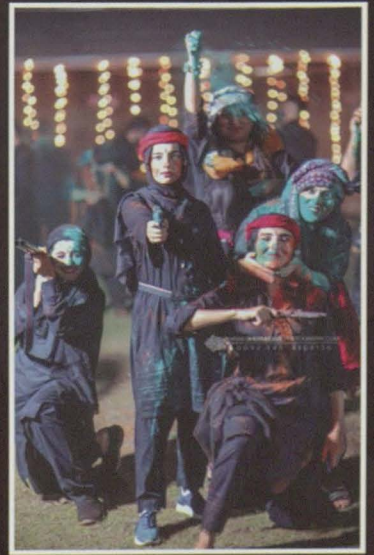
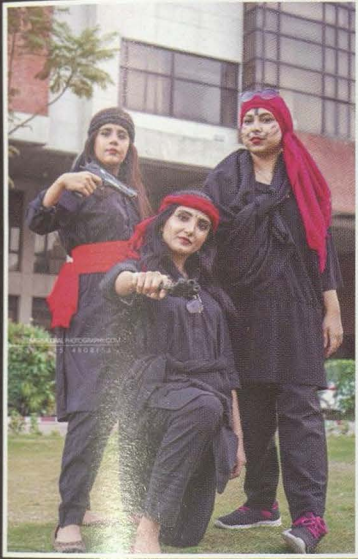


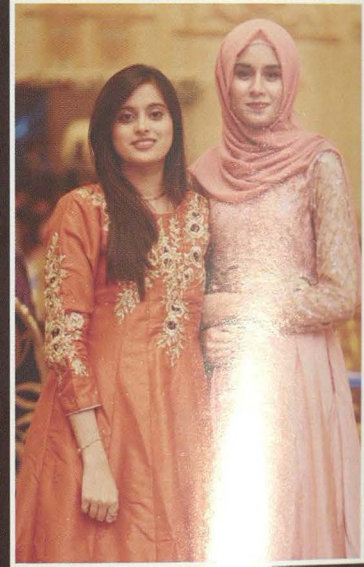
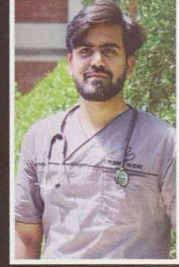
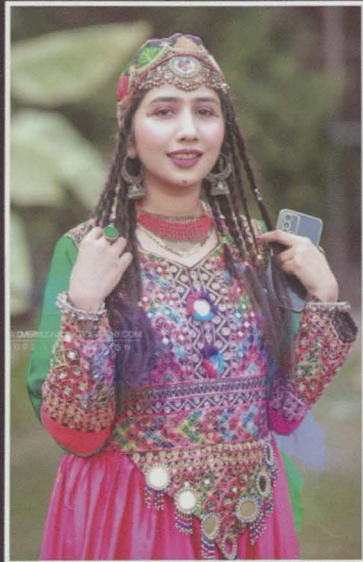


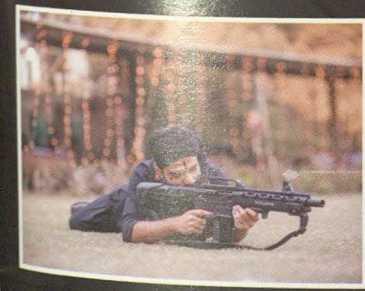
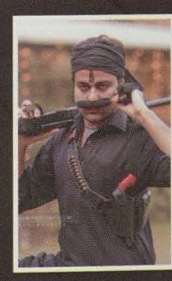
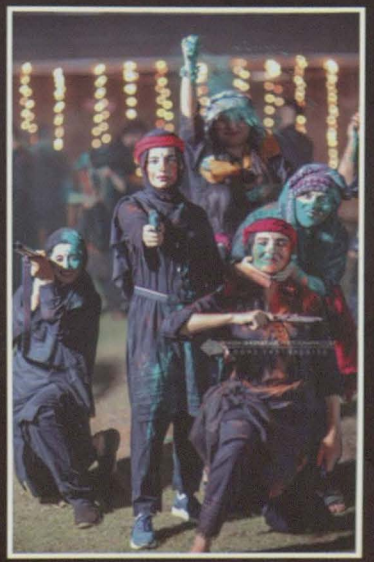
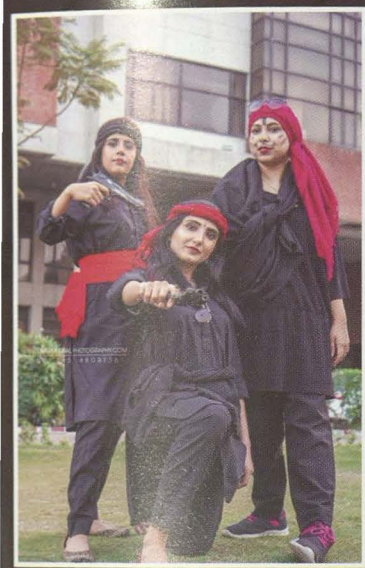


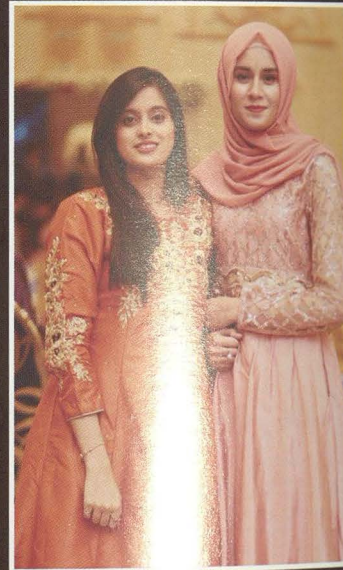
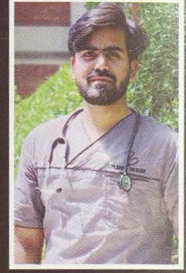
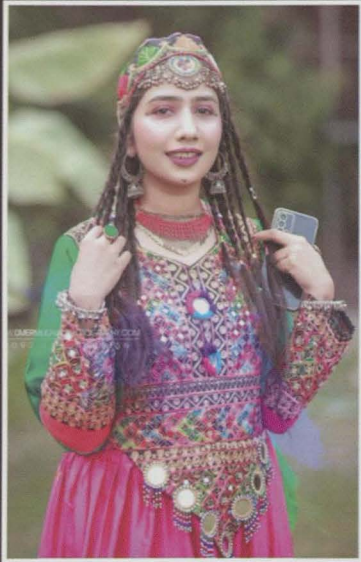
# GOLDEN WEEK CLASS OF 2022

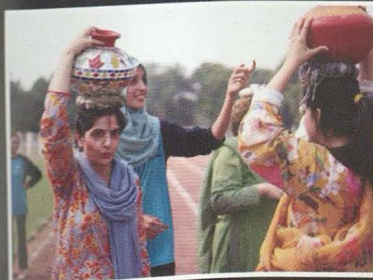
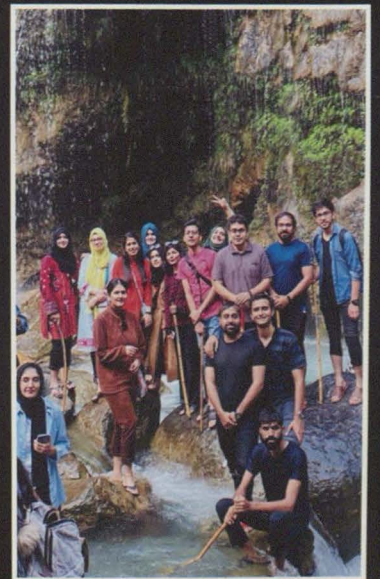
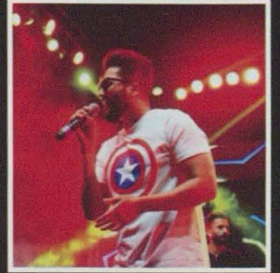
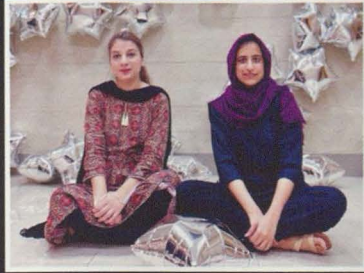
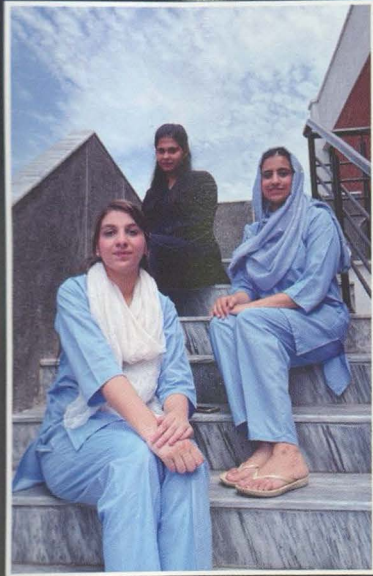












## ◆ WILLIAM HARVEY

William Harvey is accredited for *De Motu Cordis* (1628). Within which he demonstrated that the heart was a pump to circulate blood throughout the body. This overturned centuries of Galenic physiology teaching that there were two kinds of blood related to different body parts. Moreover, his doctrine of *omne vivum ex ovo* (all life comes from the egg) was the first definite statement against the idea of spontaneous generation.

[1578-1657]



In April 2021, living in the times of Corona when everyone was worried about how badly the lockdown conditions can affect an ordinary citizen financially, there was a mind who believed in dedication and service to humanity. Backed up by the compassion for humanity, **Muhammad Osama Riaz**, an MBBS student of SMDC founded Shab Abi Talib and engaged with many other fellows in philanthropic efforts to help his countryfellows first because we know "*Charity begins at home*".

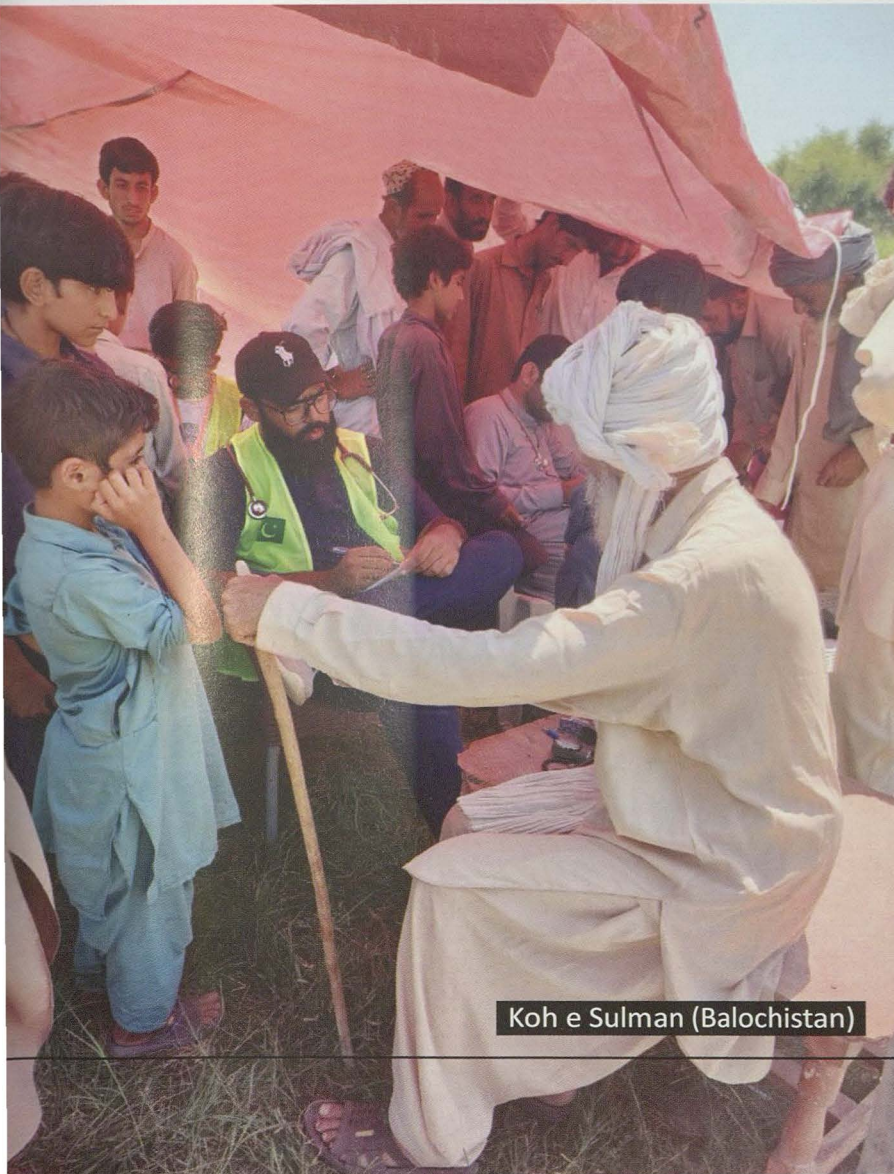
Shab Abi talib derives its *name* from the valley where **Prophet Muhammad (S. A. W)** and his fellows took refuge when they

were banished from Mecca and got deprived of protection of Banu hashim. So the name reminds of the hardships and calamities faced by Our beloved Prophet and it gives courage to hearts that even in the hardest times, it's the belief and resilience which keep you going.

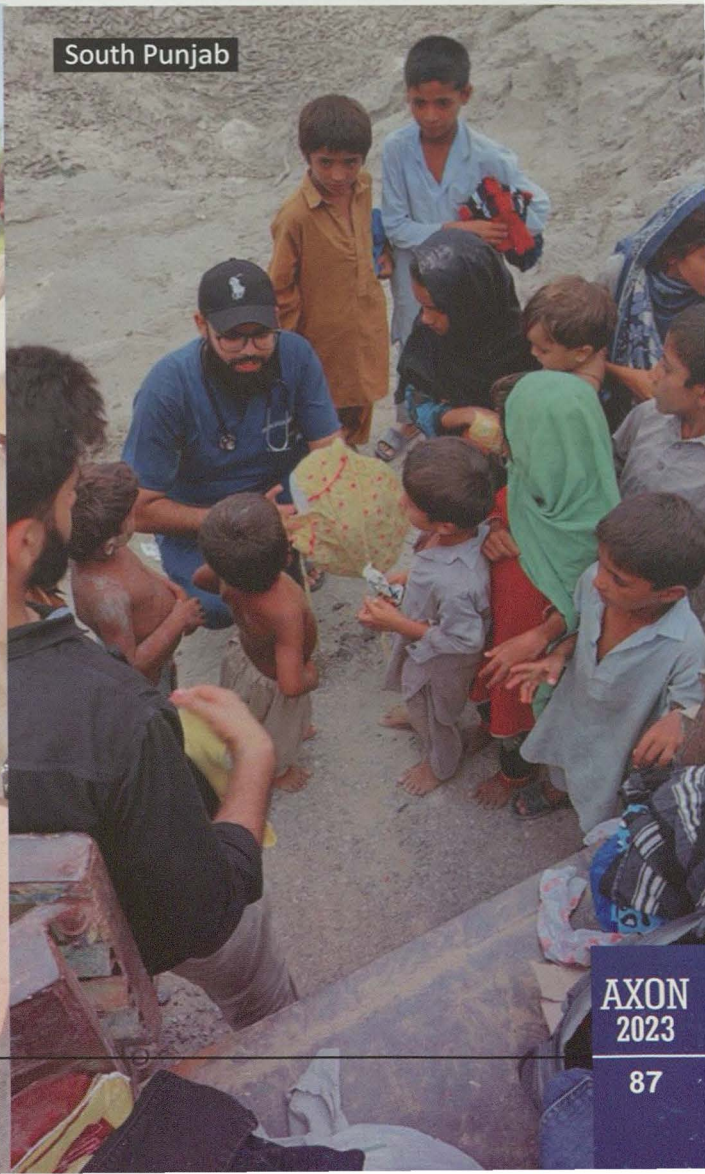
In harsh covid situations, Shab e Abi Talib comprising the team of few individuals, aspired to transform lives of people in underprivileged areas Pakistan as Thar, Balochistan, Gilgit baltistan, South Punjab etc. Having that altruistic spirit, they started doing small projects to help the needy and the destitute. By the grace of Allah, Shab Abi Talib got capable

enough to establish a blood donating society and Umeed school where the children get education free of cost.

We all know in 2022 Pakistan has gone through an unprecedented series of **climate-induced disasters**. In July, the early onset of monsoon, and flash floods across the country wreaked havoc on infrastructure, agriculture, water supply and most importantly the economy. The suffering individuals bore unrecoverable losses. In these difficult times, Shab e Abi Talib remained on forefront to help them and started their drive "**HAQ HAQDAAR TAK**". By the grace of Allah Almighty, they successfully



Koh e Sulman (Balochistan)



South Punjab

lives of people in underprivileged areas Pakistan as Thar, Balochistan, Gilgit baltistan, South Punjab etc. Having that altruistic spirit, they started doing small projects to help the needy and the destitute. By the grace of Allah, Shab Abi Talib got capable enough to establish a blood donating society and Umeed school where the children get education free of cost.

We all know in 2022 Pakistan has gone through an unprecedented series of **climate-induced disasters**. In July, the early onset of monsoon, and flash floods across the country wreaked havoc on infrastructure, agriculture, water supply and most importantly the economy. The suffering individuals bore unrecoverable losses. In these difficult times, Shab e Abi Talib remained on forefront to help them and started their drive “**HAQ**



**HAQDAAR TAK”**. By the grace of Allah Almighty, they successfully collected donations beyond the expectations. The SMDC students and faculty both wholeheartedly took part in this noble initiative.

**Phase 1 and 2** of this drive consisted of more than 2400 ration drives. They provided tents, shoes, clothes, and mosquito nets to the people suffering from the



Sindh (Flooded Area)

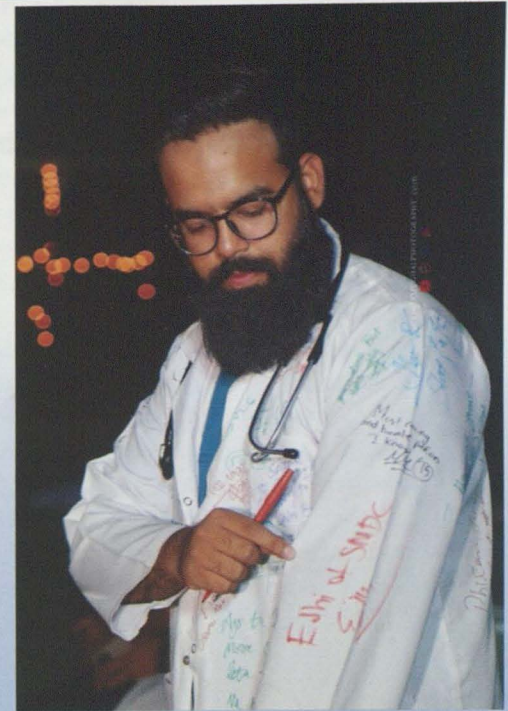
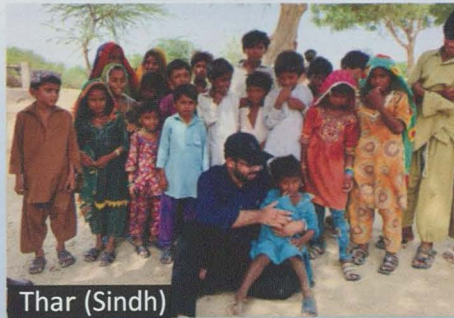
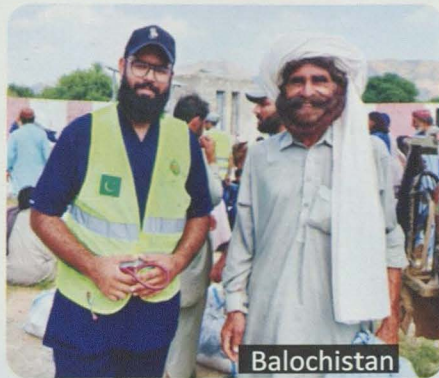
# MUHAMMAD OSAMA RIAZ

## THE EIDHI OF SMDC

In April 2021, living in the times of Corona when everyone was worried about how badly the lockdown conditions can affect an ordinary citizen financially, there was a mind who believed in dedication and service to humanity. Backed up by the compassion for humanity, **Muhammad Osama Riaz**, an MBBS student of SMDC founded Shab Abi Talib and engaged with many other fellows in philanthropic efforts to help his countryfellows first because we know "*Charity begins at home*".

Shab Abi talib derives its *name* from the valley where **Prophet Muhammad (S. A. W)** and his fellows took refuge when they were banished from Mecca and got deprived of protection of Banu hashim. So the name reminds of the hardships and calamities faced by Our beloved Prophet and it gives courage to hearts that even in the hardest times, it's the belief and resilience which keep you going.

In harsh covid situations, Shab e Abi Talib comprising the team of few individuals, aspired to transform





Dr Jabeen, an exemplary human being and an extraordinary educationalist, served at Shalamar Medical and Dental College as a Professor of Anatomy. He not only managed to help the department flourish to new heights but also set the bar high in the field of Anatomy.

Being the first doctor in his family, Dr. Jabeen worked hard to not only get admitted into medical school but also during his years as a student. After being unable to attend his mother's funeral due to an army posting in Balochistan, he decided to prefer his family and gained his position at Allama Iqbal Medical College as a Professor of Anatomy.

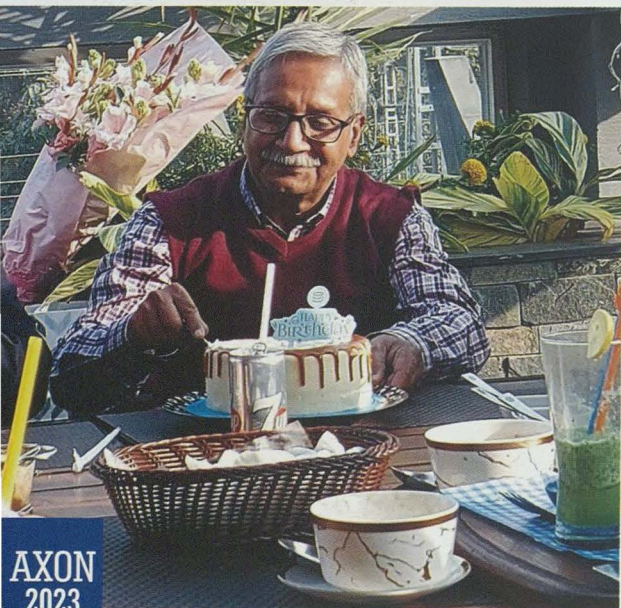
Dr. Jabeen was known for his remarkable humility, as despite his academic success he chose to walk to work from his house. Apart from that, he exhibited generosity that only a few possess. In the clinic he ran, he never charged more than 50 rupees which not only included the consultation fee but also the cost of medicines as he believed in providing necessary healthcare to each person in society, whether rich or poor.

Dr Jabeen had managed to mark his name in the vast field of Anatomy. Doctors and Anatomists from all around Pakistan accepted the fact that his gauge of knowledge would be far superior to anyone around him. People who visited Shalamar for International Conferences looked forward to his presence as he was an excellent teacher who had superior knowledge

He is not only remembered as a respectable teacher but also for how he emphasised the importance of Anatomy in the life of a doctor. He was known for his famous words "there are 4 D's of Anatomy- Dissection, Demonstrations, Diagrams, and Discussions"

His contributions to medical science remind us of the lines of a famous poem by John Keats. "***An endless fountain of immortal drink, Pouring unto us from the heaven's brink.***"

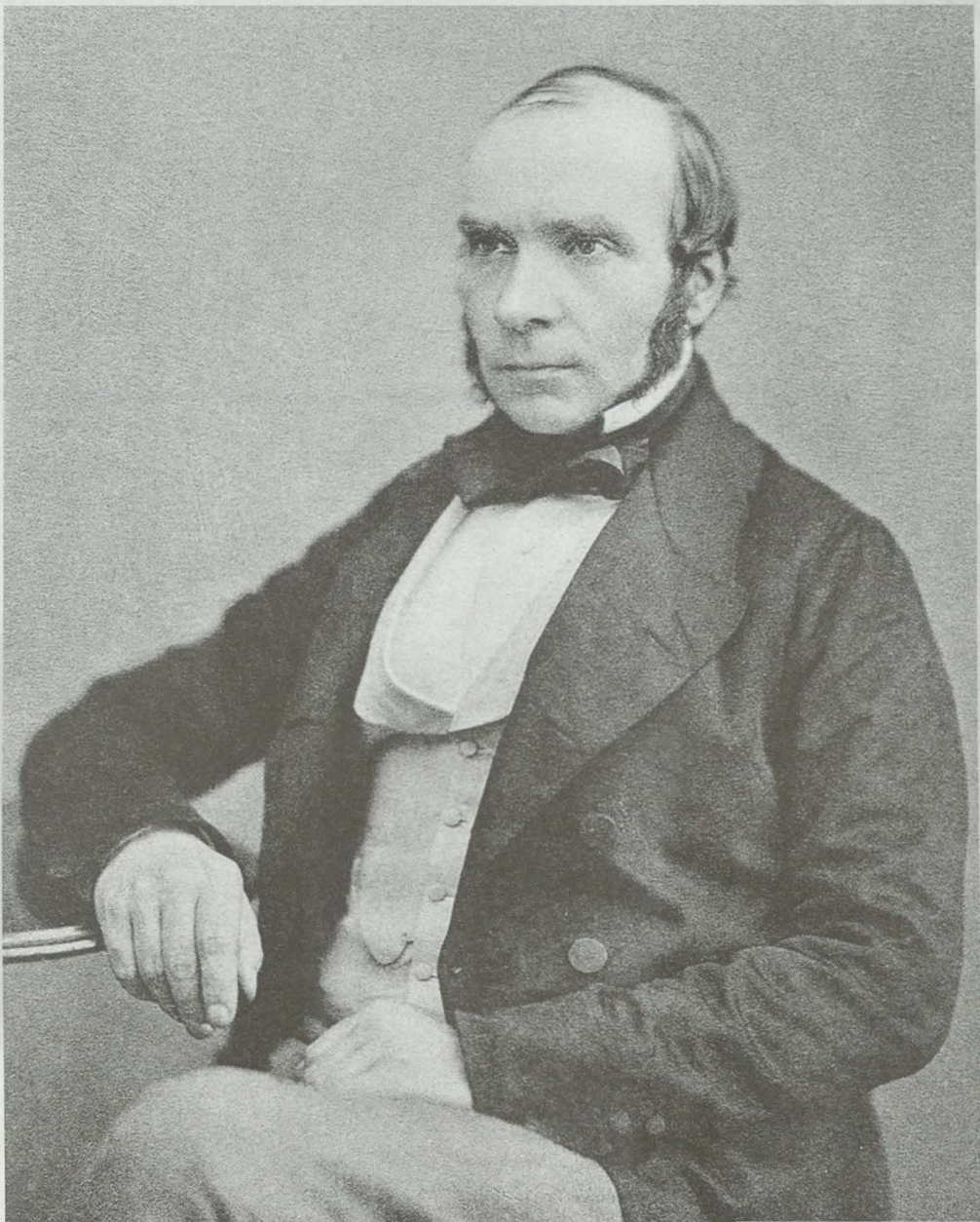
*By Amina Sajid and Kashaf Naveed*



## ◆ JOHN SNOW

John Snow is considered one of the fathers of epidemiology for his discovery that cholera was a specific, water-borne disease. He questioned the widely accepted miasmatic theory of cholera, according to which it was poison in the air. Moreover, He pioneered the use of ether and chloroform as surgical anesthetics. Despite his thorough work, he never attempted to patent it. Instead, he published it and made it available to the masses.

[1813-1858]





Akram, and chief guest Prof. Syed Raza Gardezi. Principal Shalamar Medical and Dental College took Oath from the medical Graduates and the whole list of the medical graduates' names was then signed by the VC of University of Health Sciences. Then came the most awaited part of the ceremony; Degree awarding, awards and certificates, and medals to the high achieving students. The new doctors were all jubilant and enthusiastic while receiving their degrees and awards; making every one proud. Dr. Tayyaba Arshad was declared the best graduate of the session and valedictorian, and she was invited to deliver the valedictory speech. It was a moment of great pride for the parents and the faculty. Presentation of the mementos to the Chief Guest and VC of University Health Sciences, by Mr. Shahid Hussain was made at the last; and this ceremony came to an end at the faculty procession moving out of the arena.



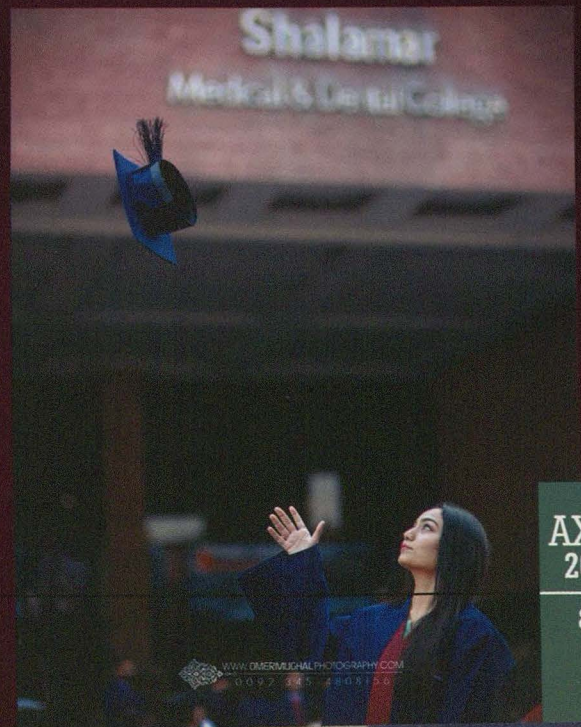
# Shalamar Medical & Dental College



## ANNUAL CONVOCATION 2021

COVID 19 Pandemic had put everything in halt during the year 2020, and so we could not have a physical convocation in that year. Then came 2021 and the world was still having partial lock down at places in the first half of the year. By the end of the year situation had improved a lot and so we could have our annual convocation in physical; and it was a treat for the faculty and students to have a regular college event in physical.

It was 7th annual convocation of the college that was conducted by Prof. Maryam Riaz Tarrar and Dr. Saadia Shahzad in a very professional manner. Prof. Dr. Syed Javaid Raza Gardezi was the chief guest of the ceremony. Vice Chancellor of University Health Sciences Prof. Javaid Akram declared the convocation open and a dignified and elegant event followed. College annual report was presented by the Principal Prof. Muhammad Zahid Bashir, followed by the address of Chairman Board of Trustees Mr. Shahid Hussain, Prof. Javaid





# SMDC MUSIC SOCIETY

The SMDC Music Society has been achieving formidable milestones since 2011, under the supervision of Prof Dr Maaz Ul Hassan . Currently presided by Ashir Saleem and Hira Majied of Final Year MBBS, the society is working diligently to widen it's horizons and bring SMDC to the forefront of the medical colleges music scene.

The SMDC MusicFest 2022, held on the 15th of September, 2022, was THE event of the year! The team at SMDC outdid themselves by managing to procure back to back performances by some of the country's finest artists. The night was brought to life by the very famous, FALAK SHABBIR who rocked the stage with his energetic performance.

Along with this , DJ SHERRY did a fantastic job at keeping everyone on their feet till the very end with his exceptional skills. In line with SMDC's historic tradition, talented students of SMDC also took to the stage, singing varied genres of music and contributing to the vibrant musical splendour of the night.

In light of the rather distinctly successful SMDC MusicFest 2022, SMDC Music Society has decided to draw future plans of working and organising musical events and performances in the coming years. These events will ensure that the medical school experience is fulfilling enriched with an appreciation of the arts thus enabling students to adequately thrive in a more diversified, healthy and wholesome university culture and experience.



The event captured the glow of the whole administration, medical students, faculty staff, doctors & allied students. It turned out to be the most interactive and memorable event in the history of Shalamar Medical College, where faculty members & students involved & participated in every talk. To the best, the auditorium was jam-packed.

SMDC THEOLOGY SOCIETY also held taraweeh prayer for boys on 4th floor for the 1st time, ALHAMDULILLAH.

Utilising the resources to best, Society has introduced another important session with the fullest cooperation of respected Dr. Nadeem Hameed (Associate professor of pediatrics) & coordination of General Secretary & Joint Secretary of 4th year MBBS to arrange the Arabic grammatical classes on every Tuesday.

This new initiative provided opportunity to many aspirers to learn Arabic language easily and to understand Holy Quran. These sessions are still in process where students, administration, & faculty members are also taking part enthusiastically.

The story didn't end here, the society held the "5th Annual Naat & Qiraat Competition" to polish the abilities of students and boost their confidence. Both medical undergraduates and allied students participated.

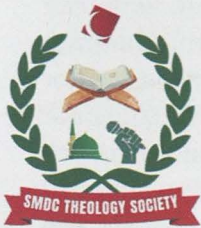
This event grasps the attention of allied students prominently where their staff also participated the event very well making the event successful.

ALHAMDULILLAH !

Whole team of SMDC THEOLOGY SOCIETY played an immense role, & every one was involved to their best to make everything possible. As every society is run by their members, so in coming years more qualitative work and practices will be introduced in the society if everything continues to work with the same zeal and zest and new members will keep on joining us so we can produce the best.

Presidents,  
Rana Ali Jabbar  
Zoya Azhar Khan





# SMDC THEOLOGY SOCIETY

SHALAMAR MEDICAL AND DENTAL COLLEGE provides its students with the opportunities to polish their abilities to the fullest and recognize their hidden talents to make its students all rounder in every aspect.

In addition to other societies, SMDC Husn-e-Naat & Qiraat Society under the head of Dr. Ambreen Khalid and Dr. Hina Pasha played an illuminating role in boosting their graduates spiritually. But it was confined to only one event annually - Naat and Qiraat Competition.

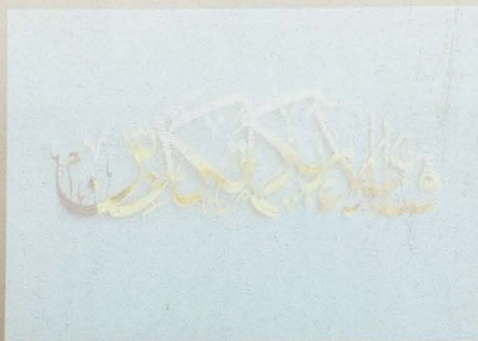
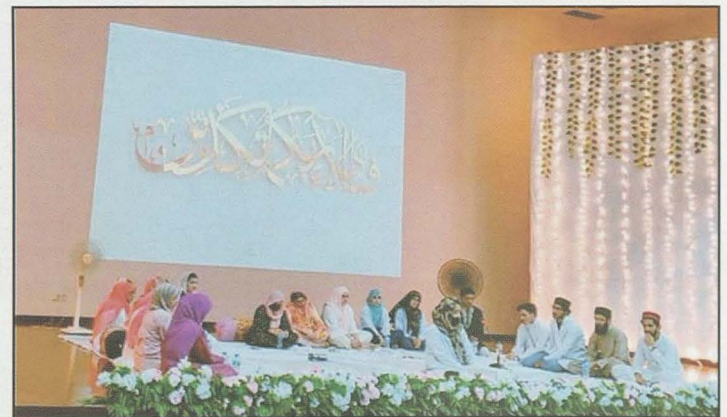
With the emerging advancements and increasing hustle and bustle of life, the need for being connecting spiritually to the Creator in every walk of life dominates.

Keeping this in view, SMDC Husn-e-Naat & Qiraat Society was upgraded to "SMDC THEOLOGY SOCIETY" in 2022 to introduce motivational talks, soulful practices and adopt good habits. THEOLOGY is a divinely inspired human attempt to understand

ALLAH.

Under the new name of society, it'll sets new trends in the history of Shalmar by holding many succesful events and practices.

In recent past, SMDC THEOLOGY SOCIETY invited the honourable guest Sir Tauha Ibn e Jalil, Country Head at Youth club at college in Ramadan to have a Motivational talk with medical youth. It was an event who granted access of outsiders from different medical and non medical students.





We started the month of August with our Opening ceremony, followed by the Summer Fiesta. We also conducted Futsal league, indoor sports, Video games competition, Mr Shalamar and SSL league in August. We ended the month with a charity Futsal League between different societies for the flood effected individuals. We introduced two new categories in indoor sports. We completely revamped our video games competition by adding 5 new categories to it. We also introduced Mr Shalamar this year for all the bodybuilding enthusiasts.

In memory of the Former HoD Anatomy, the Club renamed its Annual Futsal Competition to Professor Jabeen Memorial Futsal tournament. September was a busy month for the club as we conducted major events I.e Football, Cricket, Badminton and Basketball in it. We hope the next Cabinet will live upto its potential and ensure the society reaches new heights.

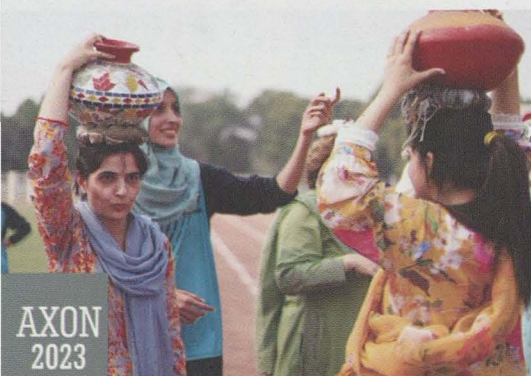




# SIHS SPORTS CLUB

This year the Sports Club revived itself after a gap of one and a half years. This year was momentous for all of us involved. The Captains of this year were Muhammad Ali, Aimen Siddique and Nauman Afzal.

The summary of the events that took place this year. We conducted a total of 15 events this calendar year. It is the highest number of events that took place in the history of Sports Club to date. We welcomed the school of Allied and the Nursing Department into our Club. We also had members from Hospital and HR compete in some our events. By promoting inclusiveness we renamed ourselves as the SIHS Sports club.





# SMDC DRAMATICS

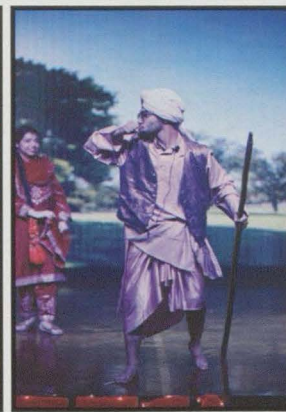
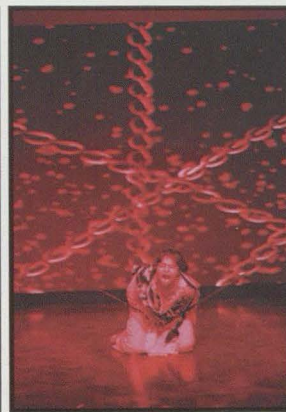
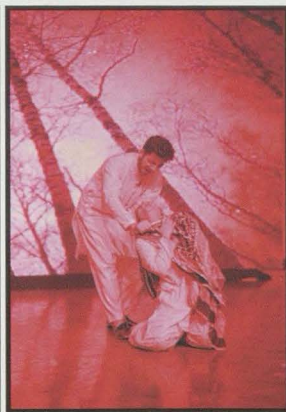
Shalmar Dramatics society was established by the pioneer batch, under the guidance of Dr.Sadia and Dr. Saleem.

Since then, dramatics society has been the most entertaining society in which all the students as well as faculty participates wholeheartedly.

The Dramatica is no doubtedly one of the refreshing events of the year which left the audience startstuck and took them on a roller coaster of emotions with the best performances.

Since last year it wasn't possible to held the event owing to corona and doing the event after a major gap was a difficult task despite it all the current year cabinet and the Presidents Hassaan Ahmad and Sana Waqar did the tough grind and bring one of the best events by the society.

Fingers crossed that the upcoming batch keep the legacy of the society alive and Bang the doors of auditorium with the same whistles and the cheerful crowd.





- Movie Show to collect donations for flood victims (22 August 2022)
- Match Screening Pak vs India to collect donations for flood victims (28 August 2022)
- Participated in Inter Society football match to collect donations for flood victims (31st August 2022)
- Match Screening Pak vs Sri to collect donations (11 September 2022)
- Mehfil e Fikr o fun (30 Sep 2022)
- Arranged a workshop on breast self examination (6 Oct 2022)

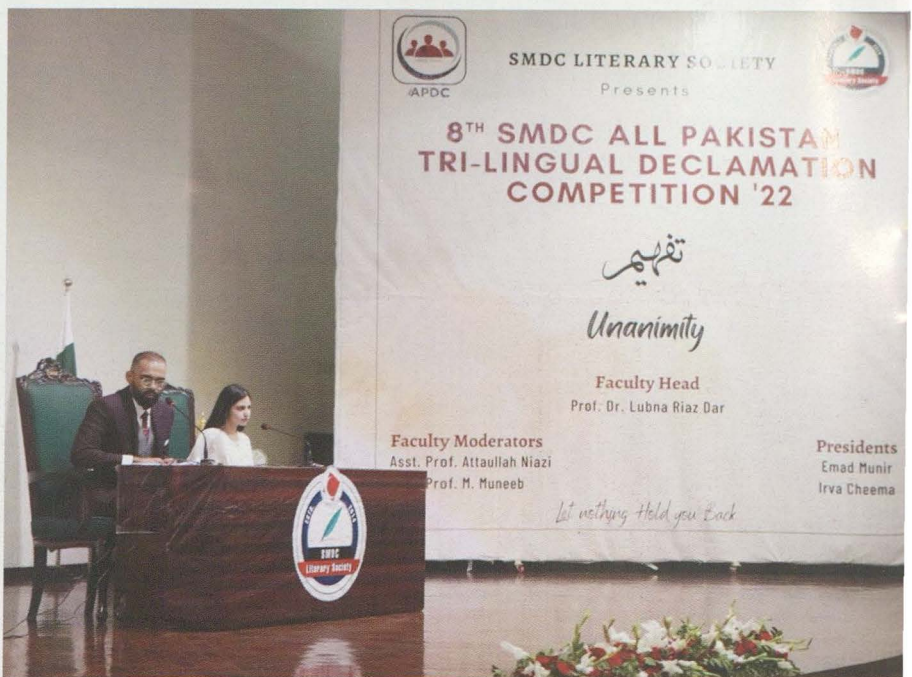
Moreover, students of Shalamar also participated and demonstrated their competency and ingenuity at national & international level and won many accolades for the Shalamar Medical and Dental College.

Last but not the least SMDC Literary Society launched SMDC Journal; the official blog of Shalamar Medical & Dental College with a vision to give more opportunities to its students to write and experiment with their creativity while polishing their skills. The blog was received with acclamation by the Shalamarians.

***[www.smdcjournl.wordpress.com]***

To sum up it can be said that SMDC Literary Society has been founded on solid foundations with decoration of enormous achievements.

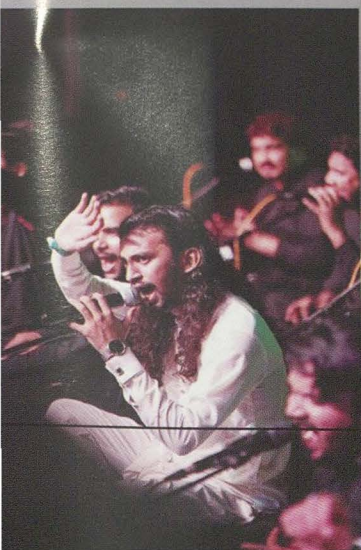
May Allah guide us for new glory and achievements

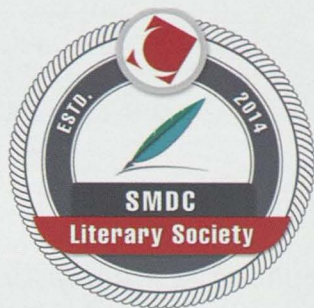




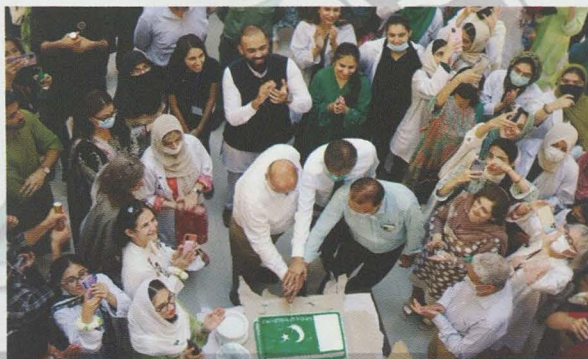
best of facilities and guidance with which individual participants and teams have represented SMDC Literary Society at various National and International platforms. SMDC Literary Society has completed its 8 years. SMDC literary Society currently presided by Emad Munir and Irvia Cheema are actively engaged in organizing and creating any possible opportunities for students of SMDC and SIHS to stay connected with literary and debating activities. The goal is to emerge better than ever with hardwork and dedication by bringing out the best of talent we possess at Shalamar Institute. Under their presidency there is a series of events that have been held during the span of this whole year which includes;

- Workshop by DR. Rehman Zia on Art of Delivering a Declamation (18 March 2022)
- Intra College declamation and parliamentary debate (24 March 2022)
- Inter College declamation contest (26 May 2022)
- Campus Ambassadors for APLC All Pakistan Literary Competition. (27 June 2022)
- Online inter + Intra College literary competition (Submissions till 10 July 2022)
- Hosted HELEBIKER tour in Lahore and arranged a talk for society members (3rd August 2022)
- Independence day celebrations (14 August 2022)





# SMDC LITERARY



SMDC literary society was established in 2014 and is certainly a widely acknowledged society among the literary and debating circles across country. Since its establishment the society has been progressing forward under the leadership of competitive Presidents and extremely talented orators, debaters and writers. The team together have been achieving milestone after milestone.

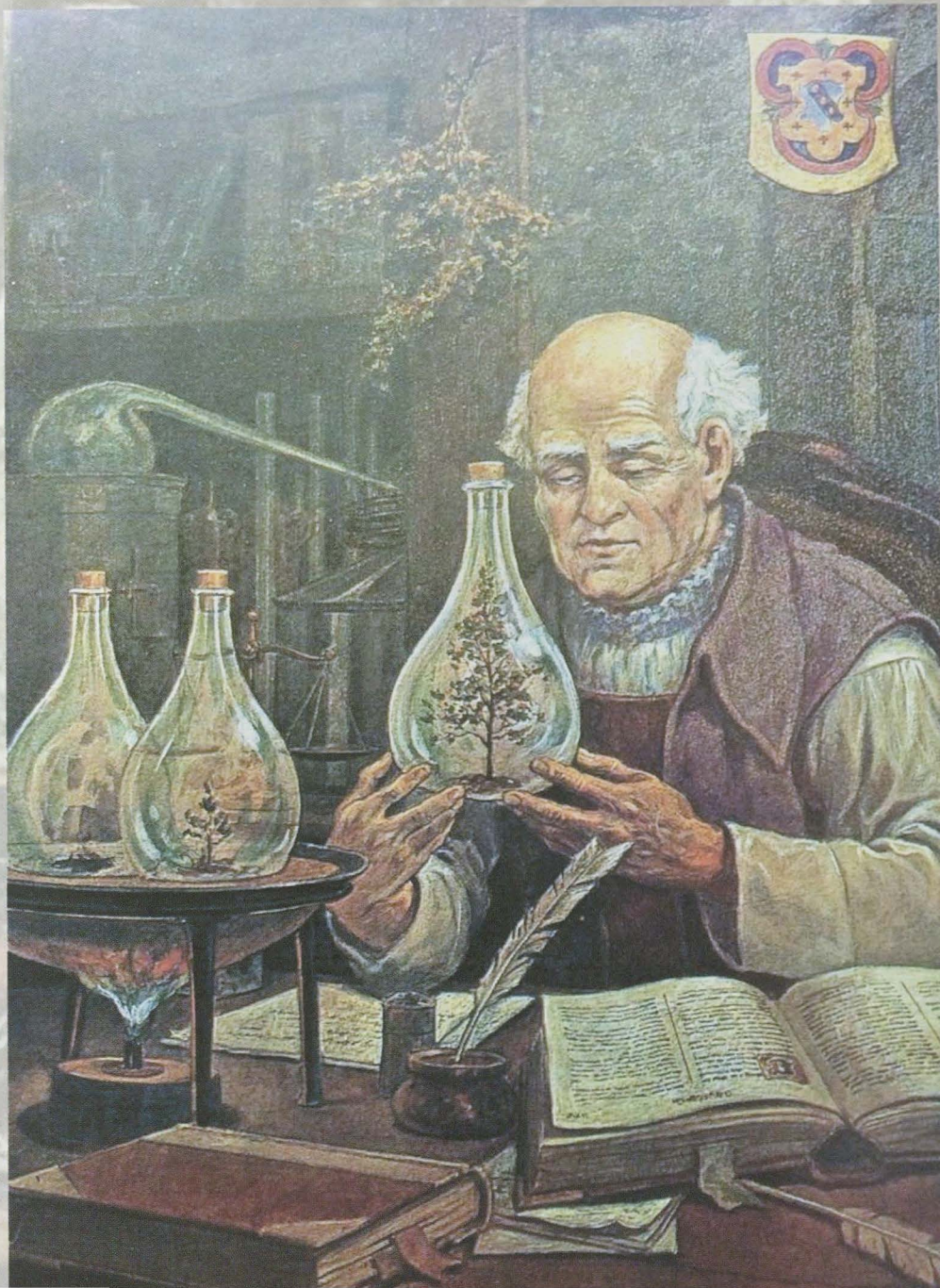
SMDC literary society is fortunate to have Dr. Mumtaz Hussain, Dr Ammar Hameed Khan, Dr Lubna Riaz Dar, Dr Muneeb Ahmad & Dr Atta Ullah Khan Niazi as faculty heads who have been a consistent and strong support to the literary and debating circle of Shalamar Medical and Dental College and Shalamar Institute of Health Sciences and are the actual reason that society has reached this height. They established opportunities and provided students with the



## ◆ PARACELSUS

Philippus Aureolus Theophrastus Bombastus von Hohenheim is commonly known as the father of toxicology. He pioneered a natural philosophy based on the chemical principles of tria prima. The Swiss physician is credited with providing the first clinical mention of unconsciousness. The germ theory was also anticipated by him as he proposed that diseases were entities in themselves rather than states of being.

[1493-1542]



consultant would show the same respect to a medical student that they would show to any other colleague. The patient influx is less than it is here, but there are reasons why their system is one of the best. They truly believe that time is money, so they'll feel as guilty about wasting anyone's time as they would if they were to cause someone a monetary loss. Before going there, a friend advised me that in the developed world, being on time is late, so be before time. And I saw it there. No matter what the inconvenience, whether you're a consultant or a house officer, show up at the crack of dawn

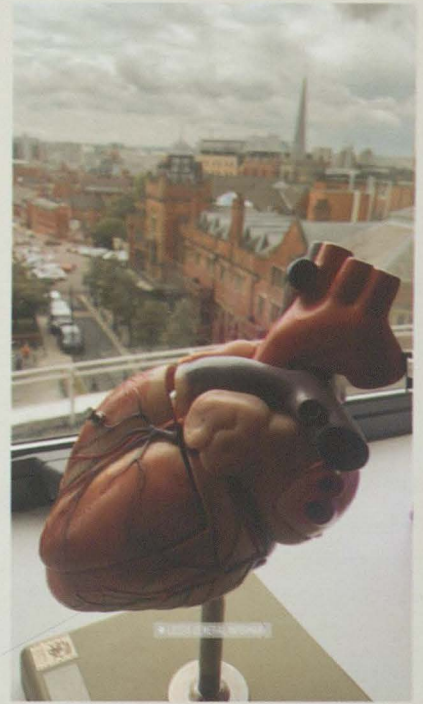
and take the challenges of the day head on. You will be helped, but you won't be spoon-fed. You're mostly on your own, but always under a watch. You'll make some of the best friends, and you'll also know who to keep a distance from, but when you're working, it shouldn't show. You're not doctors there, you're one team. A team of consultants, senior registrars, house officers, pharmacists, physiotherapists, nurses, who have patients as mystery cases that need to be solved. What I have observed during my three months in the UK this year, is that life there is simple, but also complicated. You will be

understood, helped and encouraged, petty matters won't be an issue, every once in a while someone would go out of their way to help, you'll have hundreds of facilities, but also quite a lot of responsibilities. You'll be happy but it will only be worth it if people you love can share it with you. It might be home, but it won't be Pakistan. So I'm praying that we better ourselves and eventually our system when we're in the position to do so, because our country is beautiful, we just need to make it equally flourishing and kind.



people of this first world country that has been advanced since the beginning, still choose to walk. Yes, I saw them travelling in cars on motorways, but when in the city, everyone is together. Walking, cycling, riding an electric scooty, or taking the tram, bus or train. Some days even if I stepped out feeling sad or missing my family, I would still find several reasons to smile during the day because I would see something heartwarming. And then even the constant drizzle could not make my day gloomy. Because I travelled during the summer months, every once in a while I'd be lucky to see the sun shining in the blue sky, with a few clouds here and there that would change their shapes and positions within seconds. But on most days, the sky would be overcast and grey. It was a bit surprising for me that it never rained like it rains here in our country, to its full potential. It would rain there so quietly, constantly, and if you would look at it you won't be

persuaded to take an umbrella before stepping out, but if you don't you'd be drenching in ten minutes. So, umbrella and a coat, two must haves for stepping out, even on a sunny day. Coming to the point that medical students would want to read about: my elective experience. It was amazing. Yes, their healthcare system is far more systematic and advanced, with notes being taken on electronic devices and patient's health record being available from the day they were born, but our doctors are not less than the UK's best. The consultants that I have come across during my five years in medical school lack nothing that the doctors practicing in the UK have. They're equally talented, competent, and hard working, despite the scarcity of resources and advanced technology in our country. Where we do lack, however, is lower down in the hierarchy. In the UK, not just the consultants were disciplined, but everyone else as well. This is why their working environment



encourages everyone's growth and not putting anyone down. The dedication and honesty of everyone, from the helping staff to the most experienced doctor, was admirable. Once rules were made, they were for everyone. No one was a senior or junior. A pharmacist would respectfully point out a consultant's mistake without it becoming a matter of ego for anyone. And a

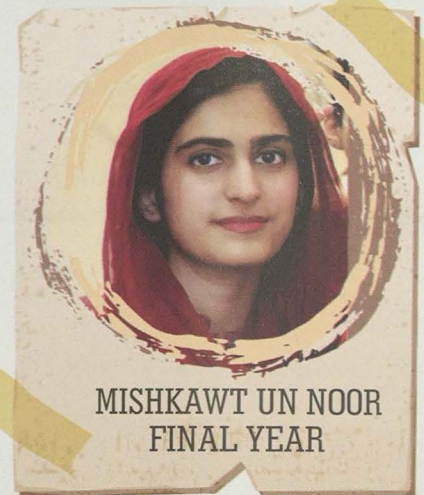




# THE STIRS OF A NEW WORLD

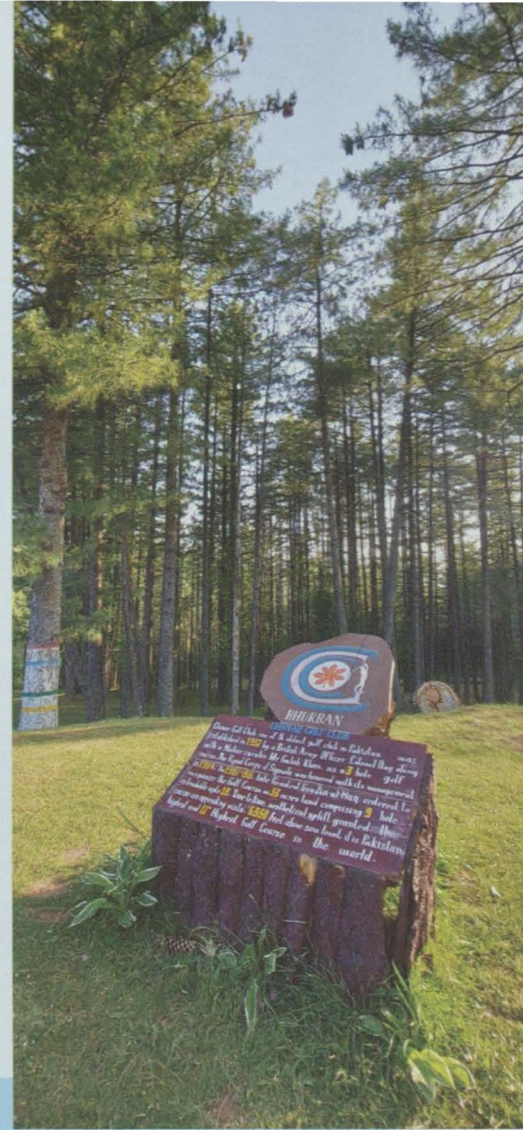
I know I'm supposed to write a travelogue, but allow me to first tell you what led me to this opportunity so that others can benefit, too. A little over a year ago, a tribulation changed something in my heart and brought me to a point where the most peaceful I would feel throughout the day was on my prayer mat a little before Fajr. Those thirty minutes where I just poured my heart out to Allah have changed my life in ways I could have never imagined. And this is when I saw it: packing my bags, leaving for the UK to take electives in Adult Cardiac Surgery Department of Leeds General Infirmary. It was an eight hour long flight, and I was a little nervous. But the

moment I stepped out of the airplane, I was welcomed with smiles, of people who had nothing to do with me but chose to be kind. It's a thing there, to smile at strangers. On one hand they'll just be minding their own business, and on the other hand they'll give the sweetest smile if you make eye contact. It made me understand why it's a sunnah to smile, because it makes a society so much more gentle and welcoming. This island that I had come to turned out to be more beautiful than I had imagined. I didn't have to painfully look up to see the top of the buildings touching the clouds, neither did I have to cross the widest roads. Everything was right there, so



MISHKAWT UN NOOR  
FINAL YEAR

close to me and yet so majestic. I couldn't help but love the combination of architecture, where a building would look like it is dating far back to Roman architecture, only to open its door to the present day 21st century contemporary. The



forget to enjoy each drop of rain to the fullest because eventually you will be returning to the scorching heat of Lahore.

Have some army ki special paani wali chai and fries whilst enjoying the pretty aesthetic view of the golf club & if your resort is right next to the club maybe you can run and have a race down the mountain with your brother rather than travelling the big 2 kms on your dads Sportage.

Instead of spending your time on twitter witnessing a stupid argument on whether Arsenal is a bigger club or Manchester City maybe you can sit on a swing and relish the breath taking view of

the mountains & the clouds whilst you take a sip of your hot delicious tea or coffee if you're fancy.

If you think the pictures weren't that good you can always go back to the golf club and click some more. Maybe go to PC Bhurban for the sake of old days when you used to visit there twice a year and the whole map of it is sketched in your mind as if its your nani ka ghar and have some flavorsome pizza in terrace cafe as the sun sets right in front of you and its orange light hits the mountains in a dazzling way.

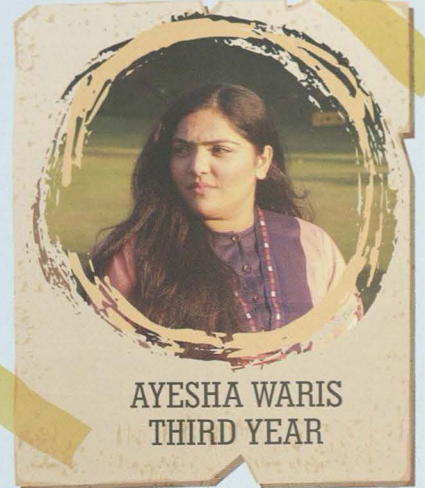
On your way back, if there's time for you to make a little stop, check

out the famous savour foods and even if you have to wait a little to get a table, 'ghabrana nahi ha' because eventually the pulao you'll eat will be worth the wait- or maybe not- either case it'll be a fun adventure.

And even if you didn't get your promised 1 hour of motorway drive do not kill the mood & enjoy the antakshari and do not worry about anything, nobody will judge you. You can most definitely trust this lot.

Take a lot of pictures, don't let the memories fade away. Breath in the blue skies and the white clouds, the bright days and the dark sacred cold nights.

# MURREE



AYESHA WARIS  
THIRD YEAR

Who doesn't love an opportunity to getaway from the busy schedule we usually live our lives by and what better place to go on vacations than in the mountains. Now, whilst Murree has become a real common place and it isn't that big of a deal to go to, it still does the work and you can have some time off, away from the hectic workout of life. Even if it's just for a couple of days you'll feel much better, recharged and motivated after spending some time away from all the toxicity of social media and hustles of town. If you do have some relative who resides in Islamabad, you can stay there for a day & go race like Lewis Hamilton on the sleek Go Kart track of Islamabad or you can of course go directly to your destination if you aren't that big of a F1 fan.

Now, if you are lucky it might start raining right when you start the hike towards your resort. Do not



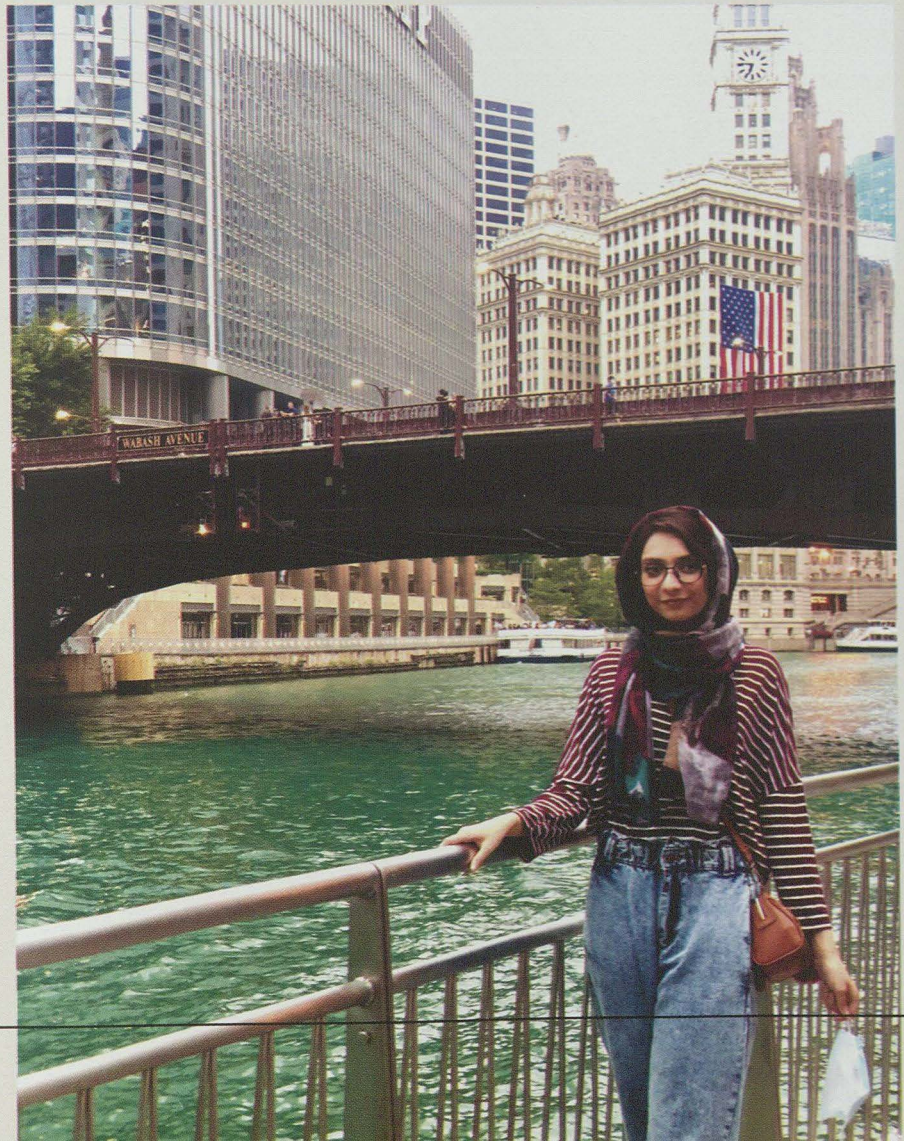
souvenir shopping while exploring foreign cultures, Chinatown is the place for you! I mean who doesn't love cute and cheap goodies, I know I love kawaii so "squishable" for definitely the right choice for me. They had so many different plushies in different food options, color options and even cute dogs in little outfits that look like other animals. I ended up getting a dog in a sushi costume because I just can't say no to dogs or food and definitely not to both. And to end our day on a sweeter note, we went to the infamous restaurant "Mango Mango" where everything on the menu and I mean everything is made of mangoes! They somehow paired the mango's strong and distinctive flavor in complete harmony with all the other ingredients. There's even a swing in the shape of a giant mango and I damn well appreciate the dedication.

Cloud Gate, aka "The Bean", is one of Chicago's most popular sights. The monumental work of art anchors downtown Millennium Park and reflects the entire city's famous skyline and the surrounding green space. It was built as an interactive sculpture inspired by liquid mercury where visitors can touch, observe their unique reflections, and walk through the art. Extremely aesthetic I'd say. But if you plan on taking a selfie through the reflection, heads up, it may look something out of a carnival mirror, believe me I tried. As for other interactive works of art, the first time I saw Crown Fountain, I was equal parts entertained and blown away. It is

the perfect way to cool off during the summers and bring out your inner child as you run through the sprays of water making splashes all the way. Fear no judgement people!

Now I am a strictly a sunset person so it was only perfect for me to get my ticket for the sunset cruise that gave you the best view of the city's skyline at sunset which is one of the top 10 most beautiful skylines in the world. As the sun began to descend we grabbed a hot cup of doodh patti and burgers from "Chiya Chai" on the Riverwalk and hopped on the cruise. The swift ride from the riverside to out in the open in the enormous man made lake, Lake

Michigan, gave the view of the entire city making you constantly turn your head so you wouldn't miss a single window, a single light, a single thing. The feel of a brisk breeze as we cruised along the Chicago River wasn't the only thing that gave me goose bumps. It was the sight of those tall towering buildings that look like they held up the mighty sky is what made me feel incredibly small. It really leaves you in awe to think that man came into this world lost and desperately trying to survive in the wilderness against all odds and millions of years later he has evolved to construct his own concrete jungle to rule. He does still get lost in it sometimes.



gum, you never know if you'll pop an ear or two!

As most of you know Chicago is called "The Windy City" of the States but what you don't know it's not the weather that gave it its name, it's the people. Apparently the people of Chicago are known to be hot-headed so don't be surprised if you get honked at while being too slow crossing the street. Whoops. The pace of life in Chicago is fast. Once you get sucked into the race there is no going back so 'run Forrest run' or you'll miss your Uber and believe me you can't go on foot to anywhere here. Pro tip: time your Ubers or you'll pay, literally!

My trip to the Field museum was literally a dream come true for the dinosaur obsessed kid in me. From feeling puny in front of the iconic life size skeleton of the T rex to jumping step to step in the foot prints of a brachiosaurus, I realized if I was born in the Jurassic period I would've probably died while trying to pet a dinosaur. Although, if I were to choose my favorite exhibit it would definitely be the "Evolving Planet" in which the Fossils collections and interactive displays show the earliest living animals and plants. A huge curved projection virtually surrounds the visitors with a recreated ancient sea brimming with life. There was even an activity that allowed visitors to see through the eyes of a trilobite, one of the first animals to develop vision. The tiny underwater creatures make for a stark comparison to the huge dinosaurs and demonstrated the power of evolution and left me in awe.



As a Lahori I am a sucker for good food and Chicago is known for delicious food, I mean it's no Lahore but it makes do. The city boasts its diversity and is home to many restaurants that serve various international cuisines - from Moroccan to Japanese and nearly everything in between and if you are searching to satisfy that desi taste bud Devon street has got you covered to make you feel right at home. It's not called "Little India" or "Little Pakistan" for nothing. I personally loved Devon street not only because the authentic desi food but also because the hospitality and welcoming nature of the Asian community there. Walking down the street you'll see Pakistanis,

Indians, Sikhs, Afghanis; the diversity is brimming and the example of togetherness they show just warms your heart. Let's also give a shout out to Chicago's local cuisine, including Chicago-style hot dogs and Chicago-style deep-dish pizza. Did you know the deep-dish pizza was invented in Chicago, those heavenly gooey layers of melted mozzarella and thick cherry-red tomato sauce weighing down a doughy bottom crust topped with fresh oregano and basil would tango on your buds, leaving you asking for an encore. Giordano's famous stuffed deep dish pizza was a must for every downtown visit we made. If you're up for some unique

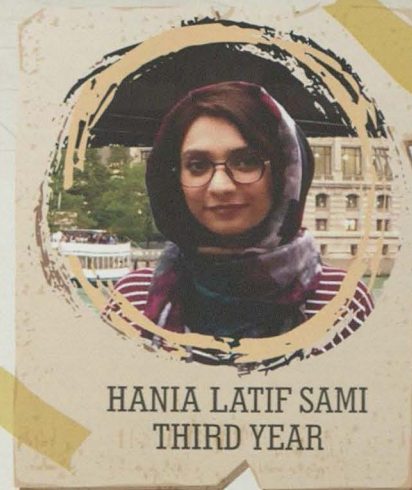
# Concrete Jungles



It's quite ironic that I, out of all people, am writing a travelogue. Why, you may ask? Because dear readers, I am strictly not a travel person. "Safar khoobsurat hai manzil se bhi zada" yeah, not for everyone especially that kid who sits next to the window seat desperately trying to control their motion sickness. Not a 'Safar' person, but a suffer person, however, sometimes all the suffering is worth it and here's my take on it.

One of the biggest disappointments I have about the 21st century is probably that humans haven't invented teleportation yet. I mean you can send a man to the moon but can't just zap one around here on earth? I guess we'll have to make do with generic modes of

transportation. 11,640 km is exactly how far Chicago is from Lahore. 11,640 km is a lot, even if you're on a plane. 15 hours is a lot, even if you're on a plane, and this doesn't even include the connecting flight which is an additional 5 hours with a lay over of 4 hours making a total of 24 hours of constant travel. Now that's more than a lot. So what do you do when you can't bear travelling and yet have to travel halfway a cross the planet? You do drugs. No kidding. If you are anything like me you would really load up on sleeping pills to "kill" the time by being unconscious,



painkillers for possible headaches you get from the sleeping pills and anti-emetics for those surprise attacks of altitude sickness or just from the disgusting food. And that ladies and gentlemen is how you survive long flights. Don't forget

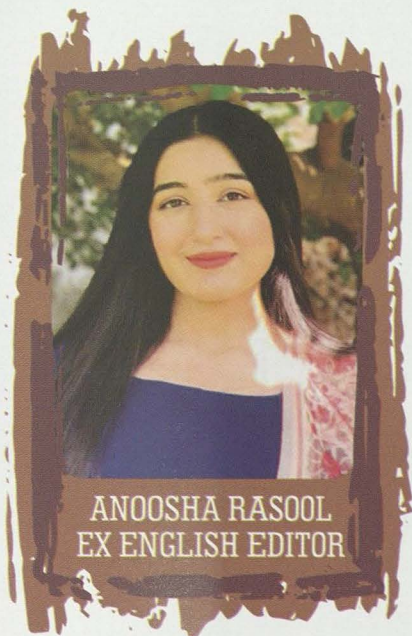
## ◆ Galen

Galen of Pergamon was the doctor of emperors and gladiators. Galen advanced Hippocrates' theory, creating a typology of human temperaments. He also did multiple dissections of primates. His work built the edifice onto which modern medicine is erected. Moreover, Galen's insistence on a rational, systematic approach to medicine set the template for Islamic medicine.

[AD 129 -c. 216]



# ZULEIKHA



The last page of Part 1 painted the picture of Zuleikha. Zuleikha, who has done everything in her power to please a man, a mother-in-law and fulfill her duties. Zuleikha, who with her green eyes, sees her husband occupying a lofty pedestal, as is required of women. Zuleikha, who with her small and frail self, has managed to live through the beatings of the two people who make up her family. Zuleikha, who with her heavy heart, has suffered the loss of children. Zuleikha, who would stand up and grow to be a strong woman, as time moves along. Zuleikha, whose salvation would always lie with Yuzuf.

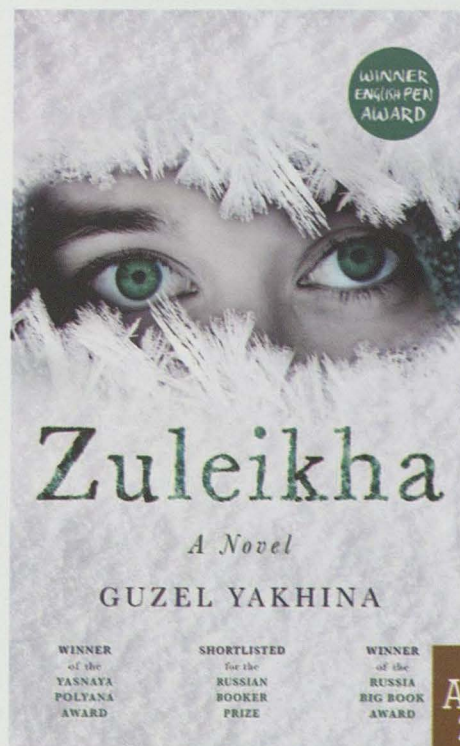
The story continued to be a story of struggle and a harsh life, until the fates agreed upon wrapping Zuleikha in the whirlwind of the various disasters that accompany a war. And so, through the pages of Yakhina's book, I was wrapped up in the sight of whirlwind of various disasters that accompany a war.

Through the pages of this story, I managed to see how dreams, if caught in the line of fire of tumultuous times, flowed out of tarpaulin sacks and withered within safe lockers and yet life always moved on, for better or worse, but moved on nonetheless. Everything that we ever held dear could be reduced to rubble and our sophisticated selves could be thrown all the way back to our primitive instincts where survival was all that mattered.

At page 464, I was reading about all the things that were changing, about all the people who were leaving. And in a moment as light as air and as fleeting as time itself, I realised that the book was coming to an end.

I read somewhere that we love big books because they come with a promise of never

ending. I was reading the story towards the end where that promise stood at the sea shore, by a boat ready to take it away, looking at me, asking for a clearance, and a label of "A promise upheld over its allotted time span." And so, I did exactly that. I closed the book with the final notes about how unexpectedly different people come into our lives and take up room that we didn't know we had to offer and how sometimes, some of them leave with bittersweet memories stashed in parts of our soul that we don't know how to access.



AXON  
2023

# THE ARCHER BY PAULO COELHO

This book "The Archer" revolves around a legendary archer in some far flung town. Archers from all over the world try to reach this warrior and upon confronting him challenge him for battle. No matter who the challenger was, no one of them was able to defeat this charismatic warrior in archery.

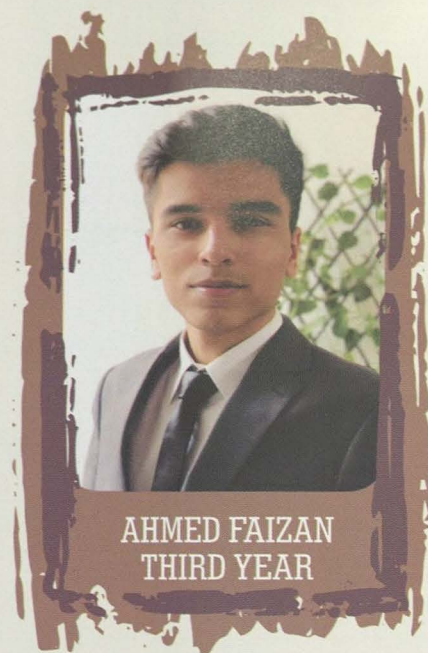
This man living alone, had given up archery and now was a Carpenter. One day a young boy following one of the challengers reached his doorstep. The child was awestruck by mysterious abilities of this man and asked for the secrets of his power.

Upon this inquiry, the man revealed all the secrets which were the source of his motivation and power. He told the boy that he is a follower of a philosophy named "THE WAY of the BOW". According to this philosophy, a man's fate is dependent on three factors: the bow, the arrow and the target.

The BOW: the centre of power for the archer. All of his intentions, emotions, practice and perseverance are reflected in the way in which he holds the bow. His confidence level and clarity level of his mind all come in to play.

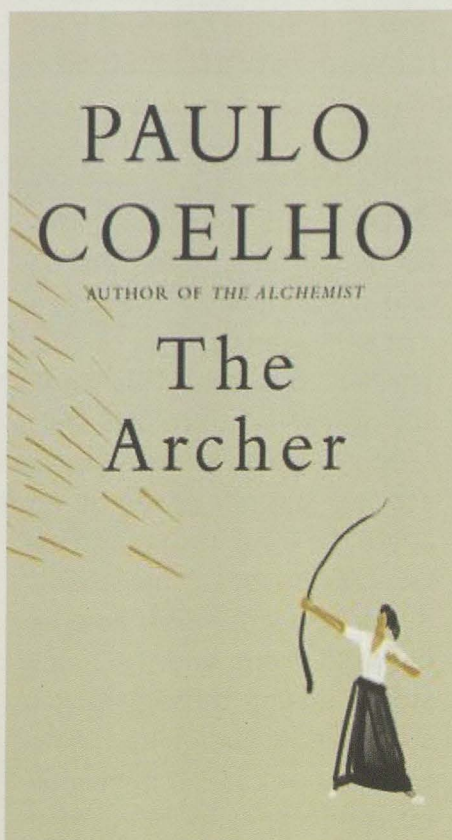
The ARROW: in the arrow lies all of his energies and tactics centred at one point. Once he draws the bowstring and fires the arrow, he can just watch it travelling towards his target and traversing hundreds of miles. If it doesn't hit the target, the archer must learn from it and move on.

The TARGET: it is the goal of the archer which he wants to achieve, whether it's a piece of wood or an apple hanging down from the tree. The target is meaningful only because it is chosen by the archer otherwise it's merely a piece of

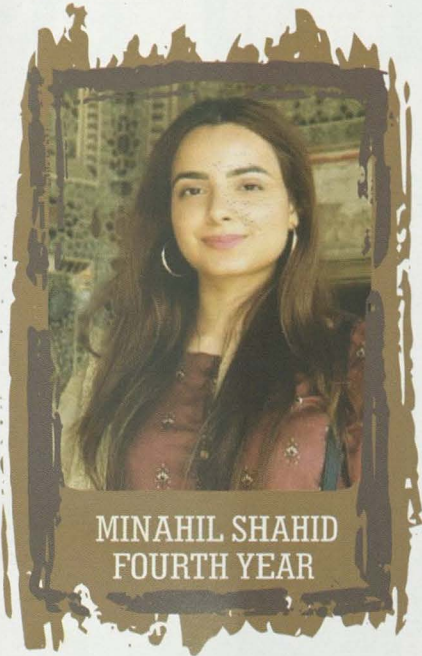


wood having no importance whatsoever.

By this philosophy the writer makes a comparison between archery and the life goals of a common man. He urges the readers to put all of their sweat and energy in the efforts when he explains the way of holding the bowstring. When he narrates about the firing of an arrow from bowstring, he reminds us of the lesson of letting go of the past events but retain the useful information for the future use. And lastly, the target refers to what the person wants to achieve. Everyone has a different target but everyone has to follow the same path for its achievement by hard work and perseverance.



# BOY; TALES OF CHILDHOOD



The best way to describe Roald Dahls, "BOY; TALES OF CHILDHOOD" is that it is a perfectly ordinary book, with perfectly ordinary events of a simple boy's childhood compiled in it, but the simple boy happens to be Roald Dahl and the ordinary events, that of his childhood.

An autobiography of one of the most famous children's books authors, comprising of only 160 pages, this is a perfect book for anyone who has ever wondered how the man whose books we all spent our childhoods reading, spent his own childhood. And that is where the charm and magic of turning its pages come from.

It is a compilation of events that could happen to any common boy from ages 3 to 18

years. It is nothing highly ostentatious yet it has a sweetness, a certain way the pages seem to grip you in a lovingly warm embrace bringing back sweet memories of your own childhood and make you realize how much you, a perfectly ordinary reader, can relate to the childhood memories of one of the greatest children's writer in the world.

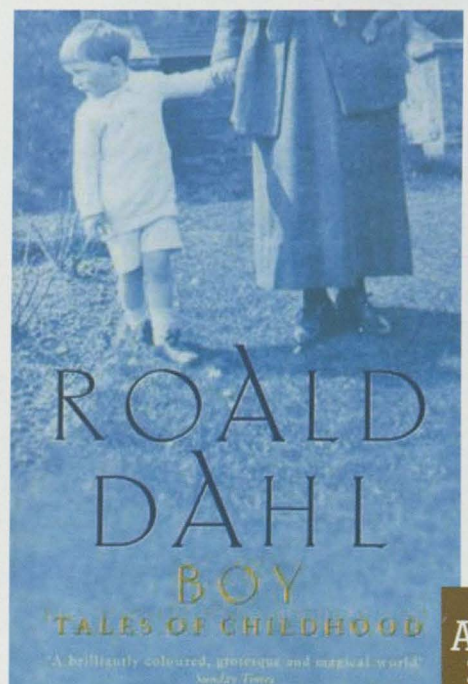
One of the most memorable of Dahl's books is "Charlie and the Chocolate Factory", whose captivating power is such that I still remember each and every turn of events in it, years after reading it. 'Boy' lets us discover how some of his famous ideas, including Willy Wonka's Chocolate Factory, were born and the background behind his stories certainly seem as fabulous and captivating as his fictitious works, despite being told in this book in as simple a manner as can be.

The account that this book starts with is that of Dahl's father losing his arm in an accident yet not giving up on anything, and moves on to tales of the boarding schools Roald Dahl attended, how he despised them, and the funny stories arising throughout his schooling. It ends with a note of his school at 18, joining an oil company, and being sent

abroad for his job the details of which we can find in the sequel to this book, "Going Solo".

A particular story, one which any reader of this book might laugh about years after reading it, involves a comical prank that a young Dahl together with some friends pulls on a local candy shop owner, of him being as mean to them as one of 'The Witches'.

Resisting the urge to share hilarious details of some other stories in this review, I will leave for you the experience of reading the book for yourself (first of many times) and because anecdote it here, leaving along with unmarred I assume, enjoying the happiness and warmth it brings you through its comical accounts.



# THE NEW CONFESSIONS OF AN ECONOMIC HIT MAN BY "JOHN PERKINS"

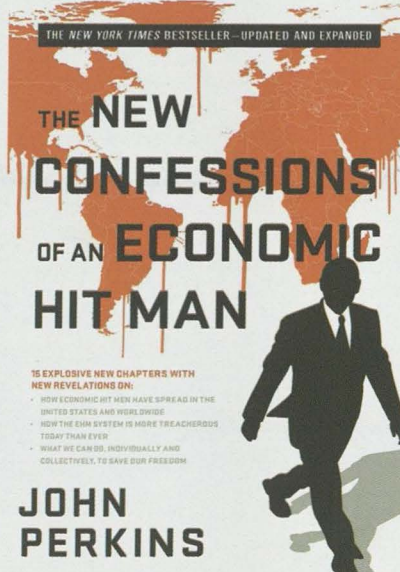
The New Confessions of an Economic Hit Man is an unerring, powerful, revealing and bone chilling semi-autobiographical book penned by John Perkins. It's a refitted edition of Perkins 2004 New York Times bestseller in which 33 of the 47 chapters are in Parts I through IV, which describes the author's life and work from 1963 to 2004, Chapters 15 and 16, which describe the Faustian bargain between the United States and Saudi Arabia and the concluding 14 chapters, Part V, are comprised of Perkins' analysis and his recommendations for "Things to do".

*It provides Perkins' account of his career with engineering consulting firm Chas.T.Main in Boston.* It is quite awe-inspiring how he delineates the ways he and others bamboozled countries around the globe out of millions & trillions of dollars. Then he blurts out how the deadly EHM cancer he bolstered has spread far more widely and deeply than ever in the United States and everywhere else to become the commanding complex of business and government today.

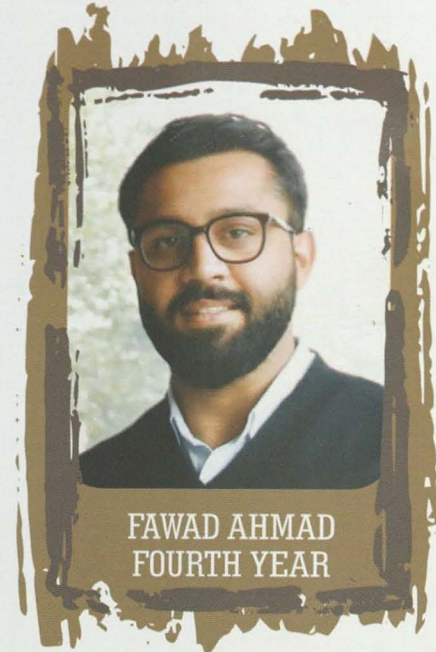
Economic hit men are the shock troops of what Perkins calls the corporatocracy, this vast network of corporations, banks, colluding governments, and the rich and powerful people tied to them are serving by a concept that has become accepted as **"GOSPEL"**: the idea that all economic growth

benefits humankind and that the greater the growth, the more widespread the benefits. This belief also has a **"COROLLARY"**: those people who excel at stoking the fires of economic growth should be exalted and rewarded, while those born at the fringes are available for exploitation.

If the EHMs can't maintain the corrupt status quo through nonviolent coercion, the jackal assassins swoop in. The heart of this book is a completely new section, over one hundred pages long, that exposes the fact that how all the EHM and jackal tools i.e. fraudulent financial dossiers, extortion, false economics, false promises, bribes, debt, sex, deception, assassinations and



unbridled military power are being aggressively used today around the world to make the rich richer and the poor poorer. As we advance towards the end, the reformed EHM (Perkins) also



torched a ray to enlighten the hope and diverted the mirror to offer a detailed list of specific actions each of us can take to transform what he calls a failing Death Economy into a Life Economy that provides sustainable abundance for all.

**According to Greg Palast** "Perkins has ripped open the belly of the financial buccaneers. Here are the real-life details of international corporate skullduggery spun into a tale rivaling the darkest espionage thriller."

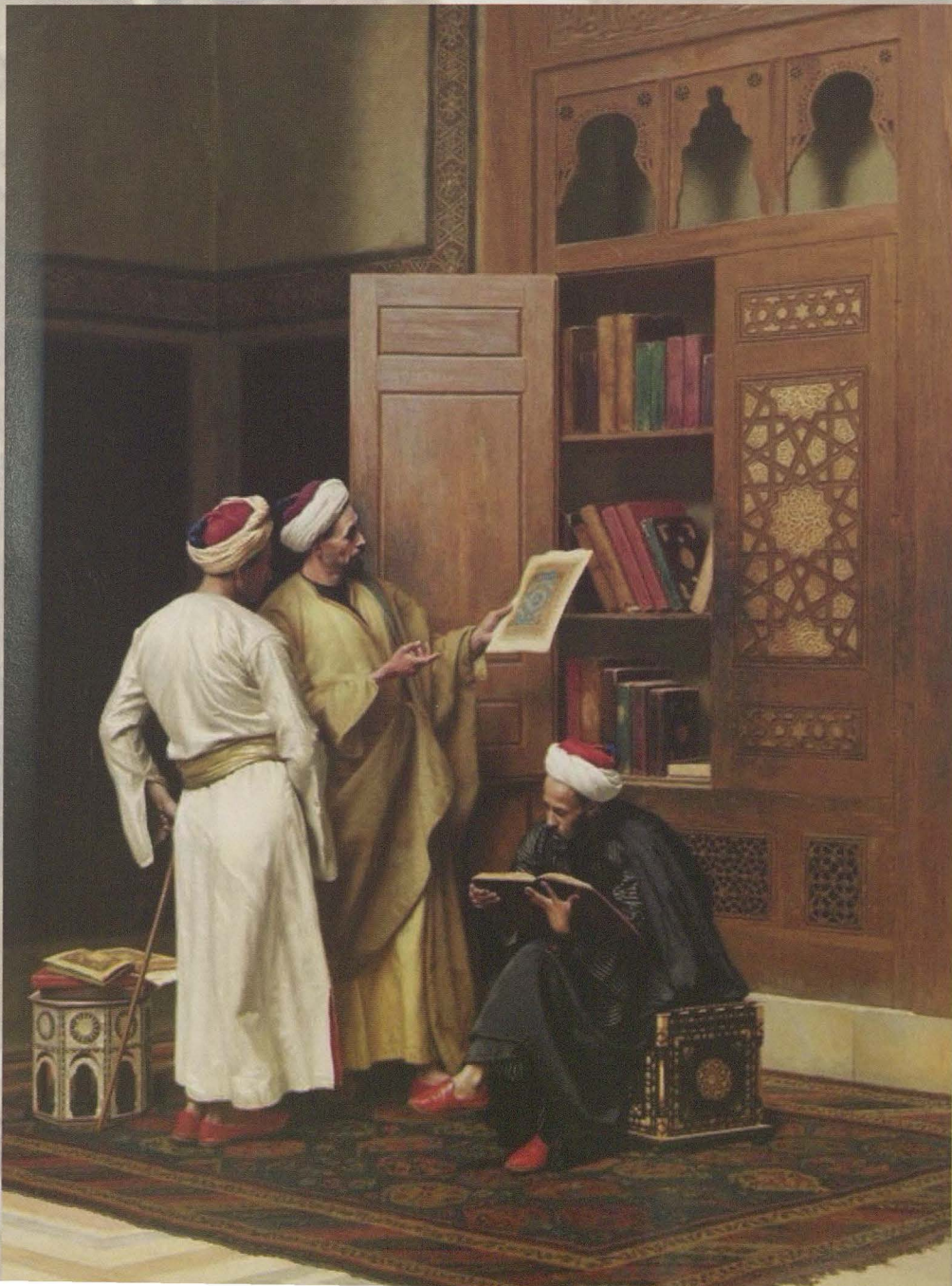
**"The New Confessions offers deep insights into the nefarious ways economic hit men and jackals have expanded their powers. It shows how they came home to roost in the United States-as well as the rest of the world. It is a brilliant and bold book that illuminates the crises we now face and offers a road map to stop them."**

-John Gray.

## ◆ IBN SINA

Otherwise known as Avicenna, he was the first scholar to present a complete synesis of Galenic medicine in Arabic. His Canon consisted of five books and was considered the default encyclopedia for medicine centuries after his passing. Such was his renown that Dante Alighieri, in his *Divine Comedy*, placed him alongside Socrates, Virgil, and Cicero as a Virtuous Pagan.

[980-1037]





**Taimoor Saeed** ✓  
@AKA Timmy

Tere ishq ne sathiya mera haal kya  
kr diya :(



**Alisha Noor** ✓  
@chaye pee lou

Proxy laga dena,  
chaye pene ja rahi hon!



**Armeen Masood** ✓  
@thecoffeegirl

If you wanna fix me,  
fix me a desert, ty!



**Aashir Saleem** ✓  
@AKAeditorurduaxon

Baatein karun ga,  
Kaam nahi karun ga!



**Nadeem Bhai** ✓  
@therichirich

25 Proxys or paise double.



# SHALAMAR TWITTER



**Ali Mohsin** ✓  
@Theeta Online

Finished Big Katzung,  
Big Robbins & also done with USMLE.

Thank you!



**Zahid Bashir** ✓  
@SMDC

Previous account hacked  
now follow @LUMS lite for more  
updates.



**Dr. Sarah** ✓  
@HOD Anatomy

Sorry, will catch you soon,  
in a meeting right now.



**Dr. Shabir Bhatti** ✓  
@AKA The Real King

Maar doun ga lakin chorun ga nahi.



**Dr. Maryam Riaz Tarrar** ✓  
@Head Infection Control

Hello! Hello!  
Aap ko hepatitis C hai.  
Thank you!



**First Year Official** ✓  
@Nahi btaun ga

Hi!  
See you on the 4th floor, hehe :)

"Enjoy it!!!! These are the best years of your life"

Me: This...is my best?!?!?!?!



Jb aik hee Overall sa Aap sara dost college ma dakhil ho gain



Doctors: don't worry, the x ray won't harm you

Also doctors:



Me: Why do I have a fever?

Immune system: The virus can't survive high temperatures.

Me: But neither can I!

Immune system:



It's really not my fuckin' problem

Body : Raises temperature to fight pathogens  
\* Takes Paracetamol to reduce temperature \*  
Body :



Pastest of UHS 2004-2019  
Solved University Questions  
Paper of MCQs Provided  
For Your MBBS, BDS, PHDC & DPT Students

By: Dr. Amna Iqbal  
Dr. Iqra Shahzad  
Dr. Rabia Iqbal

Dr Amna Iqbal

Dr. Iqra Shahzad  
Dr. Rabia Iqbal

Jb Apka Chota Bhai Apki Medical Ki kitabain khol kar dekh la:



Tooti hui Kursio ko Nikal kr Peecha bach jana wali Kursiyon



Lecture Hall ma Mojood Kursiyon

Annual Streaming Price

NETFLIX	\$108
hulu	\$72
YouTube Red	\$120
SHOWTIME	\$132
Disney+	\$84
Moodle Moodle Pty Ltd.	11 Lac 37 Thousand

Doctor: You need to take one of this pills everyday for the rest of your life

Him: But there's only 3 pills doctor

Doctor: Exactly



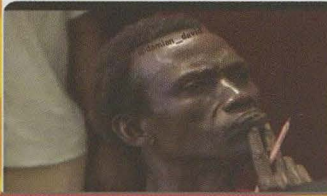
Kia kaha Bhook lagee ha?  
Abhi 150 rupee ma aik boti wali karahi da kar Bhook aur bhara deta ho



The floor is a straight answer to a simple question



\*Me pretending to hear a murmur on auscultation\*



Doc: I have bad news and worse news. The bad news is you have 24 hours to live  
Guy: And the worse news?  
Doc: I meant to tell you yesterday



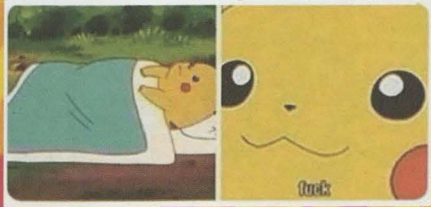
DOCTOR: ur dad's not with us anymore  
ME: damn  
DOCTOR: he's at a different hospital  
ME: oh ok  
DOCTOR: dead tho



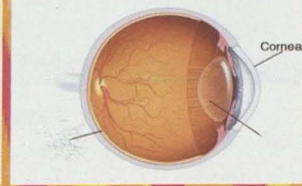
Doctor: His palms are sweaty, knees weak, arms are heavy, there's vomit on his sweater already.  
Woman: Mom's Spaghetti  
Doctor: Ma'am I'm not rapping, your husband is alcoholic.



When you finally remember where you put your watch, which had been missing since the surgery



Puns about the body are generally corny, but puns about the eyes are even

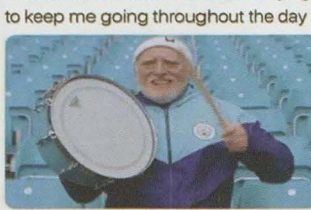


Bacteria: \*infects the same body for second time\*

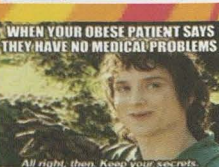
B memory cells:



That one molecule of Serotonin trying to keep me going throughout the day



doctor: time to test ur reflexes me: \*dodges little knee hammer\* doctor: [under breath] holy shit



Bacteria in 1928



\*Oh shimt penicillin

Bacteria now



\*Is that meropenem again? pathetic



fuck if I know what caused it

idiopathic

"I wish I could help you Sarah, but I'm a family doctor and you're an orphan"



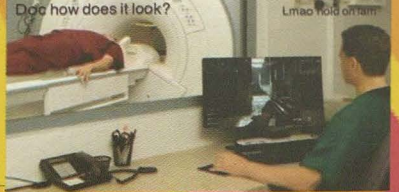
When the SRY gene on the Y chromosome starts expressing testis determining factor



when your coworker comes to rescue you from a chatty patient but they get stuck in the room too

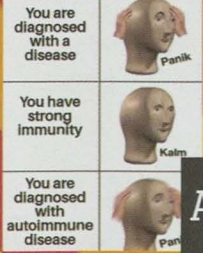
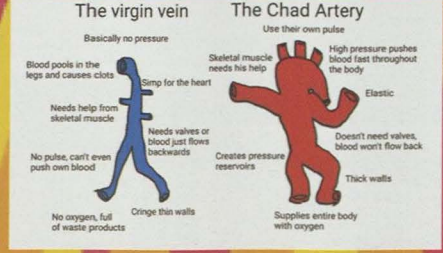
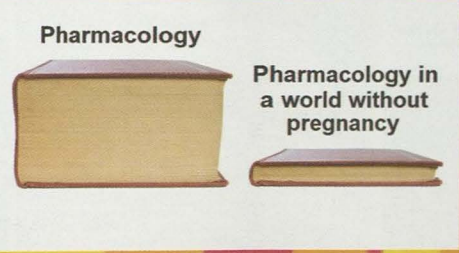
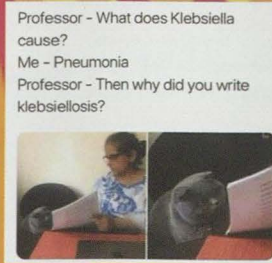
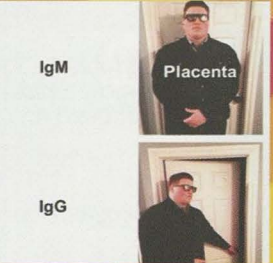
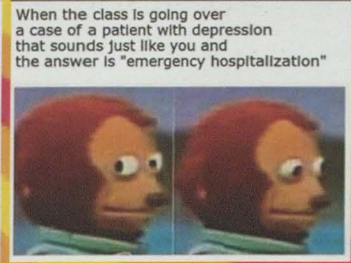
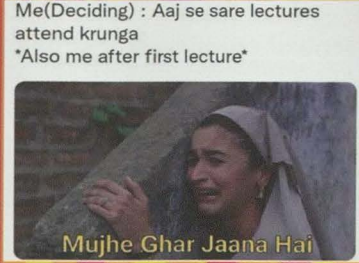
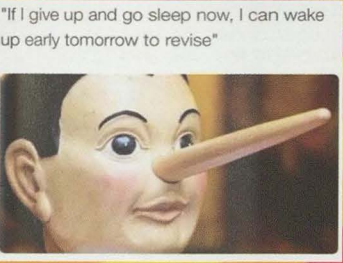
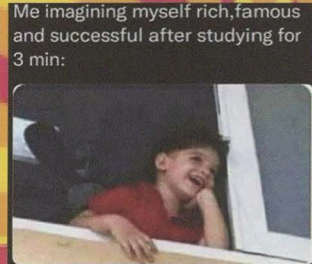
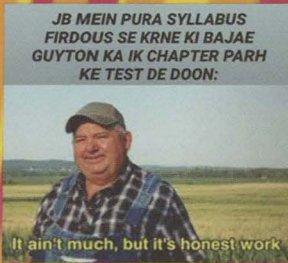
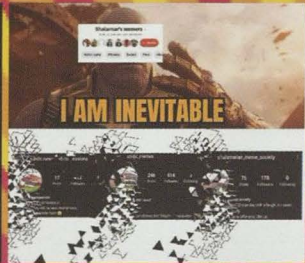
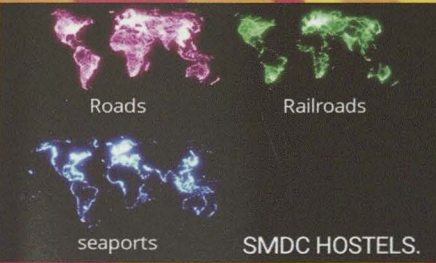
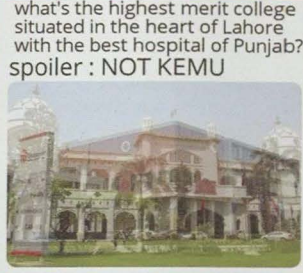
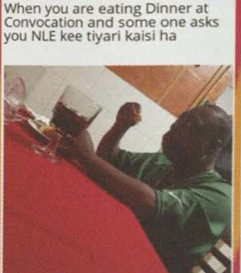
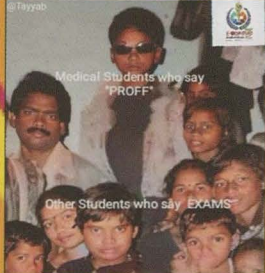
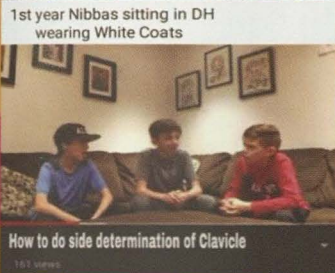


Doc how does it look?



Lmao hold on!!!!

# MEMES



"MBBS kay baad kya karen?"  
Every medical student goes through this career anxiety, no direction to go, life feels uncertain, which field is better for me? how do we figure out?  
**"Kis kay pas jana hai? Kisko kehna hai? Kis se poochna hai? Kon bta skta hai?"** I cannot decide anything. All these malicious thoughts pinch you to worry.

**"Gher walon ne to kaha tha MBBS karlo phir life set hai!"**

So what should you do as a student?

First of all, focus on the student year you are in, first thing first, one thing at a time, baby steps, clear the hurdles of profs, attend your clinical rotations where you will be able to observe patient, doctors, clinical practice, you will also find good teachers and trainees who will notice your enthusiasm and help you and guide you.

First, you should know the questions before seeking the answers.

1. Reach out to your seniors/ alumni (this is the most helpful thing I personally found) just know their stance, what they has to say, keep your mind and options open, just ask questions about their journey. Do not just

isolate yourself in a shell and pretend that help will come to you or someone will come to rescue you, this is just a trailer of your independent choices in adult life ahead.

2. Talk out with your friends / classfellows what are they upto. What are their plans.

3. Talk to your parents about your choices and options (more important if you are female)

4. Internet. It has everything to offer if you are willing to look for it. Literally everything. Just google / youtube it. And read journey's / timelines / articles of people. Copy and save it.

Decide whether you want to go out of country ( via Plab or USMLE ) or stay in Pakistan.

If you are USMLE aspirant, ideal time to start looking for guidance is 3rd - Final year. For PLAB and Pakistan route you can wait.

Roughly, after deciding the route, you can observe what field is better for you. During your wards in MBBS, you go through almost all rotation (general and allied), where you can get raw idea of what it is like. Keep in mind the 2-3 fields, then do rotation in house job to confirm whether the particular field practically suits you?!

Remember, NOW there's no rights and wrongs in life. Your direction towards your selected path is always more important than the speed.

Do not fall in the trap of comparing yourself to others, everyone has now different paths / goals and CIRCUMSTANCES.

Your own mental satisfaction above all, in the end: Its your life, it's all about you.

**Dr. Faiq Ahmed**  
**Residency Anesthesia**  
**Ex Chief Editor Axon**  
**Batch 2014-19**



# "HOW TO CHOOSE A CAREER AFTER MBBS"

*"Haan betay, kis cheez main specialization karogay?", "Dil walay doctor (not dulhaniya) ban rahe ho?", "Konsi field main MBBS kar rahe ho beta?", "Meri maano, clinic khol lena apna!"*

When you are a medical student you must have come across these muft mashwara, unwelcoming questions and ridiculous statements, often bombarded by distant relatives or random uncle, when you are dead sure kay yeh wala prof nahi niklega and someone asks, "Kis cheez main specialization kar rahe ho beta?" And you get this sudden urge "Khopdi tor dun iski to main" but you tell yourself "control udday control" with nervous smile and pauses. But you will graduate, you will pass. What's next? Or kab tak next? Is there an end?

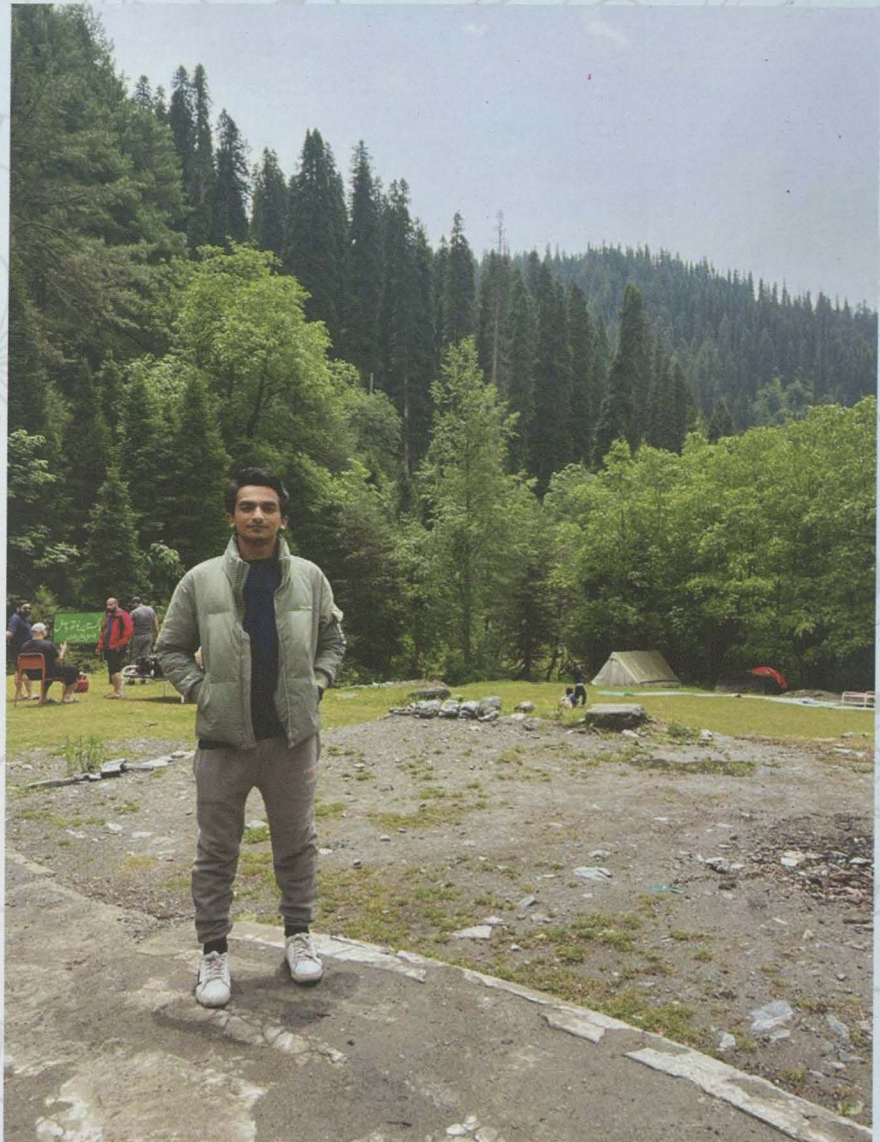
Weird pressure starts piling up with each milestone, you are achieving and still find yourself clueless, like DJ Khalid: Suffering from success. Being a medical student is like sailing in ocean on a boat with intermittent storms of prof, until your boat sinks but you are wearing a life jacket, and that life jacket is house job" barely surviving but not dying either, struggling for the shore, until life jacket gives way too- end of house job - and that my friend is start of your real adulthood and

practical life (your life, your pasoori) till now your life was pretty much sorted, parents told you to become doctor, with friends you pass the prof and house job and all of sudden everyone's gone, but you are now Registered Medical Practitioner, Ab kya karna hai? There's burden of expectation from family "Dil da doctor banega sada munda", above all,

your own expectations from yourself.

Ask yourself few questions:

- What kind of a doctor do you want to become? (Work ethics + professionalism)
- What kind of a life style you'd like to have (personal + family + career)
- What gives meaning to your life?



# 20 YEARS FROM NOW

'What Shalamarians will be doing after 20 years...'

**M. OSAMA RIAZ**  
(FINAL YEAR)

Eidhi Saab

**ALIHA FARID**  
(4TH YEAR)

Married to Jungkook with 6 Kids

**MANAL MUBARAK**  
(FINAL YEAR)

Has finally met OPM &  
now working with him

**MUHAMMAD ALI**  
(FINAL YEAR)

Finally became the President  
of IFMSA Pakistan

**ALI AWAN**  
(4TH YEAR)

Brought IIFA Awards (Best Male Model)  
Back to Pakistan

**ABDUL EIZAD**  
(2ND YEAR)

President SMDC Literary Society

**AREESHA FATIMA**  
(4TH YEAR)

Bought Twitter from Elon Musk

**M. TALHA BUTT**  
(4TH YEAR)

Batch Representative of all  
batches of SMDC

**ALI HAIDER**  
(4ND YEAR)

New Olympic champion in table tennis

# PRIDE OF SHALAMAR 2.0

## [Awards – A Satire]

### FOR BEST BUSINESS MAN

Nominees are:

1. Hafiz Nouman Jutt (3rd Year)
2. Elon Musk

**Winner: Hafiz Nouman Jutt**

### FOR HOMELESS THEETA

Nominees are:

1. Hassaan Ahmad (Final Year)
2. Muhammad Zain (3rd Year)

**Winner: Muhammad Zain**

### FOR WEIGHT-LIFTER OF THE YEAR

Nominees are:

1. Umar Nadeem (3rd Year)
2. Talha Talib

**Winner: Umar Nadeem**

### FOR BODY BUILDER OF SMDC

Nominees are:

1. Nabeel Noor (4th year)
2. Muhammad Asim (3rd Year)

**Winner: Muhammad Asim**

### FOR PLAY BOY OF THE YEAR

Nominees are:

1. Junaid Murtaza (3rd Year)
2. Imran Hashmi

**Winner: Junaid Murtaza**

### FOR POET OF THE YEAR

Nominees are:

1. Syed M. Azeem (4th Year)
2. Mirza Ghalib

**Winner: Syed M. Azeem**

### FOR MOST QUIET PERSONALITY

Nominees are:

1. Abeera Awan (1st Year)
2. Talha Nadeem

**Winner: Abeera Awan**

### FOR PUNCTUALITY

Nominees are:

1. Ahmad Subhan (3rd Year)
2. Muhammad Behroz (4th Year)

**Winner: Muhammad Behroz**

## ◆ ANDREAS VESALIUS

Andreas Vesalius, the dwarf anatomist, wrote *De Humani Corporis Fabrica Libri septem* (On the fabric of the human body in seven books). This work, based on observation, began the movement away from Galenic anatomy. Unlike his predecessor, Andreas revolutionized scientific knowledge by actually dissecting human bodies. He remarked that Galen was "fooled by his monkeys".

[1514 -1564]





hurdles are what pushed me to work harder.

Most successful women in our society will say their male family members have supported them. It bugs me that many women could have achieved more but lacked opportunity. The day we don't need validation from male members of society for success is the day we will have an egalitarian society.

**Q: AKU is one of the best medical institutes in Pakistan. In light of your experience, what's so distinctive about it?**

Ans: Credibility and Accountability are the key qualities of an institute that provide the room to flourish and AKU is one of such institutes. Other than that, they have a very strong network. Anyone who's somehow related to AKU in any part of their lives and their Alumni still has an association and networking with AKU. So young institutes like ours can learn from it.

**Q: Why were you awarded the Hans Joachim Schwager Award?**

Ans: To get this award is an honor for me. It's awarded to those who significantly contribute to Clinical ethics. I've been doing that for quite a few years now. Not only did I establish Hospital Ethics Committees at Indus Hospital Karachi and Shalamar Hospital but have also started various training programs.

**Q: You have authored many publications; of which article you are the proudest and why?**

Ans: I am not that proud of my publications but there is a paper about cross-cultural issues that I think all healthcare providers should read. It is an Ethical case review published by the American Academy of Paediatrics in 2017.

It's about a husband who didn't want to tell his wife that their child is dying. For us maybe it's a run of a mill kind of thing but for the healthcare teams in the US sharing information truthfully with both parents is part of their professional training. So, the purpose of reading it is to understand the difference in perspectives in our culture and their culture.

Another thing is that we don't have enough literature to represent ourselves so we should work on promoting literature representing our culture and our set of challenges to the world.

**Q: Would you like to talk about your hobbies?**

Ans: Baking is my passion. During my clinical practice, I used to wake up and bake in the middle of the night. I found it very

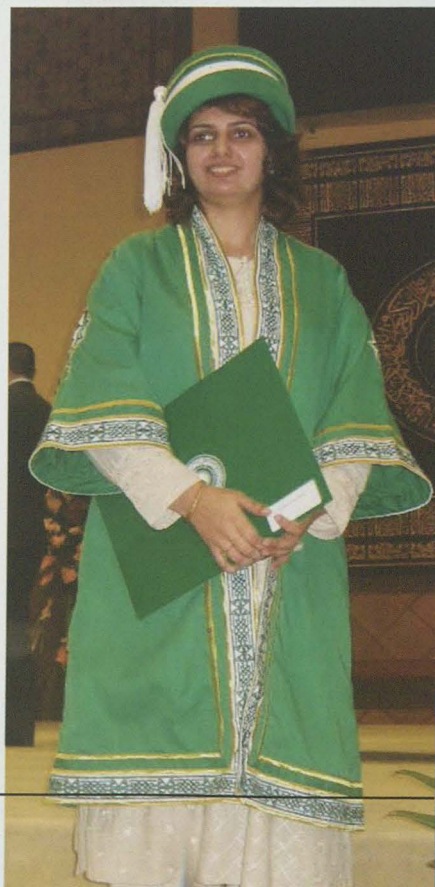
therapeutic.

I like to read fiction and legal thrillers. John Grisham is my favorite author. I like traveling as well. I work a lot, but my work is not typically "work" for me. I'd advise everyone to pursue a career they love.

**Q: Anything you like and dislike about SMDC?**

Ans: When I first joined, the most important thing that mattered to me was the vision of SMDC about the significance of ethics in the medical profession. Other than that SMDC provides a safe space for freedom of expression where I can interact with undergraduates to inculcate the ethical values important in creating change in our professional environment.

The thing I dislike is the lack of professionalism in some of the people but it's not specific to SMDC and is common in our society.



# DR. SAROSH SALEEM

DEPARTMENT OF MEDICAL ETHICS

**Q: What motivational force drove you into choosing medicine?**

Ans: When I was growing up there were only a few career options for girls in Pakistan, like being an engineer, doctor or a teacher.

Another story behind my opting for medicine is that I was born through C-section, and my mother had a cardiac arrest. There was a panic in OT and she revived after a rigorous CPR. My father decided at that moment that I'll become a doctor to save lives. He narrated that incident very frequently and I knew that this was my calling. I have always felt very passionate about being a health care professional.

**Q: Can you give an overview of your educational career?**

Ans: Alhamdulillah, I'm the first and only health professional in Pakistan with a postgraduate fellowship in pediatric bioethics. I trained in Pediatrics, had a master's degree in bioethics from AKU, a fellowship from Kansas City, and am currently doing PhD from St. Louis University, USA.

**Q: In your opinion, what is the role of bioethics in the medical profession and what do you think about its implementation in today's doctors?**

Ans: It is an integral part of the medical profession.

Every interaction we have with our patients involves ethics, be it



as simple as prescribing medicine. For example, prescribing medicine that either the patient can't afford or take multiple times a day or doesn't like the taste of (common in pediatrics), requires consideration of the patient's best interests and ignoring my time constraints or perks by pharmaceutical companies.

The way we talk to patients, the way we understand and listen to them, and the way we prescribe them a treatment all involve bioethics. With position comes responsibility therefore, being a

doctor we are expected to have compassion, honesty, and dedication. So doctors shouldn't just try to impose what they think is right, but rather from the perspective of the person who came to seek help from them.

**Q: Did you experience any challenges based on your gender?**

Ans: In healthcare, women aren't as recognized as their male counterparts. I've encountered many challenges, not only relating to my gender but also my specialization. Ironically these

upcoming field where a need has been identified for doctor specializing in clinical and malignant Hematology. This field is rewarding due to the job opportunities and a steep learning curve that adds to development of professional skills.

**Q: Having a great career in Hematology, Can you recall any case that got stuck in your mind?**

Being a doctor, I come across a lot of such cases daily. During my time working at Bone Marrow Transplant center, I remember a case of a young boy suffering from end stage Acute Myeloid Leukemia. I learnt that he was an orphan and only child of his mother. Seeing him suffering daily and eventually giving his life to the terminal illness made me really upset for a long time and it was one of those cases that motivated me to do all I can in my capacity to add value to the system and to give back to the community.

**Q: How has the field of medicine changed from the time you started to where it is going now and in near future?**

Times have changed and there are a lot of advancements in medical research and treatment methodologies. The field of diagnostics has evolved to the point where we can get results within minutes. Laboratory tests serve as a backbone; nowadays the field of Pathology is helping the clinicians a lot regarding effective diagnosis and targeted treatment.

Doctors now have options to take up super specialties in Pathology, as a consequence of this; they are more path-oriented and have opened doors to numerous opportunities.

**Q: Have you ever thought of changing your career at any point of your life?**

From my childhood, I always wanted to be a doctor. After I opted for MBBS and explored this esteemed profession, never in my life had I felt any regrets about my choice of career. In fact, if I were to be given an option to go back in time, I would still choose



medicine without having any second thoughts.

**Q: Tell us about your favorite book which you would like to recommend to everyone?**

“The Conquest of Happiness” is one of the finest books by Bertrand Russel. In my opinion, this is a must read for all my students. Although it was written a long time ago in the 1930s, it explains the human feelings and how the human heart can find contentment and happiness is still very applicable to this generation and holds true to date as the human psyche is still the same.

# DR. NAUREEN SAEED

ASSOCIATE PROFESSOR - HEMATOLOGY

**Q: Where did you graduate from and how was your experience doing MBBS and Postgraduate degree?**

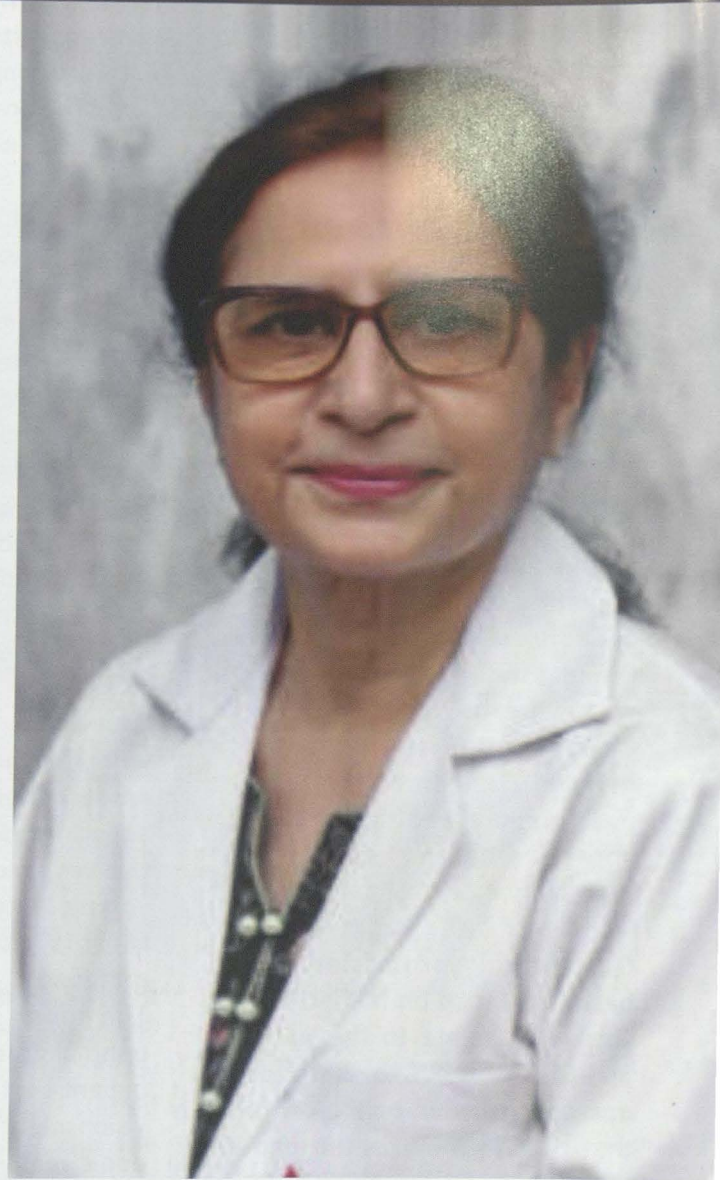
I graduated from Allama Iqbal Medical College Lahore in 1986. I worked as a medical consultant gaining useful experience by working at primary rural setups to leading Public sector hospitals of Punjab, after which I completed my post-graduation from Armed Forces Institute of Pathology, Rawalpindi in 2007.

During my undergraduate training, I got the opportunity to interact with colleagues and professionals from diverse backgrounds which gave me perspective and insights to different diagnostic and clinic approaches. Initially, it was challenging for me to grasp the practical applications but it was all worth it as I built on my skills and had a great time.

I completed my postgraduate training from the Armed Forces Institute of Pathology. Studying in a well-organized system with highly developed institutional infrastructure had been a great experience. Learning from the top nation-renowned teachers built on my diagnostic proficiency which helped me in effective consultancy and diagnostic workup.

**Q: Why did you choose medicine as a career and Hematology in particular?**

I had a passion to pursue Medicine from my early school years. If I speak honestly, regarding my specialization in Hematology, it wasn't pre-planned it was merely by chance. During my service as a medical officer at Children's hospital Lahore, I got the opportunity to work in the Blood bank and it was quite a delightful experience working there. So, I developed interest and I decided to go for post graduate in Hematology and Blood banking.



**Q: What advice would you like to give to Hematology aspirants?**

For those students who are planning to opt Hematology as a career path for the future should be clear about their interests and carry out thorough research of its practical applications and scope prior to entering this field.

As in clinical Hematology, I find few cases really intriguing; one such example is Hematological malignancies. This is a rapidly changing and

and a camera will take a photo of his eye and a machine will read it and the diagnosis will be given for diseases like glaucoma, diabetic nephropathy and cataracts. There will be a diagnosis and will be sent to a doctor placed in any city.

**Q.4) I really want to go back to your early life and keen to know what was your growing up like and also who was the most influential person in your life, and why?**

Usually, in childhood, we tend to idolise our parents. Similarly, I believe that my father was the most influential person in my life when growing up. As he was an Air Force Pilot, we lived in a base and I was fascinated by aircraft flying around all day. When I got to know my father was also a pilot, which added to my love of aircrafts and the fact that he was a smart man with various accolades, I was impressed. His personality radiated strength and was a war hero, because of which I was impressed by him. He has various records including "Sitara-e-Jurat".

**Q.5) In this profession that's based so much on human touch, you've to relate to the patients and patients have to relate to the doctors, in your opinion what's that trait that makes the patient to believe, trust and feel good about the Dr.**

It depends on the time you give to the patient. On how much time you can listen to him.

**Q.6) If you could change one thing about your personality at the snap of your fingers what would it be and why?**

People often say that I often work leisurely. People often say that it

should be changed but I feel that if that's how I built, I cannot really change it

**Q.7) When you look at this profession itself do you think we are providing students with the quality education so that they can make a transition in the coming century?**

Ophthalmology is a fantastic field. Basically one should have passion for what we're doing. The best part is when after a surgery a patient removes the bandage out of his eyes, he gives a smile as he wasn't able to see clearly previously. That face is my feedback. I was always impressed at how Hazrat Isa AS treated blind people and I wanted to contribute to the system Allah made in order to improve someone's quality of life.

**Q.8) What is ophthalmology , what is the most challenging aspect of being an ophthalmologist and why did you choose to master this very speciality and where do you see Pakistan by next 10-20 yrs in this domain of medical profession.**

The most challenging task is ophthalmology is convincing the patient that in certain cases their vision might not be perfect. People don't really understand it easily and one needs to be a good communicator so that their expectations should be realistic. If you give them fake information just for the sake of commercialization, it will end up unfavourable. Students should definitely learn the skill of communication.

There are both good and bad signs. At the moment it's a bit negative in the medical point of view as life



seems rough due to differences in statuses. The only good news is the prevalent use of technology because of which I'm very hopeful.

**Q.9) Books tend to change us better, often for the good. Name one book that you believe has changed your life and everyone should read and why?**

Two books basically. One is Allama Iqbal's Reconstruction of Religious Thought in Islam. It's not for everyone as it is a thick philosophical text and has the entire thought process of Allama Iqbal but if you savor it the lingering taste it leaves is unmatched.

The second is the Road to Mecca. The writer was a Jew and converted to Islam and was a good friend of Allama Iqbal. There's a road in Lahore that was named after Muhammad Asad as well. The story is that Pakistan wasn't being able to be recognized by Saudi Arabia because of politics played by the British. Muhammad Asad convinced them and they ended up recognizing Pakistan.

# DR. IMRAN BASIT

ASSOCIATE PROFESSOR - OPHTHALMOLOGY

**Q.1) Where did you graduate from and how was your experience doing MBBS and postgraduate degree?**

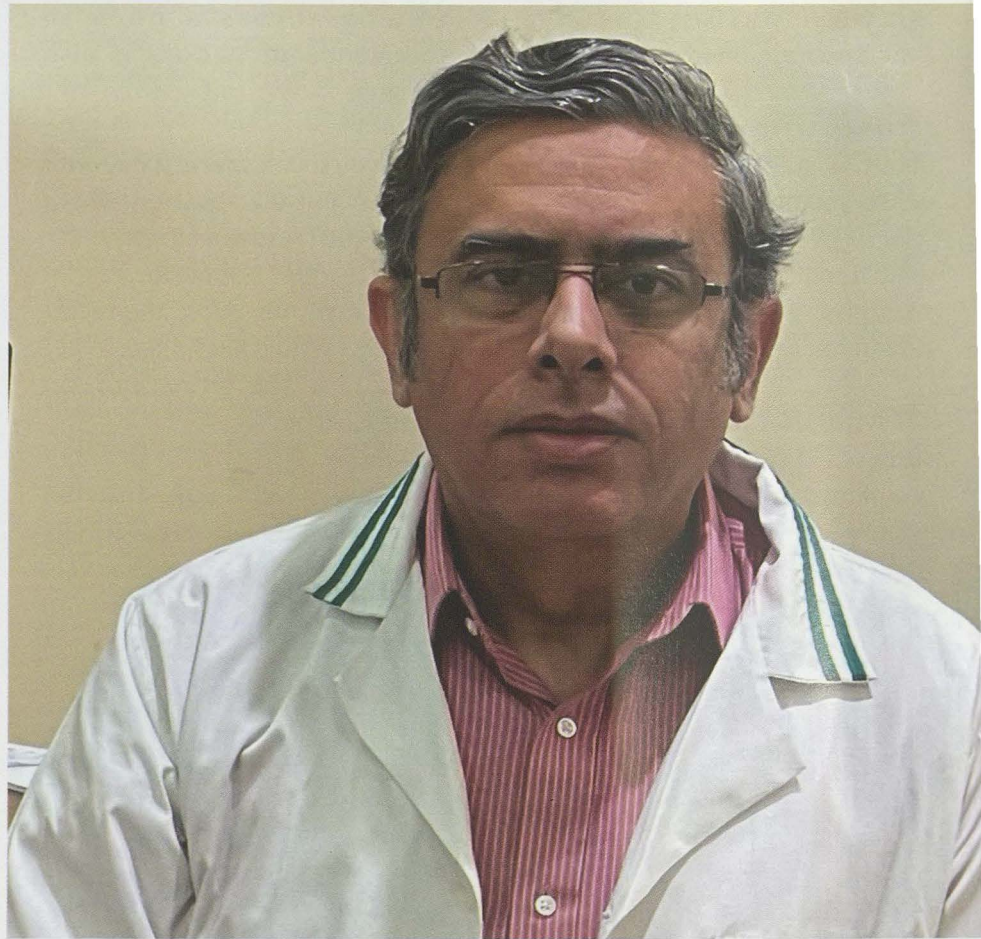
I did my FSC from Sir Syed College in Rawalpindi and then I graduated from Army Medical College in January 1997. After my graduation I served in the army until I retired in 2019.

My experience doing MBBS was lovely. It couldn't have been better. I believe that at the end of your life when you have nothing to do and your body is gone, the last thing that remains is your memories.

We joined our college as kids and graduated as mature adults. We had a lot of great experiences including studies and extracurricular activities. We also had the advantage to travel to various army locations since we were in an army college, both officially and unofficially. It was a beautiful experience.

**Q.2) What was the impetus for joining this profession and what qualities do you think helped you in achieving your desired level of success?**

Well, I became a doctor because it was the explicit wish of my Nana since nobody in my family was a doctor. My initial wish was to join the air force since my father was a fighter pilot. He is a war hero in the 1971 Indo-Pak war and he was my role model. I unfortunately had a DNS problem and had got operated twice resulting in me being unfit for the air force. I eventually joined



medicine. When I joined AMC, it wasn't love at first sight but slowly and gradually it grew on me and by the time I was in 4th year I started being fascinated by life and the human brain and its behaviour. I was the most motivated one while visiting the psychiatry department. However, an unusual event happened during a rotation that resulted in me losing interest in it. In final year, I once again fell in love with the human brain and wished to be a neurosurgeon. I used to read extra books for that and went out of my way to attend those wards. However, during my house-job, I eventually switched my interest to

ophthalmology.

**Q.3) Tell us something about AI Basr project.**

Basically my fascination is the human mind. We sat down along with my seniors to develop this and I was tasked to follow it through. The basic principle is the use of AI for diagnosis and patient management. It's a very smart and outstanding project. It feels really important for a country like Pakistan since there are various rural areas where eye doctors are not available. It helps us to diagnose the disease and its severity through an algorithm. The idea was that the patient will walk in

that I had gotten a deal with a small publisher. A few days later I received another call informing me of another deal with a publisher in South Asia as well. So right when I was about to give up in a way this happened.

**15; If you were to write a spin-off about a side character, which would you pick?**

A lot of people have asked me to write a sequel to the "company of strangers". I don't have the time yet but once I do I might.

**16; What do the words "literary success" mean to you? How do you picture it?**

It totally depends. If you get love from readers, it can be literary success. Even if one person praises your work or it changes their life, its literary success. However, I would be wrong if I were to say that I don't enjoy all those glitzy events and

bestsellers lists and all the money and the bookshop displays. So yes, that's also a sign of literary success along with good reviews in newspapers and magazines. Getting across a book to thousands of people is also success.

**17; If you could spend a day with another popular author, whom would you choose and why?**

I'll like to meet Donna Tartt as I'm a big fan of her book 'the secret history'. I would like to talk to her about how she wrote such an impressive book.

**18; How would you describe your book's ideal reader?**

I think my books are pretty simple and they can be read by everyone. Basically anyone who loves reading and loves a story that is hard hitting, that will be my ideal reader.

**19; What is your kryptonite as a writer?**

I think it's the fact that I tend to feel sleepy when I'm writing. A lot of noise also disturbs but having said that I do write a lot in cafes so it be therapeutic to me as well.

**20; Would you share something about yourself that your readers don't know (yet) and if you had to describe yourself in just three words, what would those be?**

The three words would be: loyal, friendly, and just approachable. That will be me. When I was younger, I was an introvert of the highest order but I changed a lot. My biggest quality will be loyalty so if I'm in touch with someone I will be into it for a long time, even though it comes with a price but one can't really change who you are.

**21; Books tend to change us often for the good. Name one book that you believe has changed your life and everyone should read and why?**

There have been many books that I've read. But as a teenager I believe Harry Potter really changed my life. As an early teen I was a big introvert, didn't have a lot of friends and I liked my own company. So I'd spend a lot of time in the library reading and rereading Harry Potter and I felt the strength from those characters. I loved Albus Dumbledore's wisdom and I loved Hermione Granger of how a nerd can be a hero as well. Every character appealed to me in some way. It didn't exactly change my life but it my life better.



However, criticizing the book is totally up to them as they are totally allowed to do that. The feedback is important as it helps me to improve my work.

**12; Tell us something about “The writing institute” what were the aims and objectives exactly behind installing this academy and what makes it uncommon?**

I took a really good course in London. However these courses are very expensive and even I had to pay installments for it. When I came back I realized there's a lot of talent in Pakistan, but can everyone afford to go to London and pay that much for a writing course? And maybe if they do have the money they'll most likely spend it on anything else. So I thought of a writing institute in Pakistan that will be exclusively about creative writing and very affordable. So instead of a 4000 pound course you'll get it for 9900 rupees. I remember I got a lot of pushback from people as they thought they'll be no demand at all as Pakistan doesn't often produce English writers. But you'll be surprised that we recently celebrated 10,000 students, that's the level of talent Pakistan has. We only need to nurture it and there will be so many writers coming out of Pakistan. I hope that someday we start appreciating it as much as the other forms of art.

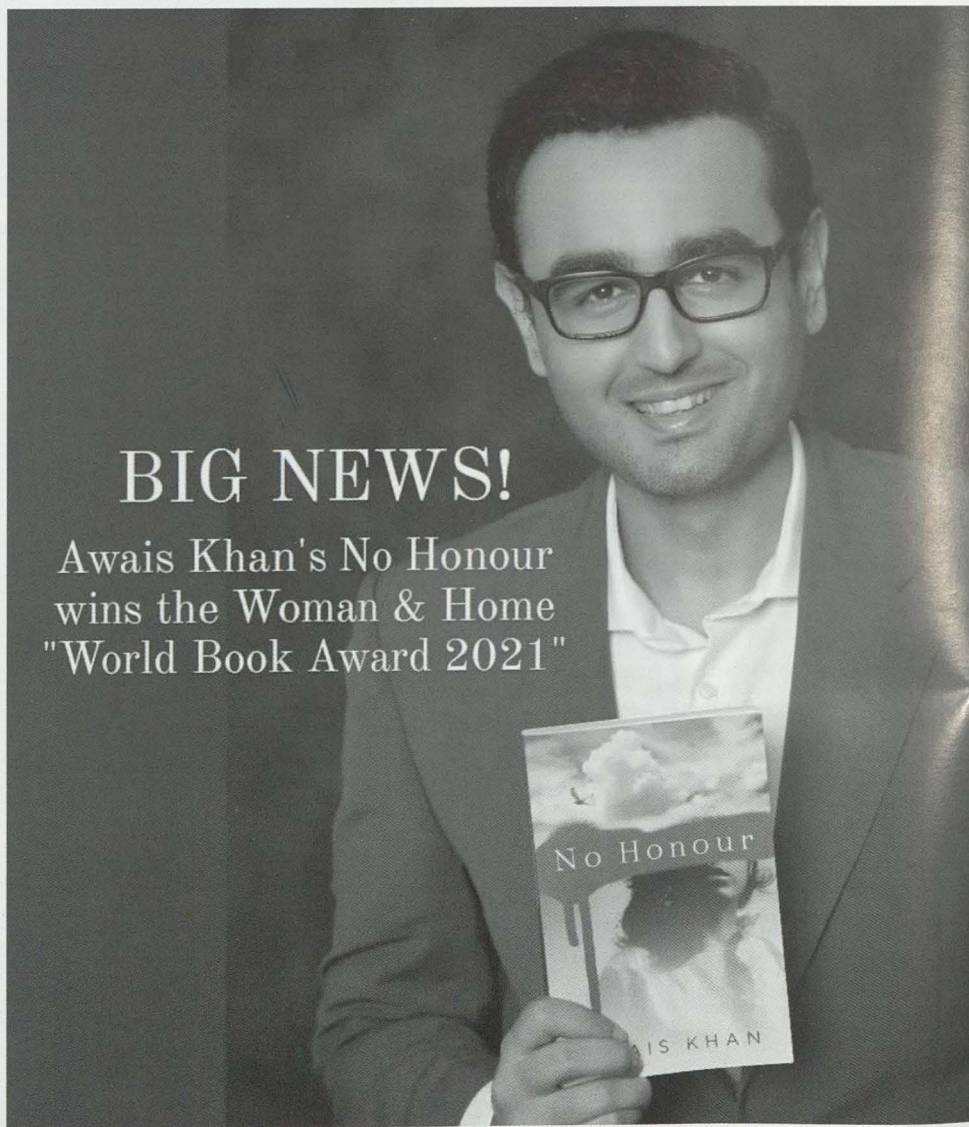
**13; What, to you, are the most important elements of good writing and What advice would you give to the budding writers working on their first book?**

I think the most imp advice is to be a reader- you cannot be a

writer if you're not a reader. And secondly is that- be yourself. You don't need to copy any one to get your point across or to be a best-selling author. Copying can not only land you in legal trouble but also reduce your credibility. Keep owning your craft as the first drafts are never going to be good, but know that you'll improve eventually. If you read my stories from 13 years ago, you'll laugh as they were so bad. But I eventually did improve as it actually got me started in novel writing. It's all about making mistakes, picking yourself up, and not giving up.

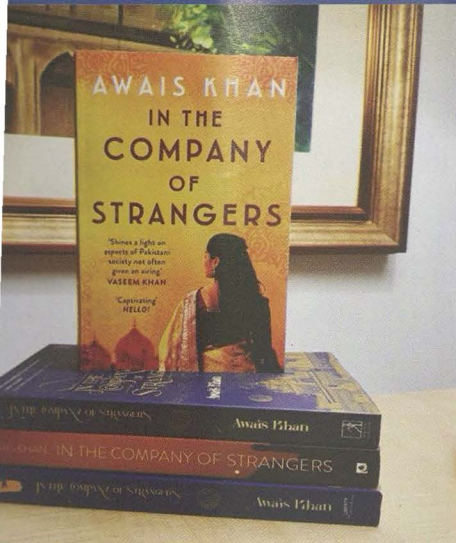
**14; What has been your most memorable experience in your career as a writer and why?**

I think it was getting a book deal. It was December 2018 I believe and I had been waiting for a deal for almost two years. I had signed up with an agent and still hadn't gotten a book deal because most publishers said it was very Pakistani centric and they did not see it being welcomed in the UK. I told my publisher that I'll just start publishing it on my own and she asked me for just one more month. Only a couple of days were left when I was informed



## BIG NEWS!

Awais Khan's No Honour wins the Woman & Home "World Book Award 2021"



**7; Are there therapeutic benefits to modeling a character after someone you know?**

Of course. At the end of the day characters need to be believable and relatable. Some are good, some are bad and some in between. Even if they're not likable they should be believable for people. For example, a few years back I was reading the book *The Weekend* and my grandmother had recently passed at that time. Even though it had nothing to do with what I was going through but as it was a story of loss I felt better in a way.

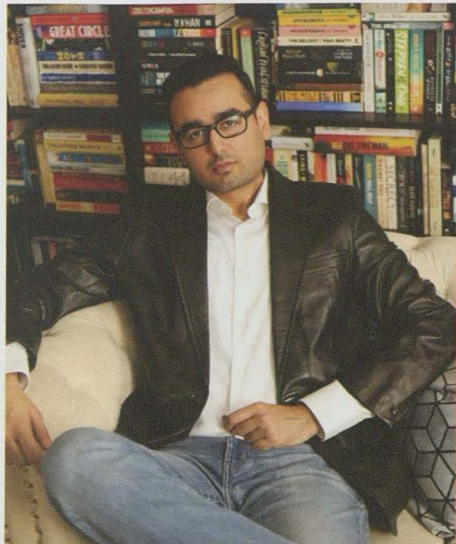
**8; Did you have to face any sought of obstacles while generating these two masterpieces if yes then what were actually they and how did you manage to fix them?**

The thing is that when you're writing controversial English stories inn Pakistan hardly a few people read it and that kind of protects you. But I don't think its controversial in any way as it's something that's been happening since decades and even though there are rules in place people don't care about it.

This is why change should be there at the grass root level. I don't think my ideas were controversial because of which there were no such obstructions and the reception has been good.

**9; In a world where books are usually based on Western societies, how was bit writing a book set in Lahore?**

I'm from Lahore, so I liked to write something about my own experience because of which I was able to write it more convincingly. You're right that writing something based in Pakistan by a Pakistani makes in difficult to get it published abroad as Pakistan isn't really known for its authors due to lack of publishing agencies, literary aids or grants. In Western societies people are being given thousands of dollars just to work on their books. The avenues present are also kind of blocked off. A great market was India but the trade ban also included books which I feel was very wrong. Because of this Pakistani authors aren't being published. So yes, it is hard writing books based in Pakistan.



**10; How did it feel being featured in international media outlets like Khaleej Times, Daily Times, Mode, The News International and etc.?**

To be honest, my first thought was, 'what did I even do'. Imposter syndrome never really leaves you. The first thought was that what did they even see in me to feature me in a publication like this and this is how I felt when my book got nominated for awards and was featured in magazines. But yes, after that it does feel good to be featured especially as it is rare for a Pakistani writer to be featured like that. All the politics gets all the coverage as everything revolves around politics here. So to see literature being featured feels very good.

**11; How do you process and deal with negative book reviews?**

Well I don't do anything. I think if you're putting your work out there you should be prepared for both good and bad reviews. There'll always be criticism, and as far as it's about the book, its fine. I just don't really like people getting personal specially those who don't even know me.

SMDC

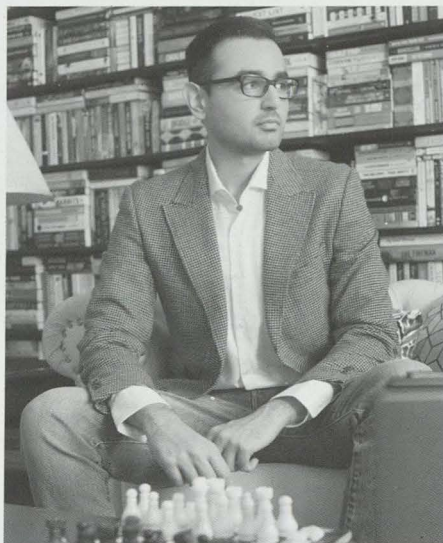




**4; Can you please tell us something about the award winning “In the company of strangers” and “No honor” like what they are exactly about?**

“In the company of strangers” is my debut. It will be very relatable to people in Lahore as it is about the secrets and lies of the higher society and is something we have all seen in television and media. It's about a woman named Mona who is in her 40s and is bored with her life and is in an abusive marriage. It's about how she meets a young man and sparks fly. I can't give in more information as it will give away the story.

“The honor” is quite different as a great deal of research was required for it. I had to visit the rural areas of Pakistan. It's about a 16 year old girl named Abida



from a small Pakistani village. It's about how her father steps us to save her from being killed for honour and they escape to Lahore, resulting in even greater problems. It's not only about honour killings but also the story of a family and the relationship of a father with his daughter.

**5; Pakistan has the highest number of honour killings per capita of any country in the world, about one fifth of those committed world-wide. It is a practice that has dominated Pakistani culture for thousands of years and, despite an attempt at reform, remains commonplace. Do you think that you've conveyed to this society whatever you wanted to & addressing this very issue in your book “No honour” will have any impact on the contemporary thoughts of people of Pakistan?**

Well I hope so. Whenever you're writing about social change, deep down you do wish that it leads to meaningful change and that's what I was thinking when I wrote “No honour”. It eventually depends on how people read it. I'm not sure if I've done justice to it and I don't think my novel can really change this practice happening for years. But I do believe change starts somewhere and if this influences even a single person it will keep gathering momentum and honour killings will be a thing of the past.

**6; Why did you chose Mona and Ali in “In the company of strangers” and Abida in “No honour” do they really exist or are they just the pseudonyms?**

I get asked that a lot specially for Mona. The thing is that none of them are based on specific real people. They are bits of hundreds of people I know and from fragments of my imagination as well.

# AWAIS KHAN - THE AUTHOR

**1; Tell us something about your early life like where did you graduate from and the reason behind choosing creative writing as your respective master specialty?**

I studied in Choueifat as a child. After that I went to the University of Western Ontario and following that I did my masters from Durham University. It wasn't until that I was 25 that I actually realized that I can write well. Being from a place like Pakistan one is often advised to choose certain career pathways only like engineering or medicine. My education degrees have nothing to do with writing at all. At 25 I took a 6 month course of writing and that's when I feel that my life really changed as I finally learnt how to write and I started writing my first book. So my journey started around 10 years ago.

**2; How long have you been writing, what perspectives or beliefs have you challenged with this work, and at what point do you think someone should call themselves a writer?**

Well to be honest I didn't really start at 25 only. That was just the first time I formally write a novel. I believe there's no age to begin writing. Some people start at 5-6 years old and some at good old ages. It's all about following your passion and reading in your early years- this is what actually prepares you to be a writer.



**3; How did you develop the interest to write and what was the impetus that you consider pushed you to pen down the draft for very first time?**

I think it was just the fact that I had been reading for a very long time. I believe that the first step to be a writer is to be an observer. I don't think there was any impetus but I feel like one just knows that now is the time to write a novel. I did start writing previously but it was so bad that I eventually ended discarding it.

## ◆ HILDEGARD OF BINGEN

St. Hildegard von Bingen is renowned for her book *Uber simplici medicinae* [book of simple medicine] on the curative power of natural substances such as herbs. Due to her lack of formal education, her artistic and scientific output (including multiple advanced medical texts) was regarded as a form of divine intervention, and hence she was considered a Saint in that era. [1098-1179]





WASIF SHAKEEL  
THIRD YEAR

## CHRONIC

When I'm old  
with ashen hair  
and a wrist stained blue from hospital bracelets -  
I'll eat ice cream for breakfast.  
I'll wear my pajamas to the mart,  
flirt with spotty cashiers,  
and tell young mothers  
that their babies are ugly -  
and no one will bat an eye  
because they'll understand  
it's the last of my days.  
I'll devour paper-bag chips  
on park benches  
and really listen to the birds  
while I feel the sun  
heat my leathery neck -  
and I'll soak up the moment  
because I'll understand  
it's the last of my days.  
But, although I'm still young,  
my wrist is already stained blue  
and this morning,  
I ate ice cream for breakfast



ROHMA QURESHI  
FINAL YEAR

# INSECURITY

With that pompous walk  
That sneering glance  
My love,  
You never tell the sky to stop being so blue  
Or the ocean to stop dancing at the sight of the moon  
You never tell the grass to stop being so green  
Or honey to stop being so sweet  
It's an abomination if you do  
But the sky stands with all its glory  
Even when you say, "you cry too much"  
The ocean sways with all its splendor  
Even when you say, "calm down"  
The grass shrugs with those pearly dew  
Even when you say, "you're ordinary"  
The honey continues to nourish  
Even when you say, "you're too much"  
The universe never hangs on your admiration  
Neither does it ever fall at the feet of your arrogance  
And I have the universe running inside me  
So drop the pompous act, love  
It must be exhausting to fight a lost battle



RANA JUNAID  
THIRD YEAR

## SUFFERING

He wanted heaven, but was faced with hell,  
He was painted by being baptized as an ever-  
broken shell.

Waited for the pain to drain  
Nothing left but a gruesome stain  
The gruesome stain tormenting his thoughts  
His heart suffered from an everlasting drought  
Yet, on and on he went, and ne'er let,  
His face show the hurt he inevitably felt  
And waiting for the day to finally come  
Oh, what a celestial man, has he become

# I LIVED AGAIN

That was a desert  
There, I was standing alone  
Joy, bitterness, recollections  
Blurred by the splendid sunlight  
Hot, scorching, burning breezes  
Making those happy moments shallower  
The stories concealed in the marks of tears  
Made my saddest moments prominent  
There, I saw my own self  
Getting lost somewhere in the residue  
Regrets, awfulness, despair  
It felt like choking  
It was suffocating  
I felt like dying  
But there;  
I wanted to stir up  
In any case, if there;  
I lived again  
Like;  
Nothing happened



MISHA AFZAL  
SECOND YEAR

# UNPREDICTABILITY

You never know what you'll lose,  
You never know what you'll choose,  
Is this what you all call life?  
Where you don't have time to think twice  
A blink and all is gone.  
Leaving you into pieces all torn.  
You stress for the present and regret the past,  
Oh my! Are you also stuck in this vicious blast!  
One, two- you are now the winner in the heap  
Three, four- you are a loser with grief too deep.  
Perfection is what you desire,  
In the search, you forget what you require.  
Fix, six- you working because you got this handled  
Seven, eight- you believe you got this untangled  
Why stick to one when you have so many to choose  
Build the perfect empire for you to thrive,  
In doing so, you gotta burn your past dreams alive.  
Well-done! You climbed the first step.  
Oh no! You still are not satisfied and need prep.  
You know the future and have planned it well!  
Totally ignorant of what awaits you inside the shell.  
Nine, ten- Surprise! Here's another button with no controller rights  
Sigh! The light at the end of the tunnel really did seem bright.



MAHA JAWWAD  
SECOND YEAR

# EXPLORING REALITIES



M. SHOAIB MUBASHAR  
SECOND YEAR

What's this that I feel deep inside?  
Is it the site where my emotions reside?

Or is it just a fallacy?  
Do I belong in the realms of fantasy?

Or am I being lied to?  
Were all those claims untrue?

Is it ecstasy that I am yearning for?  
Or am I being shaken to the core?

Is my heart too vast to explore?  
Or is there something that you want to implore?

Is it that easy to conceal – hide?  
What if someone opens his eyes wide?

Is this the eruption that's dissolving me?  
Or is it my blur silhouette that's too dark to see?

Is it me or my love that's sublime?  
Will both vanish or thrive at the right time?

# ANATOMY OF GRIEF



KASHAF NAVEED  
THIRD YEAR

As her spirit left the body, unrestrained for evermore  
Hearing the news of departure, made my heart sore

Thinking about my friend's demise, the depth of sorrow I feel  
It's the first stage of grief, denying that its real

How could someone go in that country of no return  
As surely the water will wet us, as the fire will burn

With fading away disbelief, anger grows in its wake  
Why did I survive? I offer my soul in exchange

Angry with myself, then comes bargain  
When both were hard to maintain, depression took the rein

The chains of despair pulling me towards itself  
Falling into deepest dungeon, begging for my past self

Adapting to forge ahead, with unwanted change  
The pain goes to my throat, stabbing in heart with pain

Like waves of oceans, ebbing and flowing  
Grief crippled my soul, but my fears shoving

Journey of living through the death of loved one is tough  
I think I might surrender for that I had enough

Living the memories, Healing with warm glow  
Sorrow in the laden heart will surely go

The Creator knew about the times my heart sank out of grief  
He tranquilized my soul which was beyond relief



KANZA YOUSAF  
FOURTH YEAR

## WILL YOU STAY

Will we meet again,  
Like we met that day,  
Will you make me laugh,  
When my skies will be gray,  
Will you read my eyes,  
When I'll say I'm fine,  
Will you be my smile ,  
At the end of the day ,  
Everyone leaves,  
Is it true what they say,  
What if I never tell you,  
Will you wait, Will you stay.



FARYAL GOHAR  
FOURTH YEAR

# TAKE ME SOMEWHERE

Take me somewhere,  
Where all the fears die,  
Take me somewhere,  
Where no one will ask why,  
Take me somewhere,  
Far from here,  
Where orphans are loved,  
And olds are served,  
Take me somewhere,  
Where kids do not cry,  
Take me somewhere,  
Closer to the sky.



AZBA NOOR  
SECOND YEAR

## FRIEND GAMES AND CASUAL LIES

Sometimes I just like the mockery of it all,  
The realization flashing in your eyes  
The pitiful attempt at a back-story  
Another thread in your web of fairytales,  
The 'go-ahead' in my nods,  
The irony in the power I feel  
To squash you under my feet  
As you scramble for me to throw you a rope  
To save you from a sinking ship  
That you convinced me to board.



# WEEPING SKY



AHMAD FAIZAN  
THIRD YEAR

Day begins with the roar,  
Of the thunder.  
Outrageous pride of the  
Hustling wind.

Glorification of the,  
Deep blue sky.  
Heavenly touch of the,  
First rain drop  
Kisses her forehead.

She is awake with all her mind,  
Breathlessly, draws her hand  
Towards the sky.

Now she hears a muffled cry,  
Coming straight from the  
Cloud laden sky.  
Her betrayal is the cause of tears,  
As he couldn't survived the Lie





ABDUL EIZAD ASIF  
SECOND YEAR

# VICISSITUDE

The petal of a flower broke  
The most attractive one  
With dignified glorious role  
The haven

The flower has lost a gem  
Who prevented it from anarchy  
From seeding till it was matured  
An asset

Now we will acknowledge  
Late; The value of gold  
Somehow treated as salt  
An essence

What to do, but to bow  
Before Almighty's order  
Accepting the irreversible  
An obligation

Many flower tears be fertile  
Making your eternal heaven  
Pray for your stern flower  
Petals altruism



# UNSAID

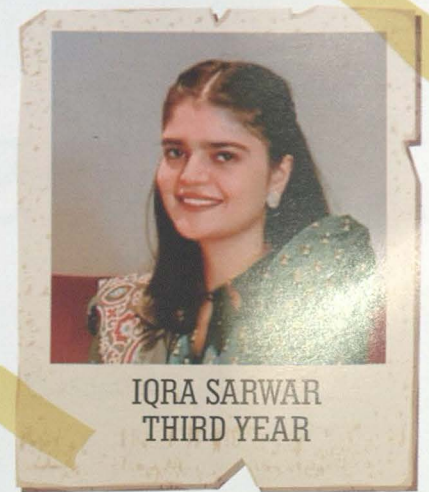
One gloomy evening, in the flickering red candle light there was a coffee coloured folded paper lying in front of her. It rested on a roughened cot with tiny rope fibres standing out and lightly piercing her hands- perhaps she was willingly letting those thread strands hurt her.

She started reading her own unrevealed words but with regret, pain, sorrow and many more scanty feelings had always been caused by him.

Her words, no one knows what was written and maybe no one

will ever know. But surely there was some acceptance, some acknowledgement. In no time, night prevailed meanwhile she was indulged in the bliss of sorrow. She looked up towards the shining moon, it seemed to be so close to her. As if on cue, a flashback came in front of her deeply saddened eyes.

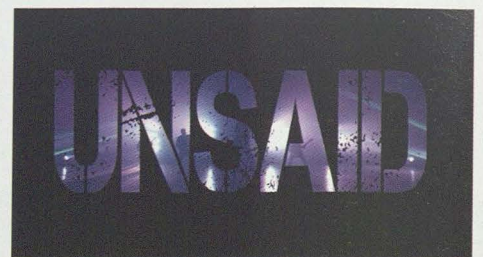
***"His hands touching hers when he handed her a grey rabbit but nothing was said, his eyes drowning in hers when she opened the wooden door on listening his hand striking the chime but nothing was said. He***



*escaping her striped cerise dupatta from an itchy bush but nothing was said. His careful hands picking green jujube from a tree and throwing down in her lifted up kameez but nothing was said. Both standing under the night sky watching a group of fireflies and engrossed in the beautiful sight but nothing was said. And when he handed her his wedding card as usual nothing was said but that day everything rolled down into tears."*

She heard a voice with incoming footsteps, "Bano, have you slept?"

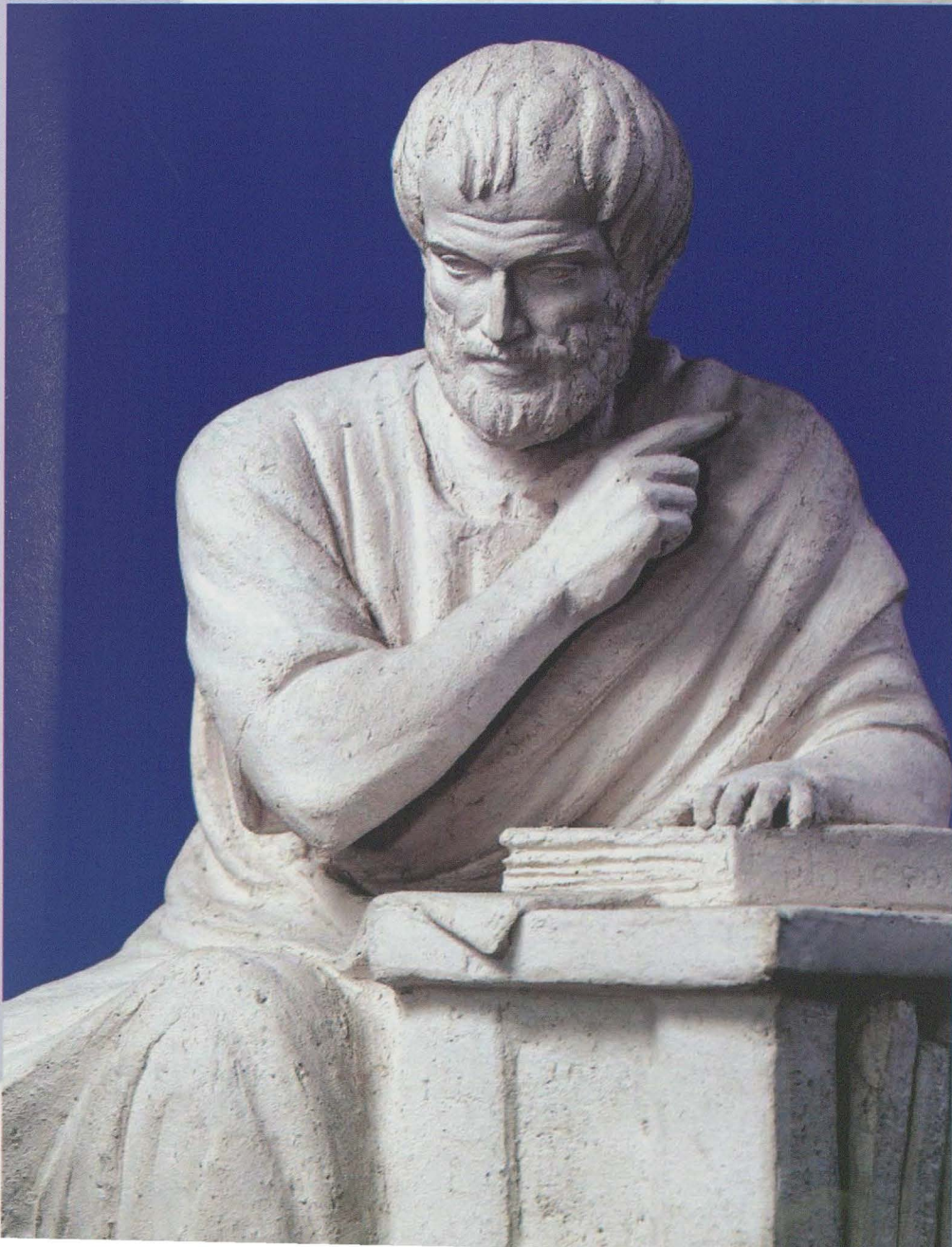
She quickly hid the paper in her dark mustard shawl, thudded her hand on candle and lied down with tears in her eyes as unsaid things were left screaming inside her head.



## ◆ Aristotle

Aristotle is Plato's successor and Alexander's tutor. His study of formal logic, syllogism, paved the way for the scientific method. Aristotle's wide-ranging work introduces teleological notions in biology. Aristotle made the first known attempt at classifying species, which will forever be his greatest contribution to biology.

[384-322 BC]



# UNSAID

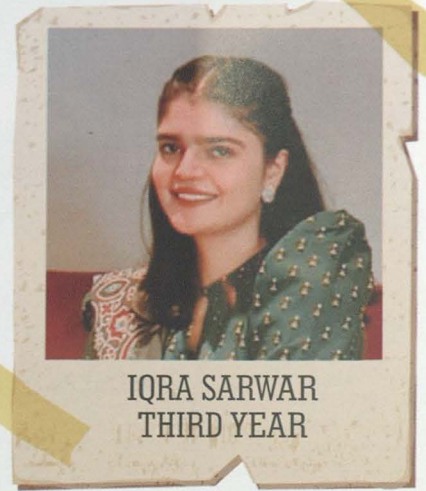
One gloomy evening, in the flickering red candle light there was a coffee coloured folded paper lying in front of her. It rested on a roughened cot with tiny rope fibres standing out and lightly piercing her hands- perhaps she was willingly letting those thread strands hurt her.

She started reading her own unrevealed words but with regret, pain, sorrow and many more scanty feelings had always been caused by him.

Her words, no one knows what was written and maybe no one

will ever know. But surely there was some acceptance, some acknowledgement. In no time, night prevailed meanwhile she was indulged in the bliss of sorrow. She looked up towards the shining moon, it seemed to be so close to her. As if on cue, a flashback came in front of her deeply saddened eyes.

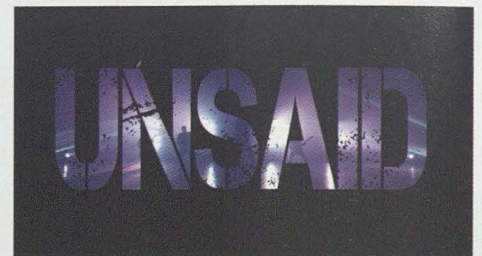
*"His hands touching hers when he handed her a grey rabbit but nothing was said, his eyes drowning in hers when she opened the wooden door on listening his hand striking the chime but nothing was said. He*



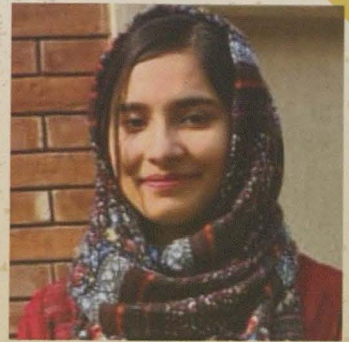
*escaping her striped cerise dupatta from an itchy bush but nothing was said. His careful hands picking green jujube from a tree and throwing down in her lifted up kameez but nothing was said. Both standing under the night sky watching a group of fireflies and engrossed in the beautiful sight but nothing was said. And when he handed her his wedding card as usual nothing was said but that day everything rolled down into tears."*

She heard a voice with incoming footsteps, "Bano, have you slept?"

She quickly hid the paper in her dark mustard shawl, thudded her hand on candle and lied down with tears in her eyes as unsaid things were left screaming inside her head.



# My Best Summer



VANEEZA REHMAN  
THIRD YEAR

I want to write every inch of it. Episodic memories, flashbacks of my best summer in the hills of Shogran and Siripaye still prevail like gleeful whispers in my mind. I was accompanied by the immense peace offered at the meadows along with some cheerful souls- friends. Yes it's them, who made the place unforgettable.

We were shining more bright than the sparkling rays of the sun. Back then, we were the best of ourselves. 'Don't turn back, smile should break the boundaries today' was the only clause that ran through our minds. We were awesome that day.

It's a stamp made on the rockets of time that would be with us wherever we are and wherever we go. Happy people in a lush green landscape

was the best symphony we could create, in the setting of a shiny summer and ice-capped mountains.

The panorama went silent to hear our sweet friendly melodies and the cattle enjoyed the lyrics while they grazed around. Desperate destinations became so near that day. Dreamy, yes it was, emotions sank deep into the pure substance of Siripaye. Days bloomed with spring flowers and the night showed up with a curved moonshine.

It seemed as if I woke up from a weekend full of glories and rainbow memories. Magical dreams, even if for a fit of seconds, left a profound impression on the sands of time, carved endless memories on the pebbles of time, and sent us back with the aura of nostalgia.

# YUANFEN

(n.) when fate bring two souls together that are made for each other.

"Take me! Do whatever you want to but don't you dare hurt her," he roared. His emerald green eyes were now gray. Soon I hit the floor as they released me, my arms were burnt from their grips. He was still struggling to break the chains around him, his clothes were drenched in blood.

"Why was he doing this to himself?", I questioned myself. In a flash all of our memories appeared in front of my eyes. The day when we first met. At first I presumed that was just a dream, never knew that someone from

my dreams will follow me into this world. But this mistake disturbed the balance between our worlds and some other things escaped too.

They chased us like bees go after nectar. They wanted to take him with them, dead or alive, and they wanted me dead too because I was the reason he was here. Now saving his life mattered more than anything to me. I suddenly pulled out my dagger and stabbed it into my arm, dragging it along, cutting as much flesh as I could. Blood gushed out and started pooling around me. I knew that it was enough to distract them when I heard their shrieks as they smelled my blood. I tried controlling the sobs escaping me. My vision was turning hazy. I heard him screaming, "no you can't. Don't!"

The rattle of the chains came again, as he tried to break himself free. One of them held my arm and pulled it with enough strength to break my joint. A blood curdling scream escaped my lips. But as they stepped into the pool of my blood, they turned into ashes, I was not able to figure out what was happening. The very next moment a black blanket appeared before my eyes and I lost my consciousness.

A day or two had gone by when I found myself in a hospital bed. I struggled opening my eyes. I had plaster over one arm. Hopefully I still had both of my arms. After regaining my consciousness I heard two men talking about me. I moved my head in the direction of



KANZA YOUSAF  
FOURTH YEAR

their voices and tried to get up. They were standing about twenty feet away. One of them was a doctor, the other one suddenly shifted his gaze toward me, and it felt like the time stopped.

In a moment he reached me. It was him. I mumbled his name. He looked concerned, and looked like he hadn't slept well. His eyes were now black. "You alright?", he asked. "What happened to you? How could they see you? And what happened to those weirdos?" I questioned in return.

He held my hand gently and said, "love, we have all the time in this world to talk about that, I guess the hospital is not a good place for a horror story. But hey, if you want them to send us to an asylum I'm in. Anywhere for my lady." He winked and kissed the back of my hand in the old fashioned way. We both chuckled. It was the first time I saw him laughing like a kid, happier than ever. First time in life I realized he is everything I've been looking for, he is every place that I have ever loved and the most precious soul I've ever touched. He is the home I craved and the love I hoped I would find.



procedure, the doctor kept poking my belly with the probe, moving the probe every which way. The doctor's expressions changed and I asked, "What's wrong doctor?". My agitation only grew when I was met with silence. My husband was called in. Here is when the whole fell down on me. She told us that our baby had a large fluid filled sac in his brain, a condition called Dandy Walker's syndrome. I was paralyzed with a massive fear. I felt like the air was thinning around me. As if, I was pulled down to the deepest ocean of the world, with an anchor tied to my feet. And I was desperately gasping for air. My heart hammered against my chest as if, it would shatter the ribs and explode into my lap. "Would my boy survive? I am ready to take any chance there is to save him from this disease," I muttered, my voice cracking.

Over the next couple of days, I read over a thousand articles about this condition. Frantically, trying to find something, anything to restore my faith, to feel the earth beneath my feet again. I felt like I was holding my breath and my lungs were yearning for oxygen. But, with every passing moment, this hope was snatched away from me. I could hear the unsolicited advice, asking me to do the one thing I dreaded, the one thing I knew I had to do. I felt so frail that my body ached from simply existing. I knew the pain and misery my son and I would have to go through every single day of



our lives. Unless, I took this step and saved this pain for myself solely.

Friday night, by the end of that week, with the rudimentary might left in me, I decided to abort him. I decided to murder him for I knew I wouldn't be able to stand seeing him in pain if he is born. I suffered the most making this decision, questioning it a million times, asking for a sign, for forgiveness. I got the procedure done at a private abortion facility. Despite being under anaesthesia, my body responded as if every cell in it was protesting the loss. It was in those moments, I wished connections could be broken. I couldn't handle it, my mind kept screaming at me to "Ask them to

stop!" Everything went black.

She felt a jolt bringing her back to present. She could hear Momin's laughter again, pure as his name. She fell to the ground in sujud, "I know you love me, and you know I'm hurting. Forgive me and give me strength," she whispered. She got up and made her way to the cupboard, took out a wooden box, which was tucked into a corner, hidden, as if the precious thing inside it might corrode if exposed to atmosphere. That's where she kept a lock of Momin, her son's hair, the son whose laughter kept ringing in her ears, the one she aborted. The son, her consciousness-stricken mind told her she murdered. The one, her heart told her, she saved.

# Am I Forgiven

I had lied down on my bed, still as some inanimate object, staring at the roof. A bright moon with a few stars peeped through the veil of thick black night. A few rays of light found their way into the bedroom, forming a bright halo, at the corner of the carpet. I was trapped there, immobile, with my mind to keep me a company I didn't ask for. My swollen eyes began to fill with tears that flowed down the side of my face, forming patterns like those formed after a heavy rain, pouring down a dried a mountain, carving tiny streams of water stumbling downhill. These were the tears of guilt, my sins, my tormenting brain kept reminding me of. Events of the past year kept playing before my eyes, on loop. A loop, I constantly failed to escape. I was guilty of "taking a life!". The remorse was digging a hole, so deep, in my heart that I had started to feel

hollow, soulless. It was beyond my finite capabilities to fill this void. So, I mustered up whatever strength I had in me and made my way to ask for help from The One, whose infinite sources and aid have been promised, upon calling. The Almighty!

I laid down a prayer mat on the illuminated corner of the carpet and stared at the sky with blank eyes. Despite the fact that I couldn't find any faith in me I wanted to try my luck here. I could hear a faint, Momin, my son's laughter in the background. As I raised my hands to pray, to put all the worries that insubstantial self carried in front of Allah. A fading memory popped up. The past year flashed in front of my eyes. It appeared so foreign to me, the time when I last felt the warmth of happiness. As if, it didn't belong to me and I was looking in from someone else's eyes. It was the day I found



out I was pregnant, overjoyed, a feeling shared by my husband too. As we were able to conceive after trying for five years. It felt unbelievable, that there was a life inside of my very womb. The life we had wished for, longed for, prayed for and waited for so long. The day I had to get my anomaly scan done was here. I was waiting outside the doctor's room. An unpleasant wave of anxiety washed over me. I couldn't rationalise it, but I felt sick with apprehension. I ruled it out to me being nervous. I was called in for the ultrasound. During the



break, that I would lose the call. I grabbed it, and raised it to my ear again. The screams were there, but it sounded like more than just Candace and Morgan. It sounded like hundreds of voices, as if they were caught in some kind of morbid echo. I wanted to hang up, wanted to turn off this horrible sound. But I knew if I did that I'd lose them forever.

My decision was made for me when my call was disconnected. I heard the beeps that indicated a lost signal, and then silence. I called again and again, to no avail. My sister had taken the car, I couldn't go after her. My only option was to call the police, to tell them everything that had happened.

They asked me to come to the station, they wanted a formal statement from me. I told them I could when my parents got home, but instead they sent a cruiser to pick me up. They said it was urgent that they speak with me. I was relieved to hear they were taking me seriously.

When the two officers pulled up to my house, they asked if they could come in. They wanted to speak with me as soon as possible, and it would just be easier to talk here. I let them in.

They asked me about Candace, about where she went and why. I told them everything, told them about the texts and the lake, about how she was on the phone with me the whole time. I told them it was Morgan that she met, I heard it myself. They listened to me the whole time, writing things down and exchanging glances.

The female officer asked the male to leave. She took my hand, and

asked me to repeat my story again. I told her that I had said the whole truth, that everything I said was what happened. She grabbed my other hand the way a mother holds their child's when telling them bad news.

"Liza, we found Morgan's body last night. It was buried in the woods, thirty miles away from the lake Candace drove to. He... his body is with the medical examiner right now, but it's clear he's been dead some time, probably since around when he initially went missing"

I stared at her in utter disbelief.

"That can't be. I... I heard... I heard him" I stammered out, not believing what I was hearing.

"Look. I don't think you're lying. I just think, I think you've been misled. Whoever killed Morgan – oh shit – yes, we think there was foul play involved. Whoever hurt him may have wanted to hurt your sister too. We have officers on their way to the lake. We will do everything we can to find your sister"

I couldn't hear it anymore. I broke down, tears running down my

cheeks. I sobbed, and she pulled me in, letting me cry on her shoulder.

They haven't found her body. They haven't found my sister. Her car was parked near the lake, and they found her footprints in the mud, first walking, then running towards the shore where I know she saw Morgan. They didn't see any prints returning her to her car, and nothing showing that she went into the woods or the lake.

What scares me is they only found one set of footprints. It was as if Morgan was never there, they told me no one else was there. They think she walked herself into the lake after not finding Morgan. They think it was a cruel trick, and that she couldn't take the pain. I have trouble believing that though – I know what I heard. I know whoever, whatever, hurt Morgan hurt her too. And based on how quickly Morgan died after going missing, I'm pretty sure my sister is gone too. I just hope I don't hear from her, because I don't think I'd be able to stop myself from going to find her.



so”

I sighed. “Candace, don't you think it could be.. I'm sorry but couldn't it be... someone doing wrong with you?”

Her eyes stared back into mine wildly “I thought so too. So I said prove it. He did. He told me something no one else would know. Something just between us. Something I didn't even tell you. Or my friends”

She had my attention now “Show me the messages” I said

“I can't. He told me not to. He's in danger Liza. I can't put him in more danger yet. No one can know. But, I need you to cover for me. I'm going to meet him. He is in it bad I guess, somehow got mixed up in something. He needs money. He wants to see me, to explain. I'm going to meet him”

“You can't be serious” I said, “Candace this isn't safe. What if this is fake? Or, if he is ok, what if someone put him up to this?”

“That's a risk I'm just going to have to take” she said. I knew from the look in her eyes that nothing was going to change her mind.

“Well, at least let me go with you”

“No. You have to stay here. If something happens to me, you need to be safe, and try to get us help. I can't risk bringing you too. Besides, he said not to tell anyone we were meeting”

I knew this was a stupid idea. I knew she was being set up. But something inside of me knew she was going, with or without my blessing. I couldn't stop her. So I asked her to tell me where she was going. To have me on the phone so I could hear what happened. I wanted her location on, and I wanted to know her every move.

And I told her, if she wasn't back by 8AM I was calling the police, regardless of who Morgan may or may not be mixed up with.

She agreed, with some reluctance. The meetup was supposed to be at a lake about an hour out from home. She was to be there by 5AM, to stay an hour or so, and to be back by 7. At 8 I would call and report her missing.

I heard her throwing stuff into a bag and rushing out the door. Her car peeled out of the driveway, and I had this sinking feeling this would be the last time I saw my sister. They always say, trust your gut. I just wish my gut was wrong about this one.

She called me just before 6, letting me know she was pulling up to the lake.

“I don't see anything yet, but he's probably just in a shadow or something. Hiding” then I heard a rustle as she put the phone in her pocket and got out of her car.

“Baby. Oh baby, it's really you!” I heard her voice, shaky with both fear and elatement, which soon was overcome with static as the phone bounced around in her pocket.

“It's me Cheerio”

I nearly stopped breathing. It was Morgan's voice. It was Morgan's

nickname for her. There was no mistaking it. It was really him.

I cringed a little as I heard the kissing noises, the sobbing, and the almost hysterical laughter. I breathed a little easier after nearly ten minutes had passed with nothing happening other than their emotional reunion.

He started to tell her he was in trouble, that he needed her to know he was safe. He was figuring it out, but he couldn't tell her much. I wanted to tell him we could help him figure it out, to just come home, but Candace did that for me.

“Baby, you have to understand. I can't come home. Not yet. I just needed to see you, to hug you and tell you that I'm okay. There's something I couldn't tell you in text though. Something you have to know. I didn't leave on purpose. I found something when I was hiking one day, something I think I shouldn't have”

“What was it?” Candace said, the tension in her voice unmistakable.

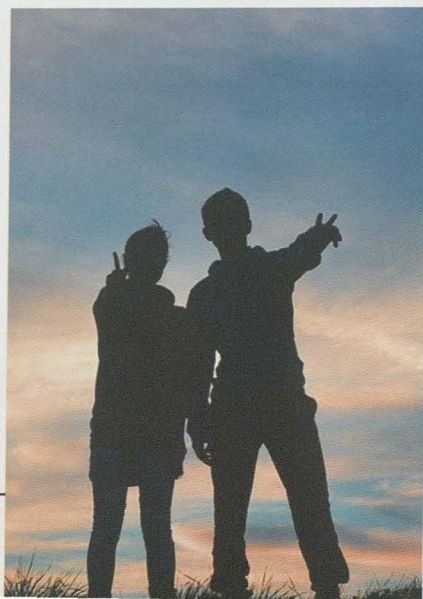
“If I tell you, you have to promise to believe me. However crazy it may sound”

“Of course”

Suddenly, the wind picked up. I could hear it howling around them. The panic rose in Morgan's voice.

“Shit, shit, it followed me here. I thought I got away, I thought it was safe. Baby, you need to go. It's not safe for you here. Oh God, oh God, it's not....”

The phone was overcome with static. I couldn't make out any words, only voices, rising louder and louder, then screams pierced the microphone. I dropped my phone, diving to stop it from hitting the ground for fear it would



break, that I would lose the call. I grabbed it, and raised it to my ear again. The screams were there, but it sounded like more than just Candace and Morgan. It sounded like hundreds of voices, as if they were caught in some kind of morbid echo. I wanted to hang up, wanted to turn off this horrible sound. But I knew if I did that I'd lose them forever.

My decision was made for me when my call was disconnected. I heard the beeps that indicated a lost signal, and then silence. I called again and again, to no avail. My sister had taken the car, I couldn't go after her. My only option was to call the police, to tell them everything that had happened.

They asked me to come to the station, they wanted a formal statement from me. I told them I could when my parents got home, but instead they sent a cruiser to pick me up. They said it was urgent that they speak with me. I was relieved to hear they were taking me seriously.

When the two officers pulled up to my house, they asked if they could come in. They wanted to speak with me as soon as possible, and it would just be easier to talk here. I let them in.

They asked me about Candace, about where she went and why. I told them everything, told them about the texts and the lake, about how she was on the phone with me the whole time. I told them it was Morgan that she met, I heard it myself. They listened to me the whole time, writing things down and exchanging glances.

The female officer asked the male to leave. She took my hand, and

asked me to repeat my story again. I told her that I had said the whole truth, that everything I said was what happened. She grabbed my other hand the way a mother holds their child's when telling them bad news.

"Liza, we found Morgan's body last night. It was buried in the woods, thirty miles away from the lake Candace drove to. He... his body is with the medical examiner right now, but it's clear he's been dead some time, probably since around when he initially went missing"

I stared at her in utter disbelief.

"That can't be. I... I heard... I heard him" I stammered out, not believing what I was hearing.

"Look. I don't think you're lying. I just think, I think you've been misled. Whoever killed Morgan – oh shit – yes, we think there was foul play involved. Whoever hurt him may have wanted to hurt your sister too. We have officers on their way to the lake. We will do everything we can to find your sister"

I couldn't hear it anymore. I broke down, tears running down my

cheeks. I sobbed, and she pulled me in, letting me cry on her shoulder.

They haven't found her body. They haven't found my sister. Her car was parked near the lake, and they found her footprints in the mud, first walking, then running towards the shore where I know she saw Morgan. They didn't see any prints returning her to her car, and nothing showing that she went into the woods or the lake.

What scares me is they only found one set of footprints. It was as if Morgan was never there, they told me no one else was there. They think she walked herself into the lake after not finding Morgan. They think it was a cruel trick, and that she couldn't take the pain. I have trouble believing that though – I know what I heard. I know whoever, whatever, hurt Morgan hurt her too. And based on how quickly Morgan died after going missing, I'm pretty sure my sister is gone too. I just hope I don't hear from her, because I don't think I'd be able to stop myself from going to find her.



so”

I sighed. “Candace, don't you think it could be.. I'm sorry but couldn't it be... someone doing wrong with you?”

Her eyes stared back into mine wildly “I thought so too. So I said prove it. He did. He told me something no one else would know. Something just between us. Something I didn't even tell you. Or my friends”

She had my attention now “Show me the messages” I said

“I can't. He told me not to. He's in danger Liza. I can't put him in more danger yet. No one can know. But, I need you to cover for me. I'm going to meet him. He is in it bad I guess, somehow got mixed up in something. He needs money. He wants to see me, to explain. I'm going to meet him”

“You can't be serious” I said, “Candace this isn't safe. What if this is fake? Or, if he is ok, what if someone put him up to this?”

“That's a risk I'm just going to have to take” she said. I knew from the look in her eyes that nothing was going to change her mind.

“Well, at least let me go with you”

“No. You have to stay here. If something happens to me, you need to be safe, and try to get us help. I can't risk bringing you too. Besides, he said not to tell anyone we were meeting”

I knew this was a stupid idea. I knew she was being set up. But something inside of me knew she was going, with or without my blessing. I couldn't stop her. So I asked her to tell me where she was going. To have me on the phone so I could hear what happened. I wanted her location on, and I wanted to know her every move.

And I told her, if she wasn't back by 8AM I was calling the police, regardless of who Morgan may or may not be mixed up with.

She agreed, with some reluctance. The meetup was supposed to be at a lake about an hour out from home. She was to be there by 5AM, to stay an hour or so, and to be back by 7. At 8 I would call and report her missing.

I heard her throwing stuff into a bag and rushing out the door. Her car peeled out of the driveway, and I had this sinking feeling this would be the last time I saw my sister. They always say, trust your gut. I just wish my gut was wrong about this one.

She called me just before 6, letting me know she was pulling up to the lake.

“I don't see anything yet, but he's probably just in a shadow or something. Hiding” then I heard a rustle as she put the phone in her pocket and got out of her car.

“Baby. Oh baby, it's really you!” I heard her voice, shaky with both fear and elation, which soon was overcome with static as the phone bounced around in her pocket.

“It's me Cheerio”

I nearly stopped breathing. It was Morgan's voice. It was Morgan's

nickname for her. There was no mistaking it. It was really him.

I cringed a little as I heard the kissing noises, the sobbing, and the almost hysterical laughter. I breathed a little easier after nearly ten minutes had passed with nothing happening other than their emotional reunion.

He started to tell her he was in trouble, that he needed her to know he was safe. He was figuring it out, but he couldn't tell her much. I wanted to tell him we could help him figure it out, to just come home, but Candace did that for me.

“Baby, you have to understand. I can't come home. Not yet. I just needed to see you, to hug you and tell you that I'm okay. There's something I couldn't tell you in text though. Something you have to know. I didn't leave on purpose. I found something when I was hiking one day, something I think I shouldn't have”

“What was it?” Candace said, the tension in her voice unmistakable.

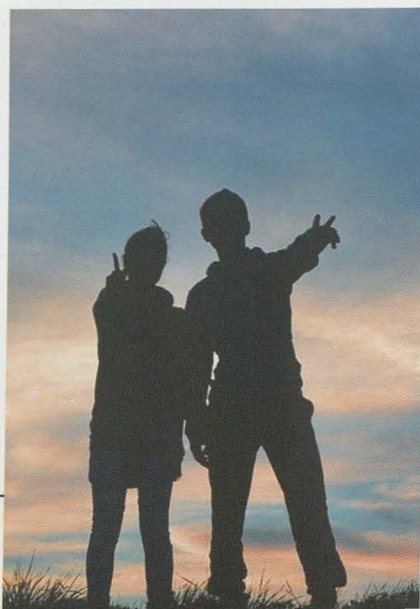
“If I tell you, you have to promise to believe me. However crazy it may sound”

“Of course”

Suddenly, the wind picked up. I could hear it howling around them. The panic rose in Morgan's voice.

“Shit, shit, it followed me here. I thought I got away, I thought it was safe. Baby, you need to go. It's not safe for you here. Oh God, oh God, it's not...”

The phone was overcome with static. I couldn't make out any words, only voices, rising louder and louder, then screams pierced the microphone. I dropped my phone, diving to stop it from hitting the ground for fear it would



# WOODS

*My sister found her missing boyfriend and I really wish she hadn't.*

Three months ago my sister's boyfriend went missing. They had been dating since they were each 14 years old, and five years later, they were more in love than the day they met. At least, that's what she told me, and later what she told the world when she appeared on the news, pleading for him to come home.

Candace, my sister, is someone I can only describe as a light, a beacon of love, and someone who cared for me when no one else did. It wasn't easy for us growing up, our parents worked hard just to keep a roof over her head, and Candace made sure I was fed, safe, and entertained whenever I was left in her care. I'm only three years her junior, but that was enough for her to feel responsible for me. Looking back now, I'm amazed we didn't quarrel as

sisters did, despite my constant (and sometimes nagging) presence in her life.

When she met Morgan, he became a part of my life too. He would hang out with us, helping her care for me and never raising an issue with me tagging along on their adventures. I loved him in the same way I would love a brother, and I'd like to think he loved me too. They were so deeply connected, you'd think they'd been married for years. Candace would tell me how sweet he was, show me all the gifts he would bring her, and you could see her eyes light up whenever his car came down our driveway.

That's why when he stopped responding to her messages randomly three months ago, she knew something was wrong.

It was hard to get the police involved, as he was nineteen and



AHMAD SUBHAN  
THIRD YEAR

from a family more dysfunctional than our own. They thought he was a runaway, and despite Candace's pleas, they declined to raise any alarms until further evidence presented itself that something more tragic happened. This didn't stop her from posting on social media, eventually assembling a team of people who helped her search for her missing love. She went on the news, created a YouTube channel documenting everything she found (or didn't find); she was obsessed. Never once have I or will I blame her for that.

Last night, Candace came into my room around 3AM, flipping on my light switch and waking me up without warning. Groggily, I shouted at her "what are you doing? Get ouuuuut"

"Liza, stop, you have to listen to me. I... I just got a text. From Morgan"

I sat up like a rocket, suddenly very, very awake. "You.. you what? From Morgan?"

"Yes well, not his phone. But a text from him. I know it's him. He says

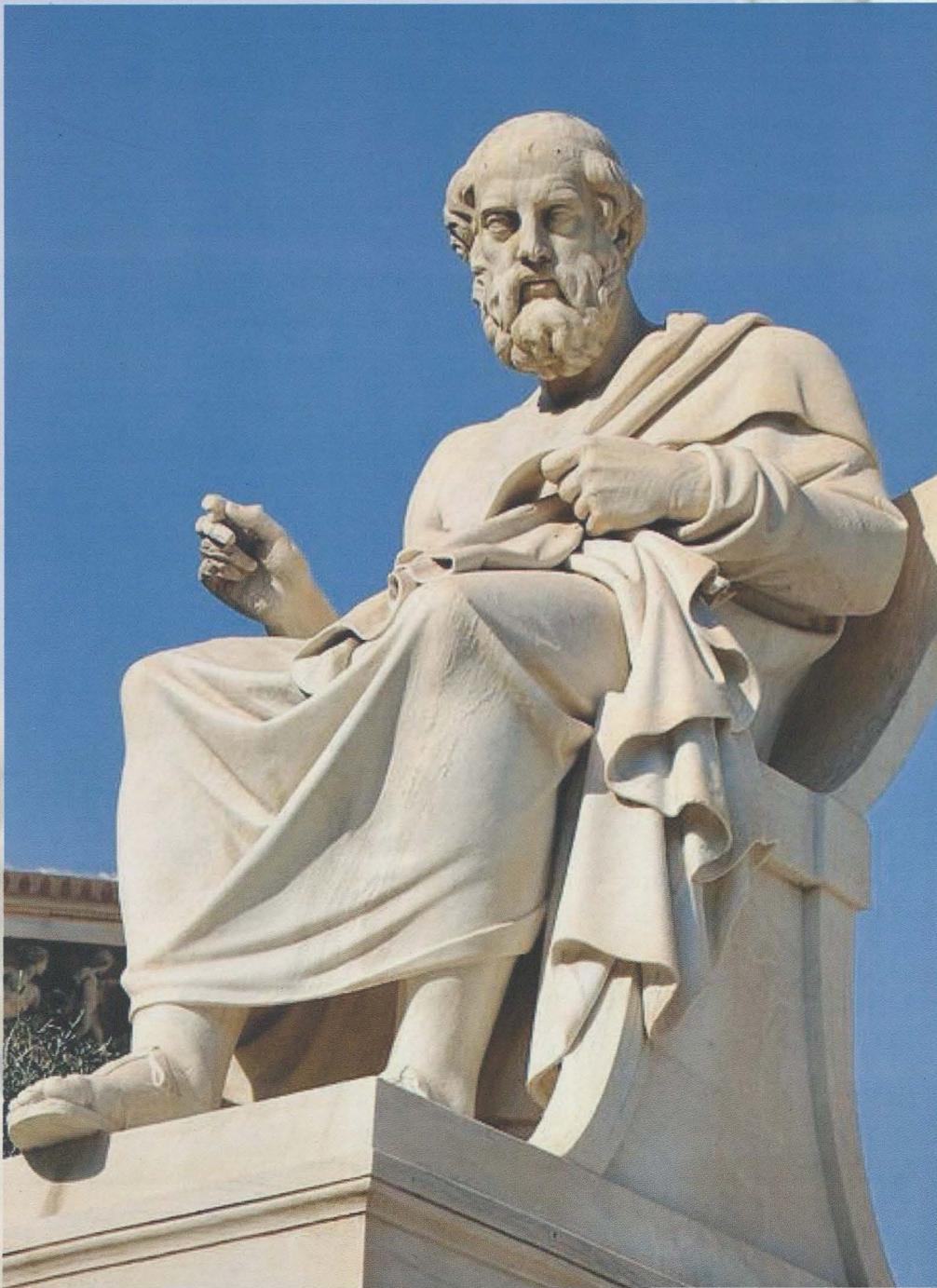


# Short Stories

## ◆ Plato

Plato was an innovator of the written dialogue and dialectic forms in philosophy. He is also considered the founder of Western political philosophy. His place in medicine is secured through his highly influential dialogue *Timaeus*, which links medicine, philosophy, and politics. His holistic approach toward people and their illnesses is an innovation followed to this day.

[427-347 BC]



"Wish I had realised that I would have to live so far from my family and my home, where I wouldn't get to see them daily. I would've to survive all my hard times alone without my Ama's warm hugs"

**Noor e Fatima**

"Apne ghabrana nahi hai. Your seniors are friendly, sit with them and question everything about this place. We are equally horrified. Lol." and "No specialty of medicine is a gender specific thing regardless of what your peers or H/O's and M/O's think, these are only 'perceptions'. Aim high and fight for it" "Pay close attention to who you end up befriending. You need people who not only speak your name in a room of opportunities (they are going to rise, trust me) but also help you grow when you're wrong. You do not need a 'group' or anyone who helps maintain your familiarity bubble. College is diverse, use it for your own growth and don't judge anyone".

**Hadia Eman**

"Don't compare yourself to others. Don't try to be like them. Don't try to fit in and shrink your personality just to be a part of the crowd. Your personality is what makes you 'YOU'. Don't let people tell you how you should be. Be yourself, own yourself, to be yourself unapologetically is the hardest thing one can do. You will be judged for it alot but don't abandon your true self just because you are afraid of people's opinions about you. If you are a good person, people will eventually realise it." "Cut off the people who bring any negativity in your life. Get rid of all the toxic people, the moment you realise they are toxic, don't be with them just because you are scared you might not find new friends now or maybe it's too late. IT'S NEVER TOO LATE. The right people will find you, appreciate you and love you, even when you think you don't deserve any of it and the wrong people won't, even if you do your best."

**Tahniat Sultan**



# THINGS I WISH I KNEW!

*Hello everyone! After successfully surviving almost 4 years of MBBS in SMDC, if there is one thing I learnt so far, it was to ask my seniors about EVERYTHING. Because I believe they've been through most of what we all go through and they learnt a lot through their experiences!*

*So why not get some advice for you all who are just trying to figure out LIFE at SMDC & in MBBS. Because; "Everyone you meet knows something you don't."*



TAHNIAT SULTAN  
FOURTH YEAR

"Life is a chess and you are the real monarch of it. So never allow others to roll their knights and pawns on your board."

**Fawad Ahmad**

"The best thing you can do is to be kind to yourself and people around you. If you do that, in every possible sense, you should be okay in MBBS and after that as well."

**Rohma Qureshi**

"Tough times never last. Only tough people last."

**Emad Munir**

"Only do it if it's what you want. Otherwise, it's too much KHUPP!!!"

**Ismail Faruqi**

"The grass is always greener on the other side. Your only challenge is 'YOU', to improve yourself, every single day."

**Hira Majied**

Don't miss out on all the fun in life because of studies. Studies NEVER end. Just learn to maintain a healthy balance."

**Aimen Siddiqui**

"Good communication skills are super important and bookish information alone is not enough for clinical practice."

**Rumaisa Masroor**

"Always prioritise your time and yourself before anything else" and "Find yourself a friend to mark your proxies and make your copies Lol."

**Shahmeer Mohyidin**

"Think twice before making friends but when you do make them, stick to them."

**Syed Muhammad Azeem**

"Once you are in, be clear that the majority of successful doctors were once average good students with great communication skills and up to date knowledge. So while excelling academically, take care of your physical as well as mental health."

**Ayesha Ahsan**

# We Toil From Sunrise To Sunset, But For What?

Life is all about a flower that blooms but spread its fragrance to others. From a very young age we are taught by our parents and teachers that hard work is the key to success and that success is the only goal in one's life. We have been inculcated with the never-ending fight for leaving a mark onto the world. This is the basis of why we spend most of our lives struggling to achieve success and make names. We neglect the things that actually make us happy and satisfied. The things that give us inner peace.

I have always thought why? For what? What is the purpose of this all? Are we humans really made for this aspiration? What is our main objective of coming into this world? A lifetime of success? So that people will remember us?

We'll have newspaper articles anticipating our various achievements? Posters pasted all around the world to represent our charm? Does this all even matter if we die at the very next moment?

Our purpose in this world is noteworthy. Something that would leave a mark on our coming generations. The motive is to spread kindness to the people around us. A lifetime of kindness that will never go to waste.

We should rather spend our lives searching for things that would make our environment better and that we inculcate in ourselves the spirit of gratitude.

Sitting with our family members, spending quality time, talking about what life really is and understanding the close relation of life with death will in actual give



NAVEEN FATIMA  
SECOND YEAR

us knowledge and empowerment. Life is not about measuring the level of our happiness by how successful we are in a certain profession.

We should not judge our happiness by how successful and content we feel but rather how happy and content we have made those who are around us.



# Privilege

Privilege by definition is an advantage or a benefit that is enjoyed by some people and not by others. There are many different types of privileges that people benefit from in many different ways. Everyone has some type of privilege going for him or her.

Being able-bodied and without a mental disability is one privilege because you can work more compared to an individual with a weakness. Another privilege is socioeconomic privilege. Social class can determine access to opportunities, to participating in global affairs, and opens up particular educational and vocational doors easily i.e. if you are a college graduate and your parents were also graduates, your route to college was likely much easier.

Gender privilege is another form of privilege which is mostly given to men i.e. being paid more patriarchy prevails in most societies, we still see male authority superseding others. Men continue to be overrepresented in leadership roles; their stories and their perspectives continue to be valued and some jobs are still reserved for them only. Racial privilege is a privilege especially in the West where White people are given more rights, power, money and leading elite opportunities.

Religious privilege comes with being a member of the dominant religion in our culture- to have one's own religious practices and observances recognized as the

norm e.g. in Pakistan, Muslims are given privilege because of majority Muslim population and more religious sites as compared to minorities i.e. Christians, Hindus, and Sikhs. Educational access is also a privilege which itself brings many privileges. It opens doors to higher paying careers and eventually better lifestyles.

A class system prevails in the society which is defined as a set of hierarchical social categories, the most common being the upper, middle and lower classes. Karl Marx's third class was defined by one's relationship to the means of production. Upper class include segments of the population which are exceptionally extravagant, have much later time for cultivating a variety of interests, live in exclusive neighborhoods, gather at expensive social clubs and send their children to the finest schools. They exercise a great deal of influence and power both nationally and globally.

The middle class are the sandwich class. They are mostly termed as working class because they are educated and gauged in manual labor. Less educated people get minimal income such as managers, small business owners while literate ones are professional or business people



MAHA JAWWAD  
SECOND YEAR

with high incomes e.g. doctors, lawyers, teachers etc. The lower classes are typified by poverty, homelessness and unemployment. They suffer from inadequate living amenities and facilities.

Privileges affect different fragments of society in distinctive ways. Rich class citizens have the prerogative of being called "Rulers or kings of the society". On the other hand, middle class citizens have the privilege of education, determination, efficiency, and hard work. Last but not the least, the poor indigenous of a society enjoys skills or aptitude i.e. some have the ability of crafting and manual work so they set up small scale businesses or cottage industries. Others have the privilege of happiness in their life and live in a caring and well born family. Everyone has a privilege, some don't even realize it but the fact remains.

# Did I make the right choice?



Did I make the right choice when I chose to enroll in Shalamar?

Naturally, this question comes to mind when one enters any educational institute. Each institute has its respective pros and cons, and after spending a set amount of time, it is only instinctual that one asks themselves this.

How would my life be different if I had not chosen SMDC? What if I chose to go to Shifa or FMH? Would I remain the same person I am today?

As Jim Rohn once said, "You are the average of the five people you spend time with." So, if I

chose different friends would I still be me?

Every decision paves the path for the next one. My decision to pursue medicine led me to choose a university. For instance, if I had chosen to pursue law, I would've ended up with completely different interests and social circle.

We can always go back in our lives and wonder if things happened differently. What would have been the outcome? What if I chose F.Sc. over A levels, here? What if I chose to be an engineer over a doctor? You can contemplate your whole life like this.



AFZAL SAEED  
SECOND YEAR

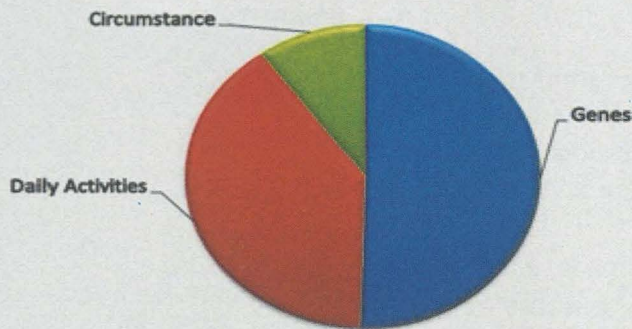
If you begin to regret, you'll dull your future decisions and let others make your choice for you.

However, I believe it is important to be content with the decisions you have taken, as regret is a powerful thing. We must not regret our decisions. Instead learn and grow from them. Use those mistakes to better ourselves.

I don't regret my choice, I am content and happy with the person I am today, with the friends I have, the memories I've made, and the institution I study in. These decisions have made me who I am.

To answer the question, I don't know if I made the right choice, but I do know one thing, if given the chance I would not have changed a single thing, and I am completely content with the decisions I made and the path I am on.

## DETERMINERS OF HAPPINESS



Daily activities account for a sizeable chunk of happiness then, which means we are at least partly responsible for our own happiness.

Now if we introduce the concept of Baseline Happiness, things get a little more complicated. The idea in itself is expansive but the crux of the matter is that we all have a happiness baseline, which is our general long-term happiness. Whether there are good days (such as winning the lottery) or bad days (like being paralyzed), our daily happiness constantly fluctuates around the baseline. And happiness always returns to the baseline. Grim, but that explains why the 'high' of happiness never lasts. On the flip side, this also explains why 'Time heals everything'.

Why is happiness insufficient? In more ways than one the relentless pursuit of happiness sets us up for failure.

Scenario one:

I feel a bit low. Someone around me asks what the matter is so I

overthink and hyper analyze my feelings and my mood. Why am I not happy? I can't pin down a reason to blame my mood on. I berate myself for being in a bad mood further cementing my misery.

Scenario two:

I need to study for the exam. It's important to me and I know that getting a good percentage will make me happy. But the exam is months away and I don't really want to study right now. The concepts are lengthy and the bulk of the course is nearly impossible to memorize. It's much easier instead for me to watch a movie or have a warm cup of tea because that will make me happy right now. Studying for the exam will be stressful, which is the exact opposite of the 'peace' we associate with happiness.

We tell ourselves and others that the ultimate motivation for our work, our relationships and our day to day lives is the quest of happiness. It seems like a harmless enough idea but it frequently tempts us to exit or

at least heavily debate many challenging yet worthwhile situations.

Philosophers Plato and Aristotle emphasized the use of the Ancient Greek word Eudaimonia-best translated as 'fulfillment'. They did not believe that the purpose of human life was merely to be happy. The difference between happiness and fulfillment is pain. It is possible to be fulfilled and at the same time under stress, in pain physically or mentally, burdened and quite routinely in a bad mood. The life you want will demand many sacrifices; restless nights and endless work days but it is a task worth undertaking. With the idea of Eudaimonia in mind, we can stop pursuing a glorious pain-free existence.

"Life is not a problem to be solved but a reality to be experienced"

Soren Kierkegaard, early 19th-century philosopher.

Fighting the urge to write in conclusion purely out of habit, here's what I think. All the aforementioned points standing and valid, there is one more key requirement for happiness or eudaimonia; hope. As long as you have hope for a brighter future, for success or absolution, you don't fall into despair.

It further leads to positive confirmation bias; you find real-world positive outcomes because you're actively searching for them.

# HAPPINESS

*"Happiness". What is it exactly? An abstract feeling? A constant state of mind? Can you fake it? And if you do, will it last forever? If it won't how long can you hold on to it? Is it really contagious? Is it a product of your environment? Can you fear happiness? If you're not happy, what are you?*

My quest to understand happiness started unsurprisingly with a Google search, which led to a great archive of literature published about happiness and its pursuit; self-help books, philosophy and what not. I also asked some of my friends what happiness means to them.

Oxford Dictionary's defines "Happiness" as, "The state of being happy".

synonyms; contentment, satisfaction, joy, euphoria. This is noteworthy because most of the people I asked referred to happiness as 'being content' or 'being at peace'. For example, here are some instagram story replies.

What makes us happy?

While there are some external

factors to happiness (such as social class, personality type etc), various studies point to specific ways of thinking and acting that largely dictate our sense of happiness and satisfaction.

But how do you measure happiness?

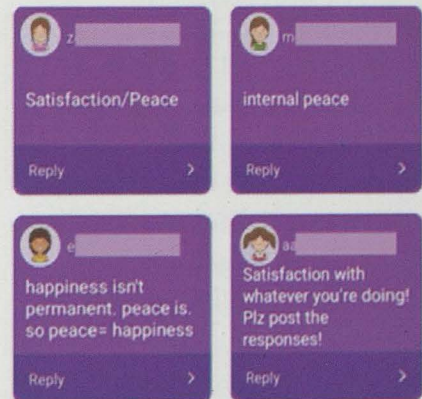
Based on six factors: a person's self-acceptance, feelings of freedom, personal growth, fruitful relationships, pursuit of goals, and sense of control over their lives.

Research from positive psychology suggests that as much of half of our happiness is determined by our genes. Isn't it disappointing?

A nod here to our favorite neurotransmitters serotonin and dopamine.

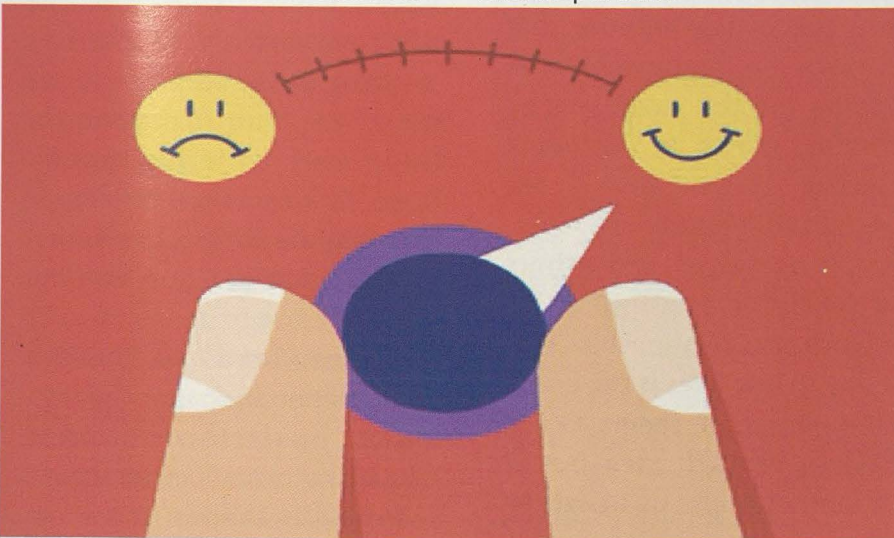


AZBA NOOR  
SECOND YEAR



Serotonin is the 'happiness chemical'; people diagnosed with depression typically have low levels of serotonin. Interestingly, natural serotonin levels can be altered by our activities such as exercise, eating certain foods or being under the sun.

Brain releases dopamine as part of the reward system. Higher amounts of dopamine make you feel good, which motivates you to repeat the behavior that triggered the good feeling. Good food, caffeine, exercise, music and completing a task stimulate release of dopamine.



for feelings of sadness or fright to develop in response to such situations. Those experiencing loss often might describe themselves "depressed". In grief, painful feelings come in waves often inter-mixed with positive memories. Self esteem is usually maintained. But in depression, feelings of worthlessness and self loathing are common.

Depression can affect anyone even a person who appears to lie in relatively ideal circumstances. People with low self-esteem who are easily overwhelmed by stress, or who are generally pessimistic appear to be more likely to experience depression. Environment also plays an important role in causing depression. Continuous exposure to violence, neglect, abuse or poverty may make some people more vulnerable to depression. It can be hard to explain how depression feels to someone who has not experienced it.

Student life tends to be hectic with lots of things going on. If you are living in shared accommodation, it can be noisy and difficult to avoid distractions from others. Likewise, if you are living on your own feelings isolated or detached from others, it can also be problematic. Stress due to studies also causes depression. For example, if you are feeling very stressed or feel

you cannot manage stress, it can lead to mental health problems such as depression and anxiety. It can also affect your academic performance.

Unemployment causes stress which ultimately has long term physiological health affects and can have negative consequences for people's mental health including depression, anxiety and lower self-esteem.

Sometimes depression happens along with a major illness. Early childhood experiences are risk factors for depression. This includes traumatic events like death of a loved one. Children can also develop the condition if they experience neglect, family conflict, hear constant criticism, going through a lot of stress in early childhood makes you more vulnerable to stress later in life.

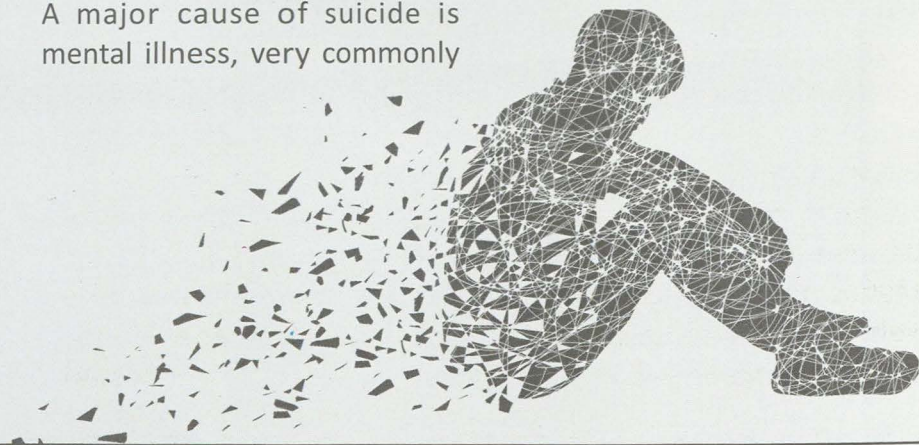
Immediate major life events can be enough to trigger a condition like divorce, a death in the family, job loss, and failure of business.

Suicide is the second leading cause of death in young people. A major cause of suicide is mental illness, very commonly

depression. People feeling suicidal are overwhelmed by painful emotions and see death as the only way out, losing sight of the fact that suicide is a permanent solution to a temporary problem.

There are simple steps you can take to help you feel more in control and improve your sense of well-being. Meeting yourself is the key to self treatment, for depression, is to be open towards yourself and what you're going through, know that today is not indicative of tomorrow.

Give yourself some grace to accept that while some days will be difficult, some days will also be great. Try to look forward. Stop your overthinking about life. Set attainable goals. Reward your efforts. Do something you enjoy like listening to music and spend time with family and friends. There is no cure for depression. Your symptoms may go away over time, but the condition won't. But with care and treatment you can reach remission and enjoy a long and healthy life.



seminars, listen to motivational speakers and talk to friends to seek motivation but actually these all are just reminders not motivation. Motivation can never ever come from any external source; one must have internal locus of control. However, nowadays, we are driven by external forces. We need others' approval and their appreciation. We're too concerned for what others feel about us and we keep on torturing ourselves trying to come up to others' expectations.

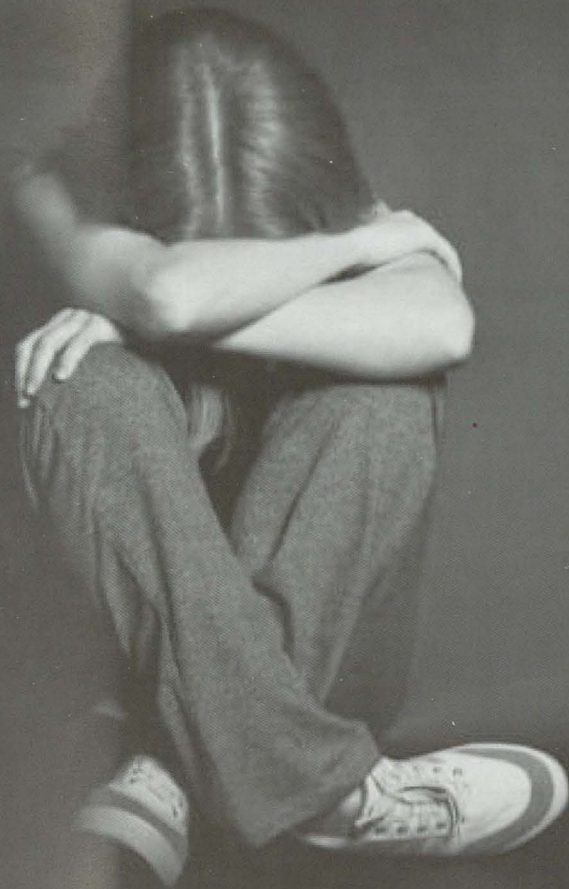
There's a need to get over depressive and tense situations

rather than to get stuck in them. Don't keep on thinking, why this problem exists, but change the mindset to how this problem can be solved. "Why" is important but sticking only to "Why" is a mistake, jump to the next step "how".

Her mind was questioning and answering back itself, maybe this is called rationalizing. After several hours of thinking she was satisfied because she finally realized it's easy to get over every hardship without getting depressed. We only need to calm our mind first, then need to rationalize things out instead of sobbing and sulking over the

severity of hardship. One can find answers to all of his/her questions in one's own self. Talking to yourself can be a way to work through problems you might be facing. This tactic, known as self-explaining, can help people monitor their progress and improve their performance as they work through a problem. It can be a useful way to gain some distance from your own experiences. It allows you to reflect on the things that are happening in your life. By providing you some distance, it can be a great way to see things more objectively.





SANIA MIRZA  
THIRD YEAR

# Depression

Everyone feels down at times. Sometimes sadness comes for no apparent reason. Is there any difference between these shifting moods and what is called depression? Anyone who has experienced an episode of depression would probably answer 'yes'. Depression versus ordinary unhappiness, is characterised by longer and deeper feelings of despondency and the presence of certain characteristics. Depression is often ignored and untreated, the condition often prevents people from taking steps to help themselves. It is a

common and serious medical illness that negatively affects how you feel, the way you think and how you act.

Fortunately it is treatable. Depression causes feelings of sadness and loss of interest in activities you once enjoyed. It can lead to a variety of emotional and physical problems and can decrease your ability to function properly.

Being sad is not the same as having depression. The grieving process is natural and unique to each individual and shares some of the features of

depression. Both grief and depression may involve intense sadness and withdrawal from usual activities. Depression symptoms can vary from mild to severe and can include:

- Feeling sad or having a depressed mood.
- Loss of interest or pleasure in activities once enjoyed.
- Feeling worthless and even thoughts of death or suicide.

Depression is quite different from sadness or grief. The death of loved ones, loss of job or the ending of a relationship are different experiences for a person to endure. It is normal

seminars, listen to motivational speakers and talk to friends to seek motivation but actually these all are just reminders not motivation. Motivation can never ever come from any external source; one must have internal locus of control. However, nowadays, we are driven by external forces. We need others' approval and their appreciation. We're too concerned for what others feel about us and we keep on torturing ourselves trying to come up to others' expectations.

There's a need to get over depressive and tense situations

rather than to get stuck in them. Don't keep on thinking, why this problem exists, but change the mindset to how this problem can be solved. "Why" is important but sticking only to "Why" is a mistake, jump to the next step "how".

Her mind was questioning and answering back itself, maybe this is called rationalizing. After several hours of thinking she was satisfied because she finally realized it's easy to get over every hardship without getting depressed. We only need to calm our mind first, then need to rationalize things out instead of sobbing and sulking over the

severity of hardship. One can find answers to all of his/her questions in one's own self. Talking to yourself can be a way to work through problems you might be facing. This tactic, known as self-explaining, can help people monitor their progress and improve their performance as they work through a problem. It can be a useful way to gain some distance from your own experiences. It allows you to reflect on the things that are happening in your life. By providing you some distance, it can be a great way to see things more objectively.



# Things Unsaid

It was half past one, pitch dark outside, complete silence, she could easily listen to the sound of her breath in the room, she had been making an effort to sleep but in vain. The storm of thoughts in her mind wasn't letting her sleep. It had been a couple of months since she joined medical school. Things were going pretty smoothly until she realized that some of her fellows were having a really hard time dealing with depression.

Her mind was stuffed with a

bunch of questions. Why depression and anxiety has become the talk of the town? Why do people often fall prey to self-pity? Was this life meant to be a bed of roses or we are still childish enough to not to face the suffering? Sufferings are to be faced rather than to be escaped then why are we expecting that one day someone is going to have pity on us the same way we're pitying ourselves for our workloads and misfortunes and that someone is going to

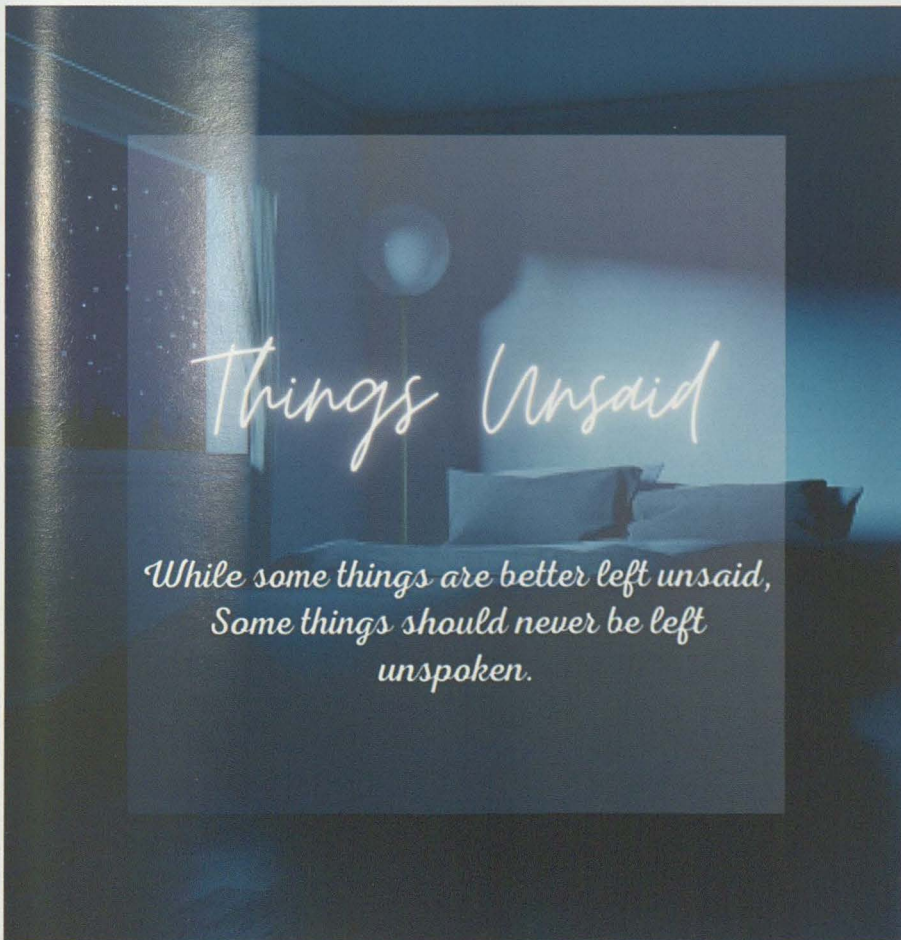


MAHEEN HASSAN  
FIRST YEAR

console us for our self-destruction.

Why do we want to be treated as grown-ups but we fail to behave as grown-ups? It's absolutely okay to feel sorrow, to be sad and even mourn until and unless it's temporary. Why are we trying to portray that our suffering is permanent and we're the most depressed one. Why have we developed a complaining nature? We need to bring a change in ourselves because survivors are those who adapt to harsh conditions and those who don't, become extinct eventually. This is the law of natural selection. Moreover, if we start on counting our blessings then we can surely stop this virus of depression from spreading in our generation.

Let's address at that much demanded motivation we are looking for. Depression and motivation are interlinked, in fact, depression is the absence of self-motivation. We attend



# Pakistan Needs to



Pakistan Needs to Match up! Pakistan's history in science and technology is like a platonic drama, It has seen its days but now is on a downward trajectory.

Pakistan has its fair share of throughout history, such as the foundation of SUPARCO which played an important in the American Apollo mission during the 60s. Pakistan's atomic energy program is a success, even recently her efforts in Covid prevention are widely acknowledged. Pakistan had many influential people like Dr. Abdul Qadeer Khan and Abdul Salam who found their foundations in the Pakistani education system but now it is in constant decline.

Since the 90s, there have been no significant reforms in Pakistan's educational system, the same old books had been taught for more than three decades and this has given birth to many loopholes in the national curriculum, ranging from the different crash courses and past papers of repetitive exam papers.

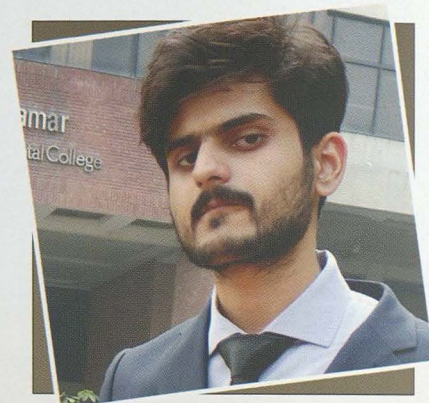
The focus of this article is that not only has Pakistan's system

had gone stale but also redundant, growing up as an aspiring medical professional, I've seen days when scoring a total of 90% of average on college entry test was such a feat, but now it's the new normal. I remember when scoring 1011/1100 in FSc. exams were such a great achievement but now it amounts to nothing.

The Covid has proven the exploits in the educational system even further, the freshmen of the new academic year throughout the medical colleges have achieved scores that were considered impossible.

During the recent pandemic years, the importance of research studies has just gone higher for Pakistan but our youth is not mentored to write inspiring research papers, they are only taught to compete.

Articles over articles are submitted by our students yearly but that only amounts to paper when faced with realities. The thing is that our educational system does not support practical learning and emphasizes theories and



**ABDUL MOIZ  
SECOND YEAR**

philosophies.

Our institutions and colleges expect greater from us but they ignore academic insufficiencies "To dream big is not the same as achieving high"

Pakistan is well behind others and there is no time to woe in despair. Pakistan needs to "Match up than Catch up" with others in the field of science.

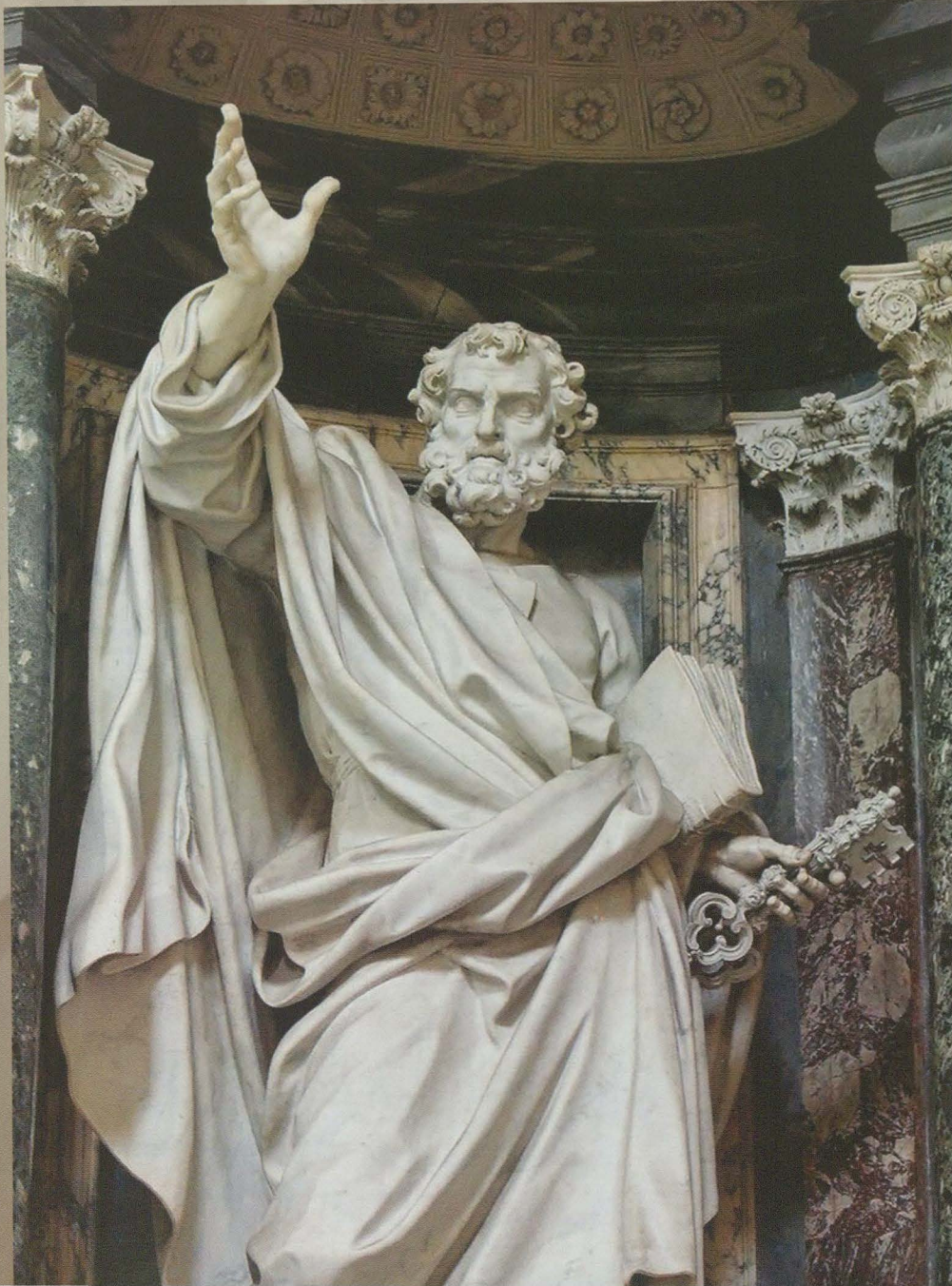
We need to introduce a new National curriculum system that encourages practical learning of science, technology, engineering, and mathematics at the school level, they should be encouraged to work in constructive environments as teamwork so that we can build academic capabilities and talents in our young ones.

We need to encourage our youth to look beyond the horizons of conventional professions as a means of living and exploring new places, which will then only be able to match up with the rest of the world.

## ◆ Hippocrates

Titled the “Father of Medicine.” He brought forth the theory of four humors and that their imbalance resulted in diseases. The Hippocratic oath, a code of ethics regarding medicinal practice, is attributed to him. He described surface tumors as ‘karkinos,’ Greek for crab. The term ‘cancer,’ Latin for crab, was later derived from it.

[c. 460-377 BC]



# CONTENTS

<b>ARTICLES</b>	<b>1</b>
Pakistan needs to match up	2
Things Unsaid	3
Depression	5
Happiness	7
Did I make the right choice?	9
Privilege	10
We toil from sun up to sun down but for what?	11
Things I wish I knew!	12
<hr/>	
<b>SHORT STORIES</b>	<b>14</b>
Woods	15
Am I forgiven?	18
Yuanfen	20
My best summer	21
Unsaid	22
<hr/>	
<b>POEMS</b>	<b>23</b>
Vicissitude	24
Weeping sky	25
Friend games & casual lies	26
Take me somewhere	27
Will you stay	28
Anatomy of grief	29
Exploring realities	30
Unpredictability	31
I lived again	32
Suffering	33
Insecurity	34
Chronic	35

<b>INTERVIEWS</b>	<b>36</b>
Awais Khan	37
Dr. Imran Basit	42
Dr. Naureen Saeed	44
Dr. Sarosh Saleem	46
<hr/>	

<b>HUMOR</b>	<b>48</b>
Pride of Shalamar	49
20 Years from now	50
How to choose a career after MBBS?	51
Memes	53
Shalamar Twitter	55
<hr/>	

<b>BOOK REVIEWS</b>	<b>57</b>
"The New Confessions Of An Economic Hit Man" by John Perkins	58
"Boy; Tales Of Childhood" by Roald Dahl	59
"The Archer" by Paulo Coelho	60
"Zuleikha" by Guzel Yakhina	61
<hr/>	

<b>TRAVELOGUES</b>	<b>62</b>
Concrete Jungles	63
Murree	66
The stirs of a new World	68
<hr/>	

<b>CAMPUS BUZZ</b>	<b>71</b>
SMDC Literary Society	72
SMDC Dramatics	75
SIHS Sports Club	76
SMDC Theology Society	78
SMDC Music Society	80
Convocation'21 by Dr Saadia	81
<hr/>	

<b>TRIBUTE</b>	<b>83</b>
Prof. Dr Jabeen Akhtar (Late)	84
M. Osama Riaz (Eidhi Of SMDC)	85



## EX-CHIEF EDITOR

Saad Salah-ul-Din

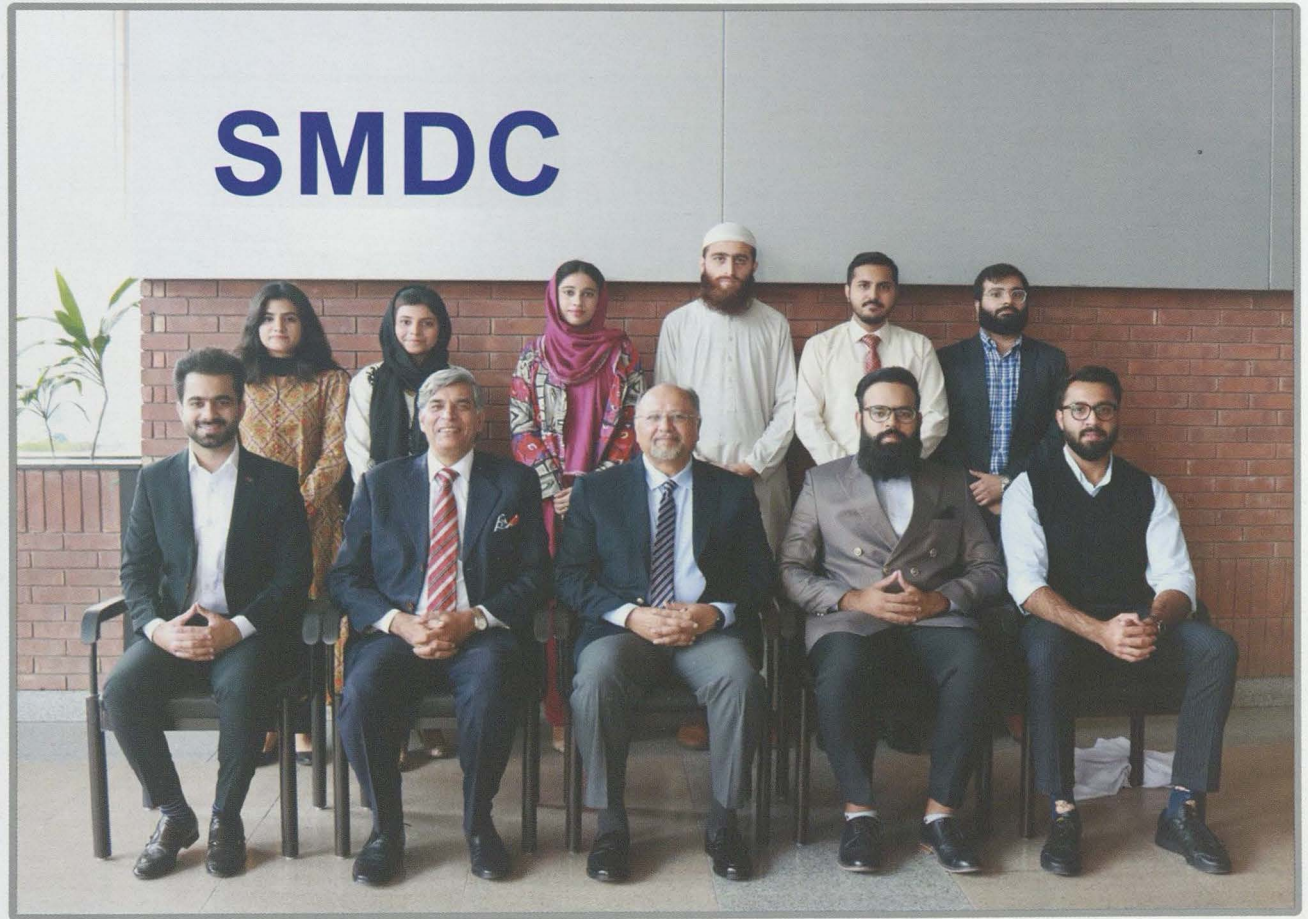
This esteemed opportunity of leading the editorial board has been an exceptional experience in many aspects. It involved exploring and interacting with diverse personalities, and promoting team work in making the best possible magazine issue.

The Axon Team has always upheld the values of Shalamar Medical & Dental College, worked diligently, and managed to produce the yearly magazine better than the preceding one.

I am sure that Osama, Fawad and Ashir along with their team members have done a splendid job. I take pride in what we've accomplished in these few years and how it's better than ever.

I hope you love the 8th Edition of Axon as much as I do.

# EDITORIAL BOARD



**Sitting (Left to Right)**

*Ashir Saleem, Prof. Dr. MA Wajid, Prof. Dr. Zahid Bashir, M. Osama Riaz, Fawad Ahmad*

**Standing (Left to Right)**

*Aamina Sajid, Kashaf Naveed, Mahnoor Rehman, Babar Ali, M. Azeem, Wasif Shakeel*

**Kashaf Naveed**  
English Sub-Editor



“ Normality is a paved road. Its comfortable to walk.  
But no flowers grow on it. ”  
- *Vincent Van Gogh*

**Wasif Shakeel**  
English Sub-Editor



“ Everything in moderation,  
including moderation. ”  
- *Oscar Wilde*

**Abdullah Iqbal**  
Media Manager



“ There is a key to every door and  
a dawn to every dark night. ”  
- *Imam Ali (AS)*

ENGLISH EDITORIAL  
BOARD

Muhammad Osama Riaz  
Chief Editor



“ If pain wasn't the biggest blessing, why would ALLAH give it to his most beloved subject, *THE PROPHET* ﷺ ”



Fawad Ahmad  
English Editor

“ And those who were seen dancing were thought to be insane by those who could not hear the music. ”  
- Friedrich Wilhelm Nietzsche

Aamina Sajid  
Assistant English Editor



“ The greatest glory in living lies not in never falling, but in rising every time we fall. ”  
- Nelson Mandela

# FROM THE EDITOR ENGLISH

## FAWAD AHMAD

I feel exceedingly honoured to be at this illustrious spot of an “English Editor” for the year 2022. I stepped into Axon last year as an English Sub-Editor, the way this prodigious magazine combed me up since then till now as the head of an entire section is quite incredible. This journey of being Editor was full of ebbs and flows, yes! it perked up with some new challenges of choosing, reviewing, editing & then designing the submissions but then getting through them so fluently with the aid of my entire board was extremely laudable. I am indebted to Prof. Dr. M.A. Wajid, Patron AXON, and Prof. Dr. Zahid Bashir, Principal SMDC, for their incessant encouragement and gratitude.

I on the behalf of my whole English club dedicate this year's Axon edition to the “Flood Victims”, for this we tried our level best to pass on an awareness memo on “Climate Change” via the cover of our magazine. We also put an immense effort to pay tribute to different exemplars of respective medicine eras through our dividers.

Axon is certainly a great platform for the students to spring up with their contemporary thoughts and to express their aesthetic ideas which blooms the innovation of dexterity in them. This year we set our motto to work by; “quality over quantity” and then shot our maximum efforts to heed to it. In this edition we brought in some new categories to our index like travelogues, book reviews & etc, and I must be obliged before you guys for your mind boggling



response to our call, your every single submission was praiseworthy and admirable.

I must thank Amina Sajid (Assistant Editor), Wasif Shakil (Sub-Editor), Kashaf Naveed (Sub-Editor) for their tireless endeavour, last but not the least my entire board did its finest to come up with this masterpiece but our house is still always open for your positive and constructive critique, for this you guys can send in your suggestions to us via our official mailing address; [shmc.editorial.board@gmail.com](mailto:shmc.editorial.board@gmail.com)

**We hope you guys love reading this remarkable piece of collections!**

# FROM THE EDITOR-IN-CHIEF

## M. OSAMA RIAZ

The tale of Axon started 8 years ago, with every new edition encapsulating the essence of the year that had passed. Yet another year went by with various events that took place, the highlights of which are now in your hand in a magazine that is the very face of Shalamar Medical and Dental College.

Compiling this magazine might seem trivial to many, but simply collecting articles is merely the tip of the iceberg. For many, Axon might just be a magazine consisting of 171 pages that are a collection of some random articles, pictures and biographies. Many open it only to see themselves in the pictorial section or to find their articles in the literature portion- others simply lock it up in a shelf never to open it again.

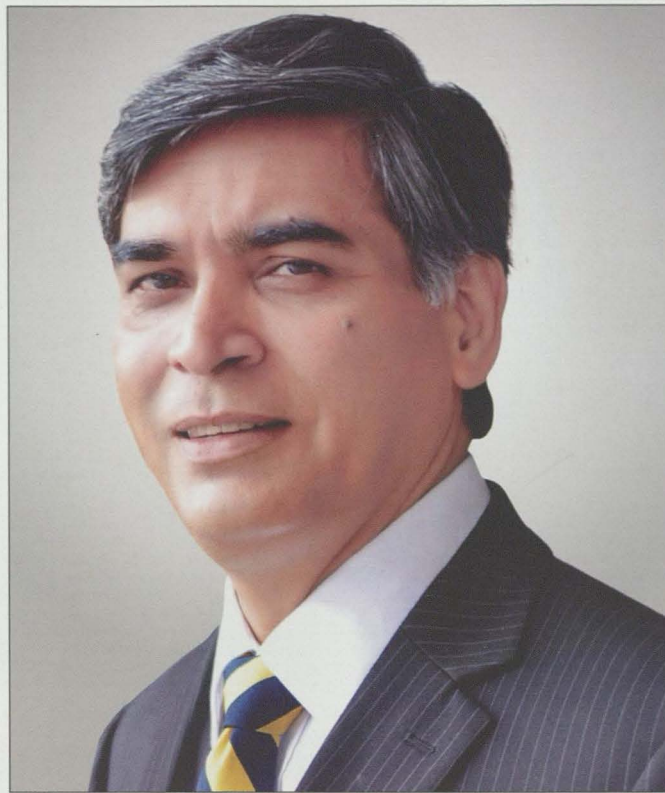
Axon is not what many of us think. I would like to describe Axon as a tree, an evergreen one, that provides shelter to every stray soul and lets every little bird sit on it and sing all that it wants at the peak of its voice till that bird grows old and flies away. However, the song lingers in the air that this tree never allows to fade, even if decades fly by. It witnesses every passer by, listens to every broken heart, absorbs their pain and makes it a story, a story of passion and perseverance. It envelopes streams and overshadows the flames. It is the poetry to your prose, and the prose to your unsaid words-



words to your thoughts that you never say out loud. It is inside you and it is all over. It is a collection of nothing yet everything, the possession of nobody yet everybody. We all leave but the essence of this magazine stays-forever and ever.

The journey of bringing this magazine to life wasn't an easy one for me. Hardships of this path spare no one, hoovered, my efforts were substantiated only with help of my team. I am specially thankful to Prof. Dr. M. A. Wajid who trusted me with this huge responsibility. I would also like to thank Fawad, Manhoor, Babbar, Aamina, Kashaf, Wasif, Ashir, Azeem and Abdullah for giving their precious time and effort to bring this magazine come to life.

Saying this, I want to present you with the 8th edition of this prestigious magazine that is the book of dreams and a book of passions. I would like to congratulate you people for you are witnessing yet another tale of this glorious legacy, engraved to prevail forever, In Shaa Allah.



# PATRON-AXON

Prof. Dr. MA Wajid

We are pleased to present to you the latest college magazine. In these pages, as always, you will find the flight of imagination, hopes and aspirations of young doctors in the making. The writings are unique mixture of science and art!

Over the years, magazine has grown, but not aged! It is an archive of student's memories, their hopes and struggles and for some of their heartaches as well! As Helen Keller said, "The world is moved along, not only by the mighty shoves of its heroes, but also by the aggregate of the tiny pushes of each honest worker." So is this magazine, produced by the countless "tiny pushes" of its contributors, editorial board and management. It is the aggregate of all those small efforts, although difficult to measure, which bring to fruition this yearly endeavor. There are many people who has contributed even without being recognised, knowing that their effort will make a difference. A beautifully composed prose, an encouraging verse or a captivating picture can change a person's life.

This year, editorial team has worked very hard and as a result, we have had more submissions than we could print, particularly, when the demand for print medium is diminishing. This is a great accomplishment.

Keep writing, keep reading

A handwritten signature in black ink that reads "M.A. Wajid". The signature is written in a cursive style with a horizontal line underneath the name.

Prof M A Wajid FRCS, (Tr & Orth)



# PRINCIPAL

## Prof. Dr. Zahid Bashir

I feel honoured to bring forward our Annual SMDC Magazine "AXON-2022". It is always our wish, and the editorial board seeks to take AXON even further ahead every year, making it better than ever before.

For any educational institute, it's always promising to dream up about its students, outshining in all aspects of life by moulding them into sound human beings as well as productive members of society. Shalamar Medical and Dental College delivers an enchanted blend of classical and modern educational strategy to undergraduates so that they may achieve excellence while retaining the beauty of the mind and intellect as well as of the soul.

I wish all the board who put a collective and meticulous struggle to come up with this remarkable piece of collection. With persistent efforts on the part of team AXON, Annual SMDC Magazine "AXON-2022" will assuredly reap a commendable slot.

Good Luck!

# Celebrating 8 years of Axon



2022 edition of Axon is focused on

**"The Great Personalities and their accomplishments in various eras of Medicine"**

*Till the present day, 117 billion people have ever lived. We are the fruits of their labor. Throughout history we see certain gems shine brighter than the rest. Individuals whose mere presence altered their era. The art of healing has constantly evolved due to their endeavor. These savants brought forward the modern age of health. The trail health workers traverse is a treacherous one. A single blunder may prove fatal. As luck would have it, our predecessors lit our path with their blood and sweat. Their failures taught us as much as their victories. We at axon dedicate this year's edition to the pioneers, trailblazers, and ancient sages of medicine. For if not for them, the practice of medicine as we know it would not exist.*







**Shalamar**  
Medical & Dental Collage

# AXON

8TH EDITION  
2022



# FAMILY LOVE "FOREVER"

Have you ever thought actually  
What it would be like, without a family  
Family is the one ,  
Where one experiences best of fun  
Family is an elegant necklace  
Whose bond may appear broken  
But deep inside, their hearts are still one  
When unwanted sorrows seems longer  
than a mile  
Your dear family make you smile  
When because of a mistake no event  
Works out for you sake  
When life refuses to mend  
There comes a sharp bend  
Family gives a necessary amemds  
To the family all worries can be sent  
In a fraction of time,  
Your sorrows will leave  
It may sound absurd  
But you have gone to believe  
Where ever you may be  
You belong to the pack  
And to them you can always go back .

**Tayyaba Arshad**  
4th YEAR MBBS



Love is an irresistible desire to  
be irresistibly desired.

## ROBERT FROST

Robert Frost was an American poet. His work was initially published in England before it was published in America. Frost, with his realistic depictions of rural life and his command of colloquial speech, went on to become a celebrated poet, with his work majorly associated with life and landscape of New England. He received 4 Pulitzer awards for Poetry.

